

امام ابن تیمیہؒ  
کی کتاب  
”الکَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ“

جو صحیح احادیث سے ماخوذ مسنون دعاؤں اور اذکار پر مشتمل ہے  
اور اس کا اردو ترجمہ، مفید و بصیرت افروز مقدمہ اور ضمیمہ کے ساتھ

# زندگی بسر کرنے

کا

نبوی سلیقہ صلى الله عليه وآله وسلم



ترجمہ، ترتیب و تشریح و تقدیم

علامہ زاہد محمود قاسمی

استاد الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان

مؤلف: امام ابن تیمیہؒ

(۶۶۱ - ۷۲۸ھ)







امام ابن تیمیہ کی کتاب ”الکلمۃ الطیبۃ“  
جو صحیح احادیث سے ماخوذ مسنون دعاؤں اور اذکار پر مشتمل ہے  
اور اس کا اردو ترجمہ، مفید و بصیرت افروز مقدمہ اور ضمیمہ کے ساتھ

# زندگی بسر کرنے

کا

## نبوی سلیقہ صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف: الامام، الشیخ، ابوالعباس تقی الدین احمد بن عبدالحمید،

المعروف بہ ”ابن تیمیہ“ رحمہ اللہ تعالیٰ

(۶۶۱ھ، ۷۲۸ھ - ۱۲۶۳ء، ۱۳۲۸ء)

مترجم: زاہد محمود قاسمی

**بیکن بکس**

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 042-37320030  
• گلگت کالونی، ملتان فون: 061-6520790-6520791



BEACON  
BOOKS

E-mail: beaconbooks786@gmail.com

Web: www.beaconbooks.com.pk

297-7

579

142695

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ بیکن بکس سے باقاعدہ تحریری اجازت لیے بغیر کہیں بھی شائع نہ کیا جائے۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتِ حال پیدا ہوتی ہے تو پبلشر کو قانونی کارروائی کا حق حاصل ہوگا۔

اشاعت : 2016ء ۱۴۲۶۹۵

عبدالجبار نے

حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹنگ پریس لاہور

سے چھپوا کر بیکن بکس ملتان - لاہور

سے شائع کی۔

قیمت : 290/- روپے

ISBN : 978 - 969 - 534 - 302 - 9

۲۰۱۶-۲۰۱۷-۵۵۵-۲۰۱

صوفیہ کتب خانہ

## فہرست

9	مقدمہ
11	۱۔ عباداتِ اسلامیہ میں دعاء کا مقام
11	ذکر کا معنی و مقام
13	شب و روز کی دعاؤں اور اذکار کے فوائد
14	۲۔ دعاؤں اور اذکار کے مآخذ و مصادر
14	پہلا مآخذ: قرآن کریم
16	دوسرا مآخذ: احادیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰات والتسلیمات
16	تیسرا مآخذ: وہ اولین کتب جو صرف اسی موضوع پر لکھی گئیں
17	۳۔ دعاؤں اور اذکار کی اہم کتب
18	(۱) امام نسائی اور امام ابن السنی کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ
19	(۲) کتاب الاذکار للنووی
19	(۳) ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی الکلم الطیب
20	(۴) امام ابن قیم رحمہ اللہ کی الوابل الصیب من الکلم الطیب

۲۰۱۶  
۲

(۵) علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ کی عدۃ الحصن الحصین من کلامہ 20  
سید المرسلین

20 ۴۔ الکلم الطیب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے

22 ۵۔ کیا غیر مسنون الفاظ میں دعا کی گنجائش ہے؟

24 ۶۔ لغت عربی وغیر عربی میں دعا و ذکر

24 امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مختصر حالات زندگی

31 آغاز کتاب

33 ذکر کی فضیلت

35 الحمد لله، لا اله الا الله اور سبحان الله کی فضیلت

40 صبح شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

49 سوتے وقت کیا کہا جائے؟

56 جو رات کو نیند سے جاگے وہ کیا کہے؟

58 اس آدمی کے بارے میں جو نیند میں گھبرائے

59 جو کوئی خواب دیکھے وہ کیا کرے؟

61 رات کی عبادت کی فضیلت

63 نیند سے بیدار ہونے کی باقی دعائیں

64 جب گھر سے روانہ ہو تو کیا کہے؟

65 گھر میں داخل ہونے کے بارے میں

66 مسجد میں داخل ہونے اور باہر آنے کے بارے میں

68 آذان کی اہمیت و فضیلت اور آذان کا جواب

- 72 نماز شروع کرنے کے بارے میں
- 76 رکوع، رکوع سے اٹھنے، سجدوں اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی دعائیں
- 82 نماز میں دعا اور تشہد کے بعد کی دعاء کے بارے میں
- 87 نماز کے بعد کے اوراد کے بارے میں
- 92 استخارہ (اہم معاملات میں اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا)
- 94 تکلیف، پریشانی اور غم کے وقت کیا کہنا چاہئے
- 97 دشمن اور صاحب اقتدار کا سامنا ہونے کی صورت میں کیا کہنا چاہئے
- 99 جب شیطان آدمی کو چھیڑے تو وہ کیا کرے؟
- 100 اذان شیطان کو بھگاتی ہے
- 103 بعیر کسی بے بسی و کمزوری کے فیصلہ خداوندی کو مان لینا
- 104 وہ کلمات جن کی وجہ سے انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہوتا ہے
- 106 مصیبت زدہ مومن کو کیا کہنا چاہئے؟
- 108 قرض کے بارے میں
- 109 جھاڑ پھونک کے بارے میں
- 112 قبرستان میں داخل ہونے کے بارے میں
- 113 بارش طلب کرنے کے بارے میں
- 115 ہوا کے بارے میں
- 116 جب بجلی کڑ کے تو کیا کہنا چاہئے؟
- 117 بارش برسنے کے وقت کیا کہنا چاہئے؟
- 118 موسم صاف ہونے کی دعا
- 119 چاند دیکھنے کے بارے میں

- 120 روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعائیں
- 121 سفر کے بارے میں
- 123 سواری پر سوار ہونے کے متعلق
- 126 بحری سفر کے بارے میں
- 127 وہ چوپایہ جس پر سواری کرنا مشکل ہو
- 127 وہ چوپایہ جو سوار کو لے کر دوڑ پڑے
- 128 جب کسی شہر یا گاؤں میں داخل ہونے کا ارادہ ہو تو کیا پڑھنا چاہئے؟
- 129 جس منزل پہ پڑاؤ کریں، وہاں کیا کہیں؟
- 130 کھانے پینے کے بارے میں
- 133 مہمان وغیرہ کے بارے میں
- 135 سلام کے بارے میں
- 137 چھینک اور جمائی کے بارے میں
- 138 نکاح کے بارے میں
- 141 بچہ کی پیدائش کے بارے میں
- 144 مرغ اور گدھے کی آواز اور کتے کی بھونک کے بارے میں
- 145 آگ کے بارے میں
- 145 مجلس کے بارے میں
- 147 غصہ کے بارے میں
- 148 مصیبت زدہ لوگوں کے دیکھنے پر کیا کہنا چاہئے؟
- 149 بازار میں جانے کے بارے میں
- 150 آئینہ میں دیکھنے کے بارے میں



- 150 فصد کھلوانے کے بارے میں
- 151 جب کان بجنے لگے
- 151 جب پاؤں سو جائے
- 152 جب سواری پھسلے تو کیا کہنا چاہئے
- 153 جسے کوئی ہدیہ دیا جائے اور دعادی جائے تو وہ کیا کرے؟
- 154 جس سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹائی جائے
- 155 موسم کا پہلا پھل دیکھنے پر کیا کہنا چاہئے؟
- 156 وہ چیز جو اچھی لگ رہی ہے اور اسے نظر بد لگنے کا اندیشہ ہے
- 158 اچھا یا برا شگون لینا
- 160 غسل خانہ میں جانا
- 161 حواشی

### مسنون اذکار اور ان کا فلسفہ

- 179 تمہید و تعارف
- 180 ۱۔ مسنون اذکار کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟
- 183 (۱) سُبْحَانَ اللَّهِ (۲) اَلْحَمْدُ لِلَّهِ
- 184 (۳) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
- 185 (۴) اللَّهُ أَكْبَرُ
- (۵) جسمانی و اخلاقی، مالی، خاندانی معاملات میں نفع مند و اطمینان بخش چیزوں
- 186 اور صورتوں کا سوال اور نقصان دہ چیزوں اور صورتوں سے حفاظت کی دعائیں
- 187 (۶) بارگاہ الہی میں اپنی عاجزی و نیاز مندی پیش کرنا
- 187 (۷) توکل

- 188 (۸) استغفار
- 189 (۹) اللہ پاک کے اسمِ گرامی سے برکت حاصل کرنا
- 190 (۱۰) جناب نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا
- 183 ۲۔ اذکار اور ان کی دس اقسام اور ان کے فوائد و اسرار
- 191 ۳۔ اذکار و اوراد کے مختلف اوقات و اسباب اور ان کے فوائد و اسرار



## مقدمہ

(از مترجم)

- ۱۔ عبادات اسلامیہ میں دعا کا مقام
- ۲۔ دعاؤں اور اذکار کے مآخذ و مصادر
- ۳۔ دعاؤں اور اذکار کی اہم کتب
- ۴۔ اَلْکَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے
- ۵۔ کیا غیر مسنون الفاظ میں دعا کی گنجائش ہے؟
- ۶۔ لغت عربی و غیر عربی میں دعا کا ذکر
- ۷۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مختصر حالات زندگی





## مقدمہ

### ۱۔ عباداتِ اسلامیہ میں دعاء کا مقام:

دعاء کا مطلب ہے اپنے دنیاوی و دینی معاملات میں اللہ تعالیٰ سے مدد، رحمت اور لطف و عنایت طلب کرنے کے لئے راز و نیاز پیش کرنا۔

جناب نبی کریم ﷺ نے اس کا مقام یوں بیان فرمایا ہے کہ:

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

”دعا ہی اصل عبادت ہے“

اسے امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ کے علاوہ امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس ارشاد گرامی سے معلوم ہوا کہ عبادت کا جو ہر لب لباب دعا ہی ہے۔

اللہ پاک سے دعا مانگنا اصل میں اللہ تعالیٰ کی اس پیشکش کو قبول کرنا ہے جو انہوں نے خود اپنے بندوں سے کی ہے چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ المؤمن (آیت: ۶۰) میں ارشاد الہی ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

”اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنوں گا۔“

اور سورۃ البقرۃ (آیت ۱۸۶) میں ارشاد ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

”اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو بیشک میں

نزدیک ہوں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں، جب بھی وہ مجھے پکارے۔“

### ذکر کا معنی و مقام:

ذکر کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنی عقل، فکر اور وجدان کے ساتھ اللہ پاک کے ساتھ ہو اور اس کے شایانِ شان تسبیح، تہلیل، حمد، استغفار اور اس کی ذاتِ عالیہ کی بزرگی کے کلمات کے ساتھ اسے اپنی زبان سے بار بار اس کا تذکرہ کرے تاکہ اللہ پاک کے اس ارشاد پر عمل ہو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً

وَأَصِيلًا ۝ [سورة الاحزاب: ۴۱، ۴۲]

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو بہت زیادہ اور صبح شام اس کی تسبیح کرو۔“  
اور اس پر بھی عمل ہو جو اللہ پاک نے سورۃ الاحزاب میں مومنین کی صفت کے طور پر ذکر فرمایا ہے کہ:

وَالَّذِينَ كَرِهُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

”اور کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں، ان کے لئے اللہ

تعالیٰ نے اپنی بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کا مرتبہ ہر شی سے بلند کیا ہے چنانچہ سورۃ العنکبوت میں ارشاد ہے:

وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ [آیت: ۳۵]

”اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر شی سے بڑا ہے۔“

اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ پاک کے ذکر کو دلوں کی زندگی کی دلیل قرار دیا ہے۔

صحیح بخاری میں ارشاد گرامی ہے:

مَثَلُ الَّذِي يَذُكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذُكُرُهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

”جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اس کی مثال اور جو ذکر نہیں کرتا اس کی مثال ایسے

ہے جیسے زندہ اور مردہ کی۔“

دعاء و ذکر ساتھ ساتھ:

دعاء اور ذکر اللہ کبھی ایک دوسرے میں داخل ہوتے ہیں یعنی ایک ہی عبارت میں دونوں

داخل ہوتے ہیں اور کبھی ایک دوسرے کے سیاق میں ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم کی ایک ہی

آیت میں اس کی مثال موجود ہے۔ سورۃ آل عمران آیت: ۱۹۱، میں ہے:

الَّذِينَ يَذُكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي

خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

”وہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور پہلو کے بل

ہوتے ہوئے اور آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں



اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ بے مقصد پیدا نہیں فرمایا، آپ پاک ہیں، پس ہمیں جہنم کے عذاب سے بچائیے۔“

اس آیت میں اللہ پاک نے ایک ہی عبارت میں اپنے فرمانبردار بندوں کا ذکر کرنا بھی بتایا اور دعا مانگنا بھی۔ اور سُبْحَانَكَ میں ذکر ہے ساتھ ہی آگے جہنم کے عذاب سے بچنے کی دعا بھی۔ دعا اور ذکر الہی سب عباداتِ اسلامیہ میں جا بجا بکھرے پڑے ہیں نماز، روزہ، حج وغیرہ سب دعاؤں اور اذکار سے اس طرح بھرے پڑے ہیں کہ ان کے بغیر وہ کامل نہیں ہوتے۔ فرائض کے علاوہ بھی تہجد، اعتکاف، زکوٰۃ وغیرہ سب اعمال دعا اور ذکر الہی سے عبارت ہیں۔ بلکہ مسلمان زندگی کے سب معاملات و معمولات میں ہر موقع محل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے۔ صبح بھی اور شام بھی حتیٰ کہ ہر حالت و کیفیت میں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ دعاؤں اور اذکار کی کتابیں شب و روز کی انسانی مصروفیات کے عنوانات سے مرتب کی گئی ہیں۔ سونا، جاگنا، کام پر جانا، لوگوں سے ملاقات کرنا، مجلس میں بیٹھنا، کھانا، پینا، سفر پر جانا، مریض کی عیادت کرنا، حالات کا پریشان ہونا، دشمن کا سامنا کرنا، بیمار ہونا، کامیابی پانا، شادی، خوشی، اولاد، رزق کی وسعت وغیرہ سب عنوانات ان کتابوں میں ملتے ہیں۔ چنانچہ دعاؤں اور اذکار کی بعض کتابوں کا تو نام ہی ”عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ“ ہے۔ یعنی ایسی دعائیں اور اذکار جنہیں مومن شب و روز اپنی زبان پر رکھتا ہے اور اپنے رب تعالیٰ کا قرب پاتا ہے۔

## شب و روز کی دعاؤں اور اذکار کے فوائد:

شب و روز کی ان دعاؤں اور اذکار پر عمل کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مومن کی عادات عبادات بن جاتی ہیں۔ مسلمان اپنی عادات کے اعمال کو اس کے لئے بتائے گئے اذکار اور دعاؤں سے اطاعت خداوندی کے جذبہ سے مزین کرتا ہے تو اس کے یہ سب کام عبادت بن جاتے ہیں اور یہ اسے رضاء الہی کا اہل بناتے ہیں مثلاً مسلمان جب کسی دنیوی غرض سے سفر پر روانہ ہونے لگتا ہے اور اس کی مسنون دعا پڑھتا ہے تو اس سفر پر ایسی مہر لگ گئی جس سے وہ صحیح آداب و شائستگی والا اور ایسے انداز کا سفر ہو گیا جس سے اس میں خیر و بھلائی آتی ہے اور مسافر بجا طور پر اللہ تعالیٰ سے نفع مندی، سفر کی مشقتوں کی آسانی، پیچھے چھوڑ جانے والے اہل و عیال کی خیریت و حفاظت اور سلامتی و کامرانی کے ساتھ واپسی کی امید لگا سکتا ہے۔ اور اسی سے یہ ایک دنیوی عمل عبادت بنتا ہے۔

## ۲۔ دعاؤں اور اذکار کے مآخذ و مصادر

پہلا مآخذ: قرآن کریم:

مسنون و ماثور دعاؤں اور اذکار کا پہلا مصدر قرآن کریم ہے جس میں یہ پائے جاتے ہیں۔  
قرآن کریم میں یہ چار انداز سے ملتے ہیں۔

پہلی صورت: قرآن کریم میں کسی دعا اور ذکر کے پائے جانے کی پہلی صورت تو یہ ہے کہ اس میں کوئی ذکر کرنے یا دعا مانگنے کا حکم ہو جیسے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس میں ہے:

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ②

”تم کہو: میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی اس شے کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے۔“

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ①

”تم کہو: میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے پروردگار کی۔“

یا جیسے سورۃ طہ میں ہے:

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ③

”تم کہو: اے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرمائیے۔“

یا جیسے سورۃ المؤمنون میں ہے:

وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ ④

”اور آپ کہیں: اے پروردگار! معاف فرمائیے اور رحم فرمائیے کہ آپ سب سے

بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں۔“

دوسری صورت: قرآن کریم میں دعاؤں کے پائے جانے کی دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ پاک نے فرشتوں کی یا انبیاء کی دعائیں اور اذکار ذکر فرمائے ہیں جیسے سورۃ المؤمن میں فرشتوں کی دعا نقل فرمائی ہے:

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا

سَبِيلَكَ وَفِيهِمْ عَذَابٌ الْجَحِيمِ ⑤



”اے ہمارے پروردگار! آپ کی رحمت و علم ہر شے کو محیط ہے پس آپ ان بندوں کی بخشش فرمائیے جنہوں نے توبہ کی اور آپ کے راستہ کے پیروکار رہے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالیجئے۔“

یا جیسے سورۃ الانبیاء میں حضرت یونس علیہ السلام کی دعا نقل فرمائی:

فَتَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰۱﴾

”تو یونس علیہ السلام نے تاریکیوں میں پکارا کہ کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، آپ پاکیزہ ہیں، بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں ہوں۔“

اور سورۃ الانبیاء ہی میں حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا ذکر فرمائی ہے کہ انہوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں شفاء کے لئے یوں درخواست کی:

وَإِيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ﴿۱۰۲﴾

”اور ایوب علیہ السلام کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے تکلیف آگئی ہے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑے رحم فرمانے والے ہیں۔“

تیسری صورت: قرآن کریم میں دعاؤں کے پائے جانے کی تیسری صورت یہ ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ یا آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی دعا نقل کی جائے جیسے سورۃ البقرہ کی آخری آیات میں ہے:

وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿۱۰۳﴾

”اور انہوں نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کی بخشش کی درخواست کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔“

چوتھی صورت: پہلی تین صورتوں کے علاوہ بھی قرآن کریم کی کئی ساری آیات میں دعاؤں اور اذکار کا ذکر موجود ہے۔ جیسا کہ سورۃ الفاتحہ ہے یہ پوری کی پوری سورت ذکر و دعاء پر مشتمل ہے۔ خود حدیث پاک میں ہے کہ اللہ پاک فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہے، اس کا آدھا حصہ میرے لئے ہے یعنی میرے ذکر پر مشتمل ہے اور نصف میرے بندے کے لئے ہے یعنی اس میں بندہ اپنے لئے دعا کرتا ہے۔

## دوسرا ماخذ: احادیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰات والتسلیمات:

مسنون و ماثور دعاؤں کا دوسرا معتمد ماخذ جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی کتب ہیں۔ ان میں اس مقصد کے لئے حصے مخصوص ہیں۔ محدثین نے احادیث کو موضوع کے لحاظ سے ابواب میں تقسیم کیا ہے، چنانچہ امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں ”کتاب الدعوات“ کے عنوان سے مسنون دعائیں اور اذکار جمع کئے ہیں ان کے علاوہ کتاب الصلوٰة، کتاب الصیام اور کتاب الحج وغیرہ میں بھی ان کی کافی تعداد موجود ہے۔ کتاب الدعوات میں نہتر باب ہیں جو ایک سو چھ احادیث پر مشتمل ہیں۔ صحیح مسلم میں ”کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار“ کے تحت ستائیس باب ہیں جو دعاؤں اور اذکار پر مشتمل ایک سو ایک احادیث کو شامل ہیں۔ باقی کتاب میں مختلف عبادات وغیرہ کے حوالہ سے جو دعائیں اور اذکار مذکور ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔ سنن الترمذی کی کتاب الدعوات میں ایک سو تیس ابواب ہیں جو دو سو چونتیس احادیث پر مشتمل ہیں۔ سنن ابن ماجہ میں بائیس ابواب پر مشتمل ”کتاب الدعاء“ ہے جس میں پینسٹھ احادیث ہیں۔ سنن ابی داؤد میں دعائیں اور اذکار ”کتاب الادب“ میں مذکور ہوئی ہیں جس میں بارہ ابواب اور ستاٹھ احادیث ہیں۔

مسند امام احمد میں مسانید کے مطابق دعائیں اور اذکار پوری کتاب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ البتہ الشیخ احمد عبدالرحمن البنا نے مسند احمد کی ”الفتح الربانی“ کے نام سے جو ترتیب قائم کی ہے اس میں انہوں نے ”کتاب الاذکار والدعوات“ کا الگ عنوان قائم کیا ہے جس میں بیالیس ابواب ہیں جو دو سو پچانوے احادیث پر مشتمل ہیں۔

## تیسرا ماخذ: وہ اولین کتب جو صرف اسی موضوع پر جمع کی گئیں:

مسنون و ماثور دعاؤں اور اذکار کے لئے تیسرا ماخذ حدیث کی وہ کتابیں ہیں جو ان مؤلفین نے جمع کی ہیں جن کی اپنی سند جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہے۔ یہ کتابیں بھی حدیث کی کتب کی طرح ایک مستقل ماخذ ہیں کیونکہ ان کے مؤلفین نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایتیں جمع کیں جنہوں نے کتب کی شکل پائی، انہوں نے کسی اور کی کتاب سے نقل نہیں کیں اور ایسی کتابیں بہت محدود ہیں۔ اس طرح کی جو کتابیں نقل در نقل آگے چلیں اور پھر مطبوع شکل میں آئیں وہ دو ہیں۔

ایک سنن نسائی کے مؤلف امام احمد بن شعیب النسائی المتوفی: ۲۰۳ھ کی ”عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ“ اور دوسری امام ابو بکر ابن السنی المتوفی: ۶۳ھ کی کتاب ”عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ“ جو سنن نسائی کے راوی بھی ہیں۔

امام نسائی نے اپنی ”عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ“ یا تو اس لئے لکھی کہ اپنی سنن کے ساتھ شامل کر دیں اور ایسا نہ ہو سکا۔ اگر ایسا ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ امام نسائی نے اپنی سنن میں باقی اصحاب صحاح کی طرح كِتَابُ الْأَدْعِيَةِ وَالْأَذْكَارِ کا عنوان کیوں قائم نہیں کیا۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے اسے اپنی سنن کے علاوہ الگ سے مستقل کتاب کے طور پر جمع کیا ہو۔ بہر حال جو بھی ہو اس میں گیارہ سو اکیس احادیث ہیں اور اس طرح امام نسائی ادعیہ واذکار کے معاملہ میں باقی صحاح کے مؤلفین پر فوقیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے اور کسی نے اتنی احادیث نہیں لیں۔ ابن السنی کی کتاب میں کل سات سو ستر احادیث ہیں۔ جن میں امام نسائی سے لی ہوئی روایات بھی ہیں اور دیگر بھی جیسا کہ عنوانات کا معاملہ ہے کہ اس میں امام نسائی والی کتاب کے عنوانات بھی ہیں اور ان سے مختلف بھی۔

اس طرح کی اور بھی معتبر کتابیں جمع کی گئیں تھیں، جن میں سے بعض کے مکمل مخطوطے ملتے ہیں اور بعض کے ناقص۔

### ۳۔ دعاؤں اور اذکار کی اہم کتب:

چونکہ دعاؤں کے ماخذ و مصادر معروف اور معتبر ہیں اور ان میں ان کے مواقع نمایاں ہیں اس لئے اس موضوع پر بہت زیادہ کتابیں لکھی گئیں، بہت سارے عنوانات قائم کئے گئے، شرحیں لکھی گئیں، اختصار کئے گئے اور مؤلفین نے اپنی صوابدید کے مطابق قارئین کے فائدے کیلئے حذف و اضافے بھی کئے، کئی طرح سے وضاحتیں لکھیں، مختلف دعاؤں کے موقع و محل پر کلام کیا اور دعاء کے آداب وغیرہ کی تفصیلات بھی قلمبند فرمائیں۔ ہمارا خیال نہیں کہ یہ باب کبھی بند ہوگا کیونکہ مسلمانوں کو دعا کی اہمیت اور عبادات میں ان کے مقام کا علم ہے۔ اس لئے دعاؤں کی سب کتابوں کا احاطہ تو مشکل ہے البتہ چند قدیم کتب کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے اور اس کے ساتھ ان میں امام ابن تیمیہ کی کتاب ”الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ“ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں بھی کچھ عرض کیا جاسکتا ہے۔



## (۱) امام نسائی اور امام ابن السنی کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ :

اس موضوع کی سب سے قدیم کتب میں الشیخ احمد بن اسحاق الانباری المتوفی: ۳۱۸ھ اور ابو عبد اللہ احمد بن حرب المتوفی: ۲۳۴ھ کی کتاب الدعاء کے علاوہ امام طبرانی المتوفی: ۳۶۰ھ اور ابو العباس جعفر المستغفری المتوفی: ۳۳۲ھ اور علی بن احمد واحدی المتوفی: ۳۶۸ھ کی کتاب الدعوات کے نام ملتے ہیں۔ مگر ان میں سب سے بڑھ کر معروف اور اقدم وہ دو کتب ہیں جو ہم نے اوپر مآخذ و مصادر میں ذکر کیں یعنی امام نسائی کی اور امام ابن السنی کی عمل الیوم واللیلۃ۔ امام نسائی کی کتاب سب سے پہلے بیروت میں ۱۹۸۵ء میں ڈاکٹر فاروق حماد نے چھاپی۔ اس کے بعد دار نشر بیروت نے ۱۹۸۸ء میں چھاپی۔ مؤلف نے کوشش کی ہے کہ زندگی کے شب و روز کے سبھی معاملات سے متعلق دعائیں اور اذکار جمع ہو جائیں اسی لئے عنوانات بھی اسی طرح کے قائم کئے چنانچہ پہلا عنوان یہ قائم کیا کہ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحَ (کہ جناب نبی کریم ﷺ صبح کو کیا دعا پڑھتے تھے؟) اس طرح چلتے چلتے یہاں تک پہنچے کہ جناب نبی کریم ﷺ سوتے وقت کیا پڑھتے تھے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں عبادات اسلامیہ سے متعلق دعائیں اور اذکار بھی ہیں جیسے نماز و روزہ۔

امام ابن السنی کی کتاب پہلے ہندوستان اور مصر میں چھپی، پھر ۱۹۶۹ء میں استاد عبدالقادر طہ کی تحقیق کے ساتھ قاہرہ میں طبع ہوئی۔ یہ کتاب اپنے اسلوب و موضوع میں امام نسائی کی کتاب کے مشابہ ہے لیکن کچھ اس کی اپنی الگ خصوصیات بھی ہیں۔ ان دونوں میں سے کون سی کتاب دوسری سے فائق ہے اس میں علماء کی آراء مختلف ہیں۔ کشف الظنون کے مؤلف لکھتے ہیں اس موضوع پر علماء نے بہت ساری کتابیں لکھیں مگر ان میں سب سے احسن کتاب امام نسائی کی ہے اور ان کی کتاب سے بھی بڑھ کر کتاب ان کے شاگرد ابن سنی کی ہے جو اس موضوع پر جامع ترین کتاب ہے لیکن طویل ہے۔

عمل الیوم واللیلۃ نام کی کتابیں امام ابو نعیم اصفہانی، امام سیوطی اور الحافظ عبدالعظیم المنذری المتوفی: ۶۵۶ھ کے حوالہ سے بھی ملتی ہیں۔

## (۲) کتاب الاذکار للنووی رحمہ اللہ تعالیٰ:

امام محی الدین یحییٰ بن شرف النووی دمشقی المتوفی: ۶۸۶ھ کی یہ کتاب اس موضوع کے قدیم معتبر آخذ اور عوام الناس کے استعمال کے لئے لکھی گئی بعد کی کتب کے درمیان ایک واسطہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی لئے اہل علم نے اس پر بڑا کام کیا ہے، اس پر تقریظیں لکھیں، مختلف انداز سے اس کی شرحیں لکھیں، اس کے اختصار کئے اور یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی کہ کہا جانے لگا ”بیع الدار، واشتر الاذکار“ بے شک گھر بیچ مگر ”کتاب الاذکار“ ضرور خرید۔

مؤلف نے اختصار کرتے ہوئے احادیث کی سندیں چھوڑ دیں مگر ساتھ مختصر تخریج اور صحت کے لحاظ سے حدیث کے مقام و مرتبہ کا تذکرہ ضرور کیا، ہر باب میں وافر تعداد میں احادیث لانے کے ساتھ ساتھ علم حدیث کی قیمتی معلومات، اہم قواعد، انسانی نفس کی تہذیب میں معاونت کرنے والے آداب بھی لکھے جو ایک سالک کے لئے بہت ضروری ہیں۔ زبان بہت آسان استعمال کی۔ یہی وجہ ہے کہ بعد والوں کے لئے یہ کتاب ایک معتبر حوالہ بن گئی۔ کوئی محقق یا مؤلف اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔

## (۳) ابن تیمیہ کی الکلم الطیب:

شیخ الاسلام ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ جو حران میں ۶۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور دمشق میں ۷۲۸ھ میں فوت ہوئے، عقیدہ توحید کی تعلیم و تبلیغ اور بدعات کی تردید میں اپنے مضبوط موقف و ثابت قدمی اور اپنی تالیفات کی وجہ سے ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ آپ نے اپنی اس کتاب کا نام قرآن کریم کی آیت ”إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ“ (اسی کی طرف پاکیزہ کلمات بلند ہوتے ہیں اور عمل صالح بھی اسی کی طرف بلند ہوتا ہے) سے اخذ کیا ہے۔

یہ کتاب قاہرہ میں مطبعہ منیر یہ کی طرف سے کئی بار چھپتی رہی۔ پھر اس کی ایک اشاعت شیخ ناصر الدین البانی اور شیخ محمد زہیر الشاوش المیدانی دمشقی کے اہتمام سے ۱۳۸۵ھ میں سامنے آئی۔ یہ کتاب اکسٹھ ابواب اور دو سو تریس احادیث پر مشتمل ہے۔ لگتا یہ ہے کہ مؤلف کے پیش نظر یہ تھا کہ مسنون دعاؤں اور اذکار کی ایک ایسی کتاب وجود میں آئے جو بغیر کسی اضافی بحث و تفصیل کے

لوگوں کو صرف دعائیں و اذکار مہیا کر دے تاکہ وہ انہیں حسب موقعہ بے تکلف استعمال کریں۔ اسی لئے مؤلف نے عنوانات کے حسن پر خاص توجہ دی اور اس کے تحت بغیر کسی مداخلت کے احادیث کی نصوص دیدیں۔ ایسی کتابیں دعاؤں اور اذکار کے پڑھنے والوں کے لئے بہت مفید ہوا کرتی ہیں۔ چنانچہ اس کتاب کے بعد بہت ساری کتابیں اسی طرح کی ترتیب دی گئیں۔

## (۴) امام ابن قیم کی **الْوَابِلُ الصَّيِّبُ مِنَ الْكَلِمِ الطَّيِّبِ**:

حافظ ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر المشہور بہ ابن قیم الجوزیہ جو ۶۹۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۵۲ھ میں دمشق میں فوت ہوئے، نے اپنی اس کتاب میں اپنے استاد علامہ ابن تیمیہ کی پیروی کی ہے۔ نام میں بھی اور بغیر سند کے صرف تخریج کے ساتھ احادیث کے ذکر پر اکتفاء کرنے میں بھی۔ یہ کتاب پچھتر ابواب پر مشتمل ہے۔ جس میں روزمرہ زندگی کے معمولات اور بڑی بڑی عبادات کی دعاؤں اور اذکار کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مؤلف نے شروع میں ایک مفصل مقدمہ دیا ہے جس کا حجم باقی کتاب کے برابر ہے۔ اس مقدمہ میں تہذیب نفس کے مجربات، اہل ذکر کے فضائل و مناقب و احوال و کیفیات اور ان کی مجالس کی خصوصیات کے علاوہ ذکر کے آداب وغیرہ بیان کئے ہیں۔

## (۵) علامہ ابن الجزری کی **عَدَّةُ الْحَصَنِ الْحَصِينِ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ**:

شیخ القراء محمد بن محمد بن الجزری التونی: ۸۳۳ھ کی یہ کتاب قدیم متوسط کتب کے سلسلہ کی آخری کڑی ہے۔ اس میں چھ سو چھبیس احادیث ہیں۔ مؤلف نے اس میں احادیث کے ذکر کرنے اور تخریج کی طرف اشارہ کرنے میں بہت اختصار و ایجاز سے کام لیا ہے۔ اس کی کئی شرحیں لکھی گئیں جن میں سے اکثر مطبوع ہیں۔ اور یہ کتاب بھی مسنون اذکار سے شغف رکھنے والے خوش بختوں میں بہت مقبول رہی ہے۔

## **الْكَلِمُ الطَّيِّبُ** جو آپ کے ہاتھ میں ہے

امام ابن تیمیہ کا یہ مختصر رسالہ اپنے موضوع پر ایک متن کی حیثیت رکھتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیہ کی ”الْوَابِلُ الصَّيِّبُ فِي الْكَلِمِ الطَّيِّبِ“ اسی کی شرح ہے اور علامہ بدر الدین العینی التونی ۸۵۵ھ نے **الْعِلْمُ الْهَيِّبُ** کے نام سے امام



ابن تیمیہ کے اس رسالہ کی بڑی ضخیم شرح لکھی۔ موجودہ اُردو ترجمہ کے دوران یہ دونوں کتابیں ہمارے پیش نظر رہیں۔ امام ابن تیمیہ نے اپنی اس کتاب میں دوسو تریس احادیث نقل کی تھیں۔ مگر علامہ ناصر الدین البانی نے اپنے انداز سے اس کتاب پر تحقیق، تعلیق اور تخریج کی جو ۱۳۸۵ھ میں طبع ہوئی۔ انہوں نے اپنی تخریجات و تعلیقات میں کچھ احادیث پر جرح کی کہ یہ سند کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ جس مکتبہ نے اسے طبع کیا اس نے علامہ البانی سے اس کتاب میں اختصار کرنے کی خواہش کی تو دوسری بار انہوں نے ۱۳۹۰ھ میں اس کے مواد کی چھانٹی کی اور دوسو تریس میں سے ایک سو ترانوے احادیث باقی رکھیں۔ ان کا خیال تھا کہ یہ احادیث بالکل صحیح ہیں انہیں کو شائع کیا جائے۔ چنانچہ یہی ہوا اور اب کی بار یہ کتاب ”صَحِيْحُ الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ“ کے نام سے شائع ہوئی اور پھر اسی کتاب کی علامہ ابن تیمیہ کی کتاب کے طور پر ایسی تشہیر کی گئی کہ اصل کتاب غائب ہی ہو گئی۔ ہمیں علامہ البانی کی اس طرح کی تہذیب و اختصار پر اطمینان نہیں ہے کیونکہ اس طرح کی ایک طرفہ و مبہم جرح کی بنیاد پر کی جانے والی تہذیب و اختصار سے نہ صرف ائمہ اسلاف کی کتب کی تفریق و تضييع لازم آتی ہے بلکہ اس سے امت میں انتشار جنم لیتا ہے اور اصول حدیث کی روشنی میں کئے ہوئے اکابر محدثین و محققین کے کام سے امت محروم ہوتی ہے۔

علامہ البانی اپنی تحقیق کا جو فلسفہ بیان فرماتے ہیں وہ یقیناً ایک عام قاری کیلئے دلچسپ و پرکشش ہو سکتا ہے مگر اسلامی لٹریچر کی وہ ہمہ گیری اور اصول نقل و روایت کی وہ بنیاد جس پر تیسری صدی ہجری میں حدیث کی تدوین ہوئی وہ سب کچھ ختم ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام چند اشخاص کی روایت پسندی کی ترجیحات کا نام رہ جائے گا اور اس کا مطلب ہوگا قرون اولیٰ کا مکمل نظام فکر و عمل، خیر القرون کی تدوین و تہذیب علوم، ہزار سالہ تاریخ اور علمائے ربانیین کی کاوشوں سے ترکیب پانے والی حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِين سے دست کش ہو جانا۔ علامہ البانی اپنے طور پر حدیث کی کتابوں کو غیر صحیح اور غیر ثابت شدہ روایات سے خالی کرنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لئے انہوں نے نہ صرف مختلف موضوعات پر مشتمل اکابر علماء و محققین کی کتب میں قطع و برید کی بلکہ صحاح ستہ پر بھی نشتر چلایا ہے۔

ہمارے نزدیک علمی دیانت داری اور دور حاضر کے مسلمانوں کی عمومی صورت حال کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں اصول حدیث کا صحیح شعور، درایت حدیث سے متعلق متوازن و راست فہم و فکر، متون کے درجہ میں تشکیل پانے والی امہات الکتاب کا صحیح پس منظر، ان کی حفاظت کی اہمیت اور دور حاضر

کے تناظر میں دین اسلام کے اہداف حاصل کرنے کے لئے اس ورثہ کا استعمال جیسے موضوعات پر لا کر ان کی قوت فکر و عمل کو صیقل کیا جائے۔

المیہ یہ ہوا کہ اس وقت مارکیٹ میں اس کتاب کا وہی ایڈیشن دستیاب ہے جو علامہ البانی صاحب کی قطع و برید کے بعد شائع ہوا ہے۔ علامہ ابن تیمیہ کی کتاب اپنی اصل حالت میں عموماً ناپید ہے۔ ہم نے بہت تلاش کی مگر میسر نہ ہوئی۔ ایک دفعہ تو ہم مایوس ہی ہو گئے کہ سر دست اب اسی ادھوری کتاب کا ترجمہ ہی شائع کرنا پڑے گا جو مہیا ہے۔ چنانچہ خواہی نخواستہ اسی کا اردو ترجمہ کیا۔ جب تکمیل کے بعد اس کا مسودہ محترم فیض محمد قریشی صاحب کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ مجھے پہلے بتاتے کہ اصل کتاب مہیا نہیں ہوئی تو ہم اس کام کو شروع ہی نہ کرتے۔ بندہ نے اس کے بعد اصل کتاب کی تلاش کے لئے ایک اور کوشش کی جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہوئی اور امام ابن تیمیہ کی اصل کتاب ”الکَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ مِنْ أَذْكَارِ النَّبِيِّ ﷺ“ کا وہ نسخہ دستیاب ہو گیا جو سنہ ۱۳۴۹ ہجری میں الْمَكْتَبَةُ الْقَيْمِيَّةُ بِيَنْدُی بازار بمبئی نمبر ۹ کے مالکان شَرْفُ الدِّينِ الْكُتَيْبِيُّ وَأَوْلَادُهُ نے شائع کیا تھا اور یہ نسخہ دراصل اس نسخہ کا عکس ہے جو مطبعہ التضامن الاحوی لصاحبہا حافظ محمد داود، مصر نے شائع کیا تھا۔ اس کے مل جانے پر ہم نے نئے سرے سے اس کے مطابق ترجمہ کرنا شروع کیا جو الحمد للہ آج ۴ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ بروز جمعرات تکمیل ہو رہا ہے۔ اس نسخہ پر امام ابن تیمیہ کی ذکر کردہ احادیث پر کبار علمائے ازہر میں سے ایک بڑے عالم الشیخ محمد الخانجی البسنوی کی تخریج بھی ہے۔ ہم نے وہ مکمل تخریج و تحشیہ اس اردو ترجمہ کے ساتھ حواشی کی شکل میں بعینہ نقل کر دیا ہے تاکہ اہل علم مستفید ہو سکیں۔

## کیا غیر مسنون الفاظ میں دعا کی گنجائش ہے؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآنی و نبوی دعائیں سراپائے ہدایت ہیں۔ اللہ پاک اور ان کے رسول ﷺ کی ہدایت و راہنمائی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: **وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا** ﴿۱۵﴾ | سورة النساء | ”اور اللہ پاک سے زیادہ سچی بات کس کی ہو سکتی ہے۔“ اور ارشاد گرامی ہے: **وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا** ﴿۱۶﴾ | سورة النساء | ”اور بات کہنے کے لحاظ سے اللہ پاک سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے۔“ اور جناب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ارشاد الہی ہے: **وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا** | سورة النحر: ۱ | ”اور اللہ کے رسول ﷺ جو تمہیں دیں اسے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ۔“

۱۵۲۶۹۵





تو جب نماز میں غیر مسنون الفاظ سے دعا مانگنا جائز ہے تو نماز کے باہر بطریق اولیٰ جائز ہے۔ ہاں البتہ یہ اجازت بقدر ضرورت ہوگی یہ مطلب نہیں کہ آدمی مسنون و غیر مسنون کو برابر سمجھ لے! کیونکہ غیر مسنون دعا اگرچہ جائز ہے مگر مسنون سے کم تر ہے۔ نیز اگر یہ دروازہ کھول ہی دیا جائے تو غیر مسنون دعائیں اور اذکار عبادات کا جزو بن جائیں گے۔ امام ابن تیمیہؒ نے اس بارے میں خبردار کیا ہے آپ فرماتے ہیں:

”انسان کے لئے شرعی طریقہ یہ ہے کہ مسنون دعائیں مانگے کیونکہ دعا افضل العبادات ہے تو دوسری عبادتوں کی طرح ہمیں چاہئے کہ اس میں بھی اسی کی پیروی کریں جو اللہ پاک اور رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا ہے۔ جو قرآنی دعا کے علاوہ کوئی اور دعا چاہتا ہے تو اسے چاہئے وہ اکمل و افضل دعاؤں سے محروم نہ ہو اور وہ نبوی دعائیں ہیں کیونکہ یہ جمیع مسلمانوں کے اتفاق سے اکمل و افضل ہیں۔“

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز میں قرآنی و نبوی دعاؤں کے علاوہ لوگوں کی بتائی ہوئی دعا مانگنا جائز نہیں ہے۔ اس لئے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”ہماری یہ نماز! لوگوں کی باتیں اس کے شایان شان نہیں ہیں۔“ شوافع نماز میں غیر مسنون دعائے مانگنے کو جائز کہتے ہیں مگر ان کے ہاں بھی یہ تمبیہ موجود ہے کہ ”ایسی دعا نہ مانگی جائے جس میں نماز کی عظمت کے ساتھ مناسبت کا فقدان ہو۔“ حنفی کہتے ہیں اس کا محفوظ ترین حل یہی ہے کہ قرآن و سنت والی دعائیں ہی مانگی جائیں۔

## ۶۔ لغت عربی و غیر عربی میں دعا و ذکر

جمہور ائمہ و علماء ہمیشہ سے مسنون دعا و ذکر کو غیر مسنون پر ترجیح دیتے چلے آئے ہیں مگر بعض علماء کے ہاں نماز کے معین مواقع میں غیر مسنون دعا مانگنے کی اجازت بھی رہی ہے۔ اسی طرح نماز سے باہر بھی اس کی اجازت ہے مگر مخصوص قیود کے ساتھ۔ مناسب یہ ہے کہ پہلے مسنون عربی دعائیں مانگے پھر غیر عربی میں ان کے معانی دہرائے کیونکہ مسنون دعائیں قرآن و سنت سے ماخوذ ہیں اور یہ دونوں عربی میں ہیں۔

لیکن چونکہ دین اسلام عالمی دین ہے۔ پوری انسانیت اس کی مخاطب ہے اللہ پاک سورۃ سباء آیت ۲۸ میں ارشاد فرماتے ہیں: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

”اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر سارے کے سارے انسانوں کے لئے بشارت سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر“ یعنی اسلام سب کے لئے ہے عربوں کے لئے بھی اور غیر عربوں کے لئے بھی۔ سورۃ الروم آیت ۲۲ میں ہے: **وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ السِّنِّتِكُمْ وَاللُّوَانِكُمْ** ”اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف“ دعا کی ضرورت عربی کو بھی ہے اور غیر عربی کو بھی یہ کوئی پابندی نہیں کہ ہر کوئی عربی ہی میں دعا مانگے۔ نیز یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ کوئی غیر عربی مسلمان ہوتے ہی فوراً مسنون عربی دعائیں سیکھ لے لہذا اس میں کوئی بُعد نہیں کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد ضرور ایسی رہے گی جو عربی سے ناواقف ہو اور عربی میں اپنا دعا پیش کر سکنے کے قابل نہ ہو۔ علمائے اسلام نے شروع سے ہی اس معاملہ پر توجہ دی اور اس کا حل پیش کر دیا جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ تاہم یہاں حسب موقعہ کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

(۱) ایک مسئلہ تو ہے نماز کی تکبیرات، قراءت فاتحہ، کوئی چھوٹی سی سورۃ، تسبیحات، تشہد اور سلام وغیرہ کا۔ ان چیزوں میں تو چھوٹ نہیں ہر مسلمان کو ہر حال میں انہیں سیکھنے کی جدوجہد کرنی پڑے گی۔ چنانچہ پوری تاریخ اسلام گواہ ہے کہ فارسی، ترکی، اردو، سواحلی، انڈونیشی وغیرہ زبانوں کے مسلمان اسی پر آسانی سے عمل کرتے رہے۔ اتنی عربی میں کسی زبان والوں کو عموماً کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ اور اتنے الفاظ و جملے تو مسلمانوں کی زبانوں کے ادب کا حصہ ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی اس قدر عربی کا تکلم بھی نہ کر سکے تو اس کے لئے عربی لغت کے دوسرے کلمات **سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** وغیرہ کے استعمال کی رخصت ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سنن ابوداؤد باب، ما یجزی الاهی والاعجیبی من القراءۃ اور جامع الترمذی باب ماجاء فی وصف الصلوۃ

(۲) جہاں تک نماز سے باہر کی دعاؤں اور اذکار کا مسئلہ ہے تو اس میں یہ ہے کہ آدمی مسنون دعاؤں کو اپنے اصل الفاظ میں سیکھنے کی کوشش کرے اگر یاد نہ ہوں ان کا ترجمہ استعمال کرنا بھی فائدے سے خالی نہیں ہے۔ اپنی اور دعائیں بھی اپنی زبان میں مانگ سکتا ہے کیونکہ اللہ پاک کا ارشاد ہے: **لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا** ”اللہ تعالیٰ کسی کو مکلف نہیں بناتے مگر اس کی طاقت کے مطابق۔“

قرآن کریم کا ترجمہ قرآن نہیں ہے مگر ضرورت کے مواقع میں آیات کا ترجمہ استعمال کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے، اسی طرح حدیث کا ترجمہ حدیث نہیں ہے مگر حسب ضرورت اس کا ترجمہ استعمال کرنا جائز ہے۔ جو معاملہ قرآن کریم کے ساتھ جائز ہے بلاشبہ وہ حدیث شریف اور اس سے نیچے کے مواد میں جائز ہے۔ فتاویٰ ابن تیمیہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ اللہ پاک علیم وخبیر ہیں وہ ہر زبان سمجھتے ہیں، ہر قول کی صدا پہچانتے ہیں: **وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ** ﴿۱۰۱﴾ | سورۃ البقرہ |

اللہ پاک تو سورۃ الاسراء آیت: ۴۴ میں فرماتے ہیں: **تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ** ”اسی کی پاکی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں اور کوئی چیز نہیں مگر اس کی تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو“ یعنی اللہ پاک صرف بندوں کی نہیں بلکہ بے جان چیزوں کی زبان بھی سمجھتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے ہاں اس پر شروع دور سے ہی عمل چلا آتا ہے کہ لوگ اللہ پاک سے ہر زبان میں دعائیں مانگتے چلے آ رہے ہیں اس حوالہ سے کبھی کوئی روک ٹوک نہیں رہی۔ بالالبتہ اہل علم کے ہاں یہ طریقہ محمود رہا ہے کہ آدمی پہلے عربی دعائیں مانگے پھر اپنی زبان میں۔ (۳) دعاؤں کو خواہ عربی میں ہو خواہ غیر عربی میں اس کی اہم چیز یہ ہے کہ آدمی دل و دماغ کے پورے دھیان و توجہ، اعضاء کے خشوع و خضوع، معنی مفہوم کے ادراک اور قبولیت کے یقین کے ساتھ یہ عمل کرے۔ صحت معنی، صحت تعبیر اور صحت ادراک ضروری ہے۔ صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ وہ اونگھ رہا ہو، اسے کیا معلوم کہ استغفار کرتے ہوئے اپنی برائی مانگ لے۔



## امام ابن تیمیہؒ کے مختصر حالات زندگی

نام و نسب و پیدائش:

احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن عبداللہ بن ابی القاسم الخنصری النمیری الحرانی دمشقی الحسنبلی، ابوالعباس، تقی الدین ابن تیمیہ، الامام، شیخ الاسلام۔ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین  
امام ابن تیمیہؒ ۱۲ ربیع الاول ۶۶۱ھ کو قصبہ حران میں پیدا ہوئے۔ چھ سات برس کی عمر میں والد کے ساتھ دمشق منتقل ہو گئے۔

تعلیم و تعلم:

آپؒ نے بچپن ہی میں دمشق میں قائم بڑی بڑی علمی مجلسوں اور حلقہ ہائے درس میں شرکت کی۔ کم عمری ہی میں بڑی متکلمانہ و مناظرانہ بحثوں میں حصہ لیتے جس سے لوگ حیران ہوتے۔ علم حساب اور خط بھی سیکھا۔ فقہ، نحو و عربیت اور علم تفسیر اپنے زمانہ کے مشاہیر سے حاصل کیا۔ علم حدیث پر خاص توجہ دی۔ مسند امام احمد کئی مرتبہ سنی۔ معجم کبیر طبرانی اور بڑی بڑی کتب مستقل طور پر سنیں۔ سترہ برس کی عمر میں فتویٰ دینے لگے۔

مقام و مرتبہ:

آپؒ کی عمر اکیس برس کی تھی جب آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا۔ آپ کے والد کبار حنا بلہ میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد آپ ان کی جگہ درس دینے لگے۔ جمعہ کے خطبات میں قرآن کریم کی تفسیر کے ایسے نکات بیان کرتے کہ دور دور تک شہرت ہوتی چلی گئی۔ اکتیس برس کی عمر میں حج کیا، واپس آئے تو امام وقت کے طور پر معروف ہو چکے تھے۔

آپؒ نہ صرف اپنے زمانہ کے بلکہ اپنے بعد کی تاریخ اسلام کے نابغہ شمار ہوتے ہیں۔ علم، آپ کے القاب میں امام الامم، مفتی الامم، بحر العلوم، سید الحفظ، فارس المعانی والالفاظ، فرید العہد اور قرآن الدہر جیسے القاب لکھتے ہیں۔

آپ حکمت و فلسفہ اسلام کے بڑے ماہر، بے مثال داعی اصلاح، تفسیر قرآن اور اصول میں مسلم امام تھے۔ فصیح اللسان و فصیح القلم تھے بیس سال سے بھی کم عمر میں مسند تدریس و افتاء پر فائز ہوئے۔

## جہاد:

آپ ان مخصوص بزرگوں میں سے ایک ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہاد باللسان و جہاد بالقلم کے ساتھ جہاد بالسیف کے شرف سے بھی مشرف فرمایا۔

۶۹۶ھ میں جب تاتاری شام آئے اور ناصر بن قلاوون کا لشکر شکست کھا چکا، امراء و علماء شہر چھوڑ گئے تو اس وقت امام ابن تیمیہ نے بھاگ جانے پر عوام الناس کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی اور عوامی نمائندوں کا ایک وفد لے کر آپ تاتاریوں کے سربراہ قازان سے ملے۔ قازان آپ کی جرأت اور بدبہ سے متاثر ہوا اور لوگوں کو امن دینے کا وعدہ کیا۔

۷۰۲ھ میں جب دوسری بار تاتاری شام پر حملہ آور ہوئے تو امام ابن تیمیہ نے ان کے لشکر سے باقاعدہ لڑائی کی اور فتح پائی۔

آپ کو اپنے ایک فتویٰ کی وجہ سے مصر طلب کیا گیا۔ وہاں گئے تو ایک جماعت نے آپ کے خلاف حاکم کو بھڑکایا اور اس نے آپ کو قید میں ڈال دیا، بعد میں اسکندریہ کی جیل میں منتقل کئے گئے۔ ۷۱۲ھ میں رہا ہو کر دمشق واپس آئے۔ پھر ۷۲۰ھ میں قید کر لئے گئے۔ کچھ عرصہ بعد رہا ہوئے، پھر قید کئے گئے۔ الغرض قیدی کی حالت میں فوت ہوئے۔ پورا دمشق آپ کے جنازہ میں آیا۔

## علماء کے تاثرات:

علامہ مزنی فرماتے ہیں میں نے ابن تیمیہ جیسا کوئی اور نہیں دیکھا، کتاب و سنت کو ان سے زیادہ جاننے والا اور اس پر عمل کرنے والا کوئی اور نہیں دیکھا۔

ابن الزماکانی کہتے ہیں جب ان سے کوئی کسی فن کے بارے میں سوال کرتا تو حاضرین سمجھتے یہ فقط اسی فن کے ماہر ہوں گے، مگر جب کوئی دوسرا آدمی کسی اور فن کے متعلق سوال کرتا تو بھی لوگ یہی پاتے کہ اس فن کا ان سے بڑا ماہر کوئی اور نہ ہوگا۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں اگر تفسیر کا تذکرہ ہو تو ابن تیمیہ ہی اس کا علم بردار نظر آتا ہے، اگر فقہاء کا ذکر کیا جائے تو یہ مجتہد مطلق ہیں، اگر حفاظ کا مجمع ہو تو یہی ایک ان کا متکلم ہو باقی سب خاموش ہوں، اگر ابن سینا ان کے مقابلہ پہ آئے تو اس کے اپنے فلسفی بھی اس کا ساتھ نہ دیں۔ حدیث کے بارے میں ان کا مقام یہ ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہر وہ حدیث جسے ابن تیمیہ نہ جانتے ہوں وہ حدیث ہی نہیں۔

### تصانیف:

کہا جاتا ہے کہ آپ نے ایسی کتابیں لکھیں کہ ان جیسی پہلے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اصول و قواعد، تفسیر و حدیث، فقہ و فتاویٰ اور ردِ اہل باطل وغیرہ کے بارے میں آپ کی بے شمار تصانیف ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ چار ہزار بیاض سے زائد پر مشتمل ہیں۔ فوات الوفيات میں سے کہ آپ کی تصانیف تین سو مجلدات کے قریب ہیں۔ آپ کے شاگرد حافظ ابن القیم نے ایک ضخیم کتاب مرتب کی ”اسماء مؤلفات ابن تیمیہ“

### وفات:

پیر کی شب ۲۰ رذوالقعدة ۷۲۸ھ کو وفات پائی۔





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَشْرَفِ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ. وَبِاللّٰهِ الْحَمْدُ وَكَفٰی. وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهٗ. وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

”اے اللہ! اپنی مخلوق میں سب سے افضل، حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجے۔ سب تعریفیں اللہ پاک کی ہیں اور وہی کافی ہیں اور سلام ہوں اللہ پاک کے ان بندوں پر جنہیں انہوں نے منتخب فرمایا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو اکیلے ولا شریک ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے و رسول ہیں۔“

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: يَا أَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۱﴾  
يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ [سورة الأخراب: ۷۰-۷۱]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بات بالکل سیدھی کہو تو وہ تمہارے اعمال کو ٹھیک کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔“

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصّٰلِحُ يَرْفَعُهٗ [سورة فاطر: ۱۰]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں پاکیزہ کلمے اور اچھے کام بھی اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں۔

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: فَاذْكُرُوْنِيْ اِذْ كُرْتُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ [سورة البقرة: ۱۵۲]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر ادا کرو۔

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ [سورة الأخراب: ۴۱]

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ۔

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: الَّذِیْنَ اللّٰهُ كَثِيْرًا وَّالَّذِیْنَ كَثِيْرًا [سورة الأخراب: ۳۵]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔

الَّذِیْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ [سورة آل عمران: ۱۹۱]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے کھڑے، بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلو پر لیٹے ہوئے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا

[سورة الأنفال: ۴۵]

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب تمہیں کسی مخالف جماعت کا سامنا ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو بہت زیادہ۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَادْكُرُوا اللَّهَ

كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا [سورة البقرة: ۲۰۰]

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پس جب تم اپنے ارکان پورے کر لو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جیسے تمہارا اپنے آباء کا ذکر کرنا یا اس سے بھی زیادہ۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

[سورة المنفقون: ۹]

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت میں نہ ڈالنے پائیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: رِجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ [سورة التور: ۳۷]

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایسے مرد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ تو تجارت غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَادْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ

الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ۝

[سورة الأعراف: ۲۰۵]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اپنے رب کا ذکر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ ڈرتے ہوئے اور کم آواز کے ساتھ صبح اور شام کو اور غفلت شعاروں میں سے نہ ہو جا۔

## فَضْلُ الذِّكْرِ

”ذکر کی فضیلت“

۱۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:  
 إِلَّا أَنْبَيْتُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعَهَا فِي  
 دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرًا لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ، وَخَيْرًا لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقُوا  
 عَدُوَّكُمْ؛ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ.  
 قَالَ: ذِكْرُ اللَّهِ. [خرجه الترمذی وابن ماجہ وقال الحاکم صحیح الاسناد]

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 ”کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے  
 ہاں سب سے افضل و پاکیزہ ہو، تمہارے درجات میں سب سے بلند ہو، سونے  
 چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بھی بڑھ کر ہو کہ دشمن کا سامنا کر کے  
 تم ان کی گردنیں مارو وہ تمہاری گردنیں ماریں! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ارشاد فرمایا: اللہ پاک کا ذکر!“

۲۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم:  
 سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ. قَالُوا: وَمَا الْمُفْرِدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:  
 الَّذِينَ كَرُّوا اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ. [خرجه مسلم]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 ”مفردون سبقت لے گئے! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ مفردون کیا ہیں؟  
 فرمایا: کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔“

۳۔ وَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ شَرَائِعَ الْإِيمَانِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّهُتُ بِهِ. قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى.

[رواه الترمذی وقال حدیث حسن]

اور حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! بے شک ایمان کے اعمال بہت زیادہ ہیں، پس آپ مجھے ایسی چیز بتائیں جسے میں قابو میں رکھوں؟ ارشاد فرمایا:

تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر و تازہ رہنی چاہئے۔

۴۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَذُكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذُكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

[اخرجه البخاری]

اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اس آدمی کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اس کی مثال جو نہیں کرتا زندہ و مردہ کی مثال ہے۔“

۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذُكُرِ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى تِرَةً، وَمَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذُكُرُ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةً. [اخرجه ابو داؤد]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر نقصان اترے گا اور جو بستر پر لیٹا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر نقصان اترے گا۔“



## فَضْلُ التَّحِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ كِي فَضِيْلَتِ

۶۔ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهٗ الْمُلْكُ، وَلَهٗ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ: فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَهُجِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ اَحَدًا بِفَضْلٍ مِّمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرِمِنْهُ.

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دن میں ایک بار کہا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهٗ الْمُلْكُ، وَلَهٗ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

”کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو اکیلا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی حکومت ہے، اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر شے پر کامل قدرت رکھتا ہے۔“

اسے دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، اس کے لئے سونکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کی سو برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور پورا دن شام تک شیطان سے اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور اس دن کوئی اس سے بہتر عمل والا نہ ہوگا مگر وہ جس نے یہ کلمہ اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا۔

۷۔ وَقَالَ ﷺ:

مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاہٗ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو ایک دن میں ایک سو بار کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اس کے گناہ ختم کر دیئے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔“

۸۔ وَفِيهِمَا أَيضاً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

اور صحیحین ہی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے، ترازو کے اعمال میں بھاری اور رحمن تعالیٰ کو محبوب ہیں

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

۹۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. [اخرجه مسلم]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ

کہنا مجھے اس ساری کائنات سے پسندیدہ ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

۱۰۔ وَقَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَرْبَعٌ: لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ، سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب کلمے چار ہیں تم ان میں سے جس سے ابتداء کرو تمہیں کوئی نقصان نہیں:

سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ. [اخرجه مسلم]

۱۱۔ وَخَرَجَ أَيضاً عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ:

أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ

مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: يُسَبِّحُ مِائَةَ

تَسْبِيحَةٍ، فَتُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ، أَوْ تُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ.

امام مسلم ہی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں ہم جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ ارشاد فرمایا:

أَيُعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟

”کیا تم سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ وہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے؟“

تو حاضرین مجلس میں سے ایک نے عرض کیا: ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں

کیسے کما سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا:

يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَتُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ

سوا رب سبح کہے تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ایک ہزار گناہ مٹائے

جائیں گے۔“

۱۲۔ وَفِيهِ أَيْضًا عَنْ جُوَيْرِيَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا

بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ عَنِ أَصْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ،

فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا، قَالَتْ: نَعَمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وَزَنْتَ بِمَا قُلْتِ مِنْذُ

الْيَوْمِ لَوَزَنْتَهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَى نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ

عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

اور صحیح مسلم ہی میں ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی ﷺ صبح

کی نماز پڑھ کر ان کے ہاں سے گزرے تو وہ اپنی مسجد میں تھیں، پھر آپ ﷺ چاشت پڑھنے کے

بعد واپس تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھیں تھیں، دریافت فرمایا: تم اس وقت سے عبادت میں مصروف

ہو جب سے میں تمہیں چھوڑ کر گیا ہوں؟ عرض کیا: جی ہاں! تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میں نے تمہارے ہاں سے جانے کے بعد چار کلمات کہے ہیں اگر انہیں ان سب کلمات

سے تو لا جائے جو اس وقت سے لے کر اب تک تم نے کہے ہیں تو یہ ان سے بھاری ہو جائیں:

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَى نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ

عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

”میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں ان کی مخلوق کی تعداد کے برابر، میں اللہ تعالیٰ

کی پاکی بیان کرتا ہوں ان کی ذات کی رضا کی خاطر، میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان

کرتا ہوں ان کے عرش کے وزن کے برابر، میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں  
ان کے کلمات کے برابر۔“

۱۳۔ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک خاتون کے پاس گئے جس کے سامنے گھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی تھیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا تمہیں اس سے آسان تسبیح نہ بتاؤں یا فرمایا افضل تسبیح نہ بتاؤں؟ پھر فرمایا:

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَمًا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَمًا خَلَقَ فِي  
الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَمًا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَمًا هُوَ خَالِقُ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ  
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ. [اخرجه ابو داود و الترمذی وقال حديث حسن]

”میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہوں اتنی مخلوق کی تعداد کے برابر جو اللہ تعالیٰ نے آسمان  
میں پیدا فرمائی ہے اور اس مخلوق کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا فرمائی ہے  
اور اس مخلوق کے برابر جو آسمان و زمین کے درمیان میں ہے اور اس کے برابر جو  
اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے اور اسی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں،  
اسی کے برابر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہتا ہوں اور اسی تعداد کے مطابق  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہتا ہوں۔“

۱۴۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ عَلَّمَنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ قَالَ ﷺ:

قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا،  
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ.  
قَالَ: فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّهِ، فَمَا لِي؟ قَالَ:

قُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي.

اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی جناب نبی کریم ﷺ کی  
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسے کلمات سکھائیے جو میں پڑھوں، ارشاد فرمایا:



کہو: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا،  
 سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ.  
 دیہاتی نے عرض کیا: یہ تو میرے پروردگار کے لئے ہوئے میرے لئے کیا ہوا؟ ارشاد  
 فرمایا: تم کہو:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي.  
 ”اے اللہ! مجھے بخش دیجئے، مجھ پر رحم فرمائیے، مجھے ہدایت سے نوازئیے، مجھے  
 عافیت عطا فرمائیے اور مجھے رزق عطا فرمائیے۔“  
 جب وہ دیہاتی چلا گیا تو جناب نبی کریم نے ارشاد فرمایا:

مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ

”اس نے اپنے دونوں ہاتھ خیر سے بھر لئے“

۱۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم:

لَقِيْتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْرِءْ أُمَّتَكَ مِنِّي  
 السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا  
 قِيَعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ  
 أَكْبَرُ. [قال الترمذی حدیث حسن]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضي الله عنه فرماتے ہیں جناب نبی کریم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا:

”جس رات مجھے معراج کرایا گیا اس رات میری ملاقات حضرت ابراہیم عليه السلام سے  
 ہوئی تو انہوں نے فرمایا: اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں  
 بتانا کہ جنت پاکیزہ مٹی والی، میٹھے پانی والی اور چٹیل میدان ہے اور یہ بھی بتانا کہ  
 اس کی آبادکاری سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ہے۔“

۱۶۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم:

إِلَّا أَذْلِكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ، فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ:  
 قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. [متفق عليه]

اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضي الله عنه سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلى الله عليه وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ صحابی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! تو ارشاد فرمایا:  
کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

## فَصَلُّ فِي ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى طَرَفِي النَّهَارِ

صبح شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝  
وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ [الأخزاب: ۴۱، ۴۲]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو بہت زیادہ اور اس کی تسبیح کرو صبح شام۔“

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: أَصِيلًا سے مراد (۱) عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَادْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ  
الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِنَ الْغَافِلِينَ ۝

”اور اپنے پروردگار کا ذکر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور ڈرتے ہوئے اور

پست آواز میں صبح اور شام کو اور غفلت شعاروں میں سے نہ ہو جا۔“ [الاعراف: ۲۰۵]

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعِشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ [غافر: ۵۵] (۲)

”اور تسبیح کر اپنے پروردگار کی حمد کی شام اور صبح کے وقت۔“

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۝

”اور اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کر سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے

سے پہلے۔“

[ق: ۳۹]

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدُوِّ وَالْعِشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

”اور ان لوگوں کو دور نہ ہٹائیے جو صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں، اس کی

رضا کے طالب ہیں۔“

[الانعام: ۵۲]

فَأَوْحَىٰ (۳) إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ﴿۱۱﴾ [مریم: ۱۱]

”پس اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ صبح شام تسبیح کرو۔“

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿۱۲﴾ [الطور: ۴۹]

”اور رات کے کچھ حصہ میں اس کی پاکی بیان کرو اور ستاروں کے ڈھلنے کے وقت۔“

فَسَبِّحْ لِلَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴿۱۳﴾ [الروم: ۱۷]

”پس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جب شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو۔“

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا (۴) مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ

يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكِ ذِكْرَىٰ لِلَّذِينَ كَانُوا

”اور نماز قائم کردن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصہ میں، بے شک

نیکیاں برائیوں کو ختم کرتی ہیں۔“

۱۷۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم:

مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِي: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ،

لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلٍ مِّمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا

قَالَ، أَوْ زَادَ عَلَيْهِ. [خرجه مسلم]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے صبح کو اور شام کو سو بار کہا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ تو قیامت کے دن اس

سے افضل عمل لانے والا کوئی نہ ہوگا مگر وہ جس نے اسی کی طرح یہ کلمہ کہا یا اس سے

زیادہ کہا۔“

۱۸۔ وَخَرَجَ أَيضًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا أَمْسَى قَالَ:

اور امام مسلم ہی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں جناب نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ کہتے:

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ اسْأَلْكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ، وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ، وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ، وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ.

”ہم نے اور سارے جہان نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبح کی، سب تعریفیں اللہ پاک کی ہیں، کوئی معبود نہیں مگر وہی جو اکیلا ولا شریک ہے اور وہ ہر شے پر کامل قدرت رکھتا ہے، اے میرے پروردگار! میں آپ سے اس رات میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں اس رات میں جو موجود ہے اس کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اے میرے پروردگار! میں سستی اور تکبر کی برائی سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اے میرے پروردگار! میں جہنم میں اور قبر میں پائے جانے والے عذاب سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔“

وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا:

”اور صبح کے وقت بھی آپ ﷺ یہی دعا پڑھتے مگر وَأَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ۔۔ کہہ کر شروع فرماتے۔“

۱۹۔ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُبَيْبٍ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ، وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ، نَطْلُبُ النَّبِيَّ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا، فَأَدْرَكْنَاهُ، فَقَالَ: قُلْ: فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ: فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، قَالَ: قُلْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعُودَتَيْنِ حِينَ تُمَسِّي وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

[خرجه ابو داؤد والنسائی والترمذی وقال حدیث حسن صحیح]

”اور حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک بارش والی اور سخت اندھیری رات میں جناب نبی کریم ﷺ کی جستجو میں نکلے تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں، چنانچہ ہم نے آپ کو پایا،

تو فرمایا: کہو! میں نے کچھ نہ کہا، پھر فرمایا: کہو، میں نے کچھ نہ کہا، فرمایا: کہو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کہوں؟ فرمایا: صبح اور شام کو تین بار قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ



اور مَعَوَّذَتَيْنِ (سورة الفلق اور سورة الناس) پڑھو یہ تمہیں ہر شے سے کفایت کریں گے۔“

۲۰۔ وَذَكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُولُ:

إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ. وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ.

[قال الترمذی جدید حسن صحیح]

”جناب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھاتے ہوئے ارشاد فرماتے:

”تم میں سے کوئی جب صبح کرے تو کہے:

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ.

”اے اللہ! ہم نے آپ کے حکم سے صبح کی، آپ ہی کے حکم سے شام کی، آپ ہی کے

حکم سے زندہ ہیں اور آپ ہی کے حکم سے مریں گے اور آپ ہی کی طرف اٹھنا ہے۔“

اور جب شام کرے تو کہے:

اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ.

”اے اللہ! ہم نے آپ کے حکم سے شام کی، آپ ہی کے حکم سے صبح کی، آپ ہی کے

حکم سے زندہ ہیں اور آپ ہی کے حکم سے مریں گے اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔“

۲۱۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

إِلَّا أَذُكَ عَلَى سَيِّدِ الْإِسْتِغْفَارِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي،

وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ،

أَبُوؤ لِكَ بِبِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوؤ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، وَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.

مَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسَى، فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ

يُصْبِحُ، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. [خرجه البخاری]

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں سید الاستغفار نہ بتاؤں؟ جس نے اسے شام کے وقت پڑھا اور اس رات فوت ہو گیا تو جنت میں گیا اور جس نے اسے صبح کے وقت پڑھا اور اسی دن فوت ہوا تو جنت میں گیا:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي، وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ  
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ  
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، وَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.  
”اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں، کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، آپ نے مجھے  
پیدا فرمایا، میں آپ کا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق آپ سے کئے  
ہوئے عہد و وعدہ کا پابند ہوں، میں آپ سے اپنے کئے ہوئے کاموں کے شر سے  
پناہ مانگتا ہوں، میں اپنے اوپر آپ کے احسان کا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں  
اور حقیقت یہ ہے کہ کوئی گناہ نہیں بخش سکتا مگر آپ ہی۔“

۲۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! عَلَّمَنِي  
شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أُمْسَيْتُ: قَالَ: قُلْ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے  
کوئی ایسی شے تعلیم فرمائیے جو میں صبح کو بھی پڑھوں اور شام کو بھی! جناب رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا یہ پڑھو:

اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ  
كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي،  
وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّ كِهِ.

”اے اللہ! غیب و حاضر کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والے، ہر شے  
کے رب و مالک، میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، میں اپنے نفس کے  
شر اور شیطان اور اس کے شرک کے شر سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔“  
اور ایک روایت میں ذیل کے الفاظ بھی ہیں اور ساتھ یہ بھی ہے کہ یہ دعا صبح کو بھی کہو، شام  
کو بھی اور بستر پر سوتے ہوئے بھی:

وَأَنْ أَقْتَرَفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا، أَوْ أَجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ.

”اور اس بات سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے اوپر کوئی برائی لاؤں یا

اسے کسی مسلمان کی طرف لے جاؤں۔“ [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

۲۳۔ وَقَالَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ، وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ، بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي

لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّبِيحُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ. [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو بھی آدمی روزانہ صبح اور شام کو تین بار یہ کہے اسے کوئی چیز نقصان نہیں دے سکے گی:

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ  
السَّبِيحُ الْعَلِيمُ.

”اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، نہ

زمین میں نہ آسمان میں اور وہ بخوبی سننے والا جاننے والا ہے۔“

۲۴۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ وَغَيْرِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ

يُصْبِحُ:

رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَرَسُولًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ

أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح]

اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی صبح شام یہ کہے اللہ تعالیٰ ضرور قیامت کے دن اسے راضی کریں گے:

رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَرَسُولًا.

”میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد ﷺ

کے نبی و رسول ہونے پر راضی ہوں۔“

۲۵۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمَسِّي اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَكُتُبَكَ وَرُسُلَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْتَقَ اللَّهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللَّهُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ. [قال الترمذی حدیث حسن صحیح] اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی صبح یا شام کے وقت ایک بار یہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی حصہ کو جہنم سے آزاد فرمادیتے ہیں اور جو دو مرتبہ کہے اس کے نصف کو، جو تین بار کہے اس کی تین چوتھائیوں کو اور جو چار بار کہے اسے پورے کو جہنم سے آزاد فرمادیتے ہیں:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَكُتُبَكَ وَرُسُلَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ.

”اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ میں آپ کو، آپ کے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو، آپ کے فرشتوں کو، آپ کی کتابوں کو، آپ کے رسولوں کو اور آپ کی ساری مخلوق کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ آپ ہی وہ اللہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر آپ، اکیلے، جن کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں۔“

۲۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ:

حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ آدَى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمَسِّي فَقَدْ آدَى شُكْرَ لَيْلَتِهِ. [خرجه ابو داود]

حضرت عبد اللہ بن غنام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت یہ کہے اس نے دن بھر کا شکر ادا کیا اور جس نے شام کے وقت کہا اس نے رات بھر کا شکر ادا کیا؟



اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحَدَاكَ  
لَا شَرِيكَ لَكَ فَالْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ.

”اے اللہ! اس صبح کو میرے یا آپ کی مخلوق میں سے کسی کے پاس جو نعمت ہے وہ  
تہا آپ کی جانب سے ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، پس آپ ہی کی حمد ہے  
اور آپ ہی کا شکر۔“

۲۷۔ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ  
الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ صبح اور شام کے وقت یہ  
دعا میں ترک نہیں فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

”اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت کی عافیت کی درخواست کرتا ہوں۔“

اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي  
”اے اللہ! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں اور دین و دنیا اور اپنے اہل و مال کی  
عافیت کی درخواست کرتا ہوں۔“

اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَامِنْ رَوْعَاتِي.

”اے اللہ! میرے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی فرمائیے اور مجھے گھبراہٹوں سے  
امن عطا فرمائیے۔“

اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي،  
وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.

”اے اللہ! سامنے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے اور اوپر سے میری حفاظت  
فرمائیے اور میں زیر زمین دھنسائے جانے سے آپ کی عظمت کی پناہ میں آتا ہوں۔“

[قال يعنى الخسف - خرجه ابو داود والنسائي وابن ماجه وقال الحاكم صحيح الاسناد]

۲۸۔ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ  
قَدْ احْتَرَقَ بَيْتُكَ فَقَالَ مَا احْتَرَقَ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ بِكَلِمَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مَنْ قَالَهَا أَوَّلَ نَهَارٍ لَمْ تُصِبْهُ مُصِيبَةٌ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا  
 آخِرَ النَّهَارِ لَمْ تُصِبْهُ حَتَّى يُصْبِحَ:

اور حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا  
 اے ابو درداء! آپ کا گھر جل گیا ہے، فرمایا نہیں جلا، وہ کلمات جو میں نے جناب رسول اللہ سے سنے  
 ہیں ان کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا، جو ان کلمات کو دن کے شروع میں کہے اسے شام تک  
 کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی اور جو دن کے آخر میں کہے اسے صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ  
 الْعَظِيمِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
 إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ  
 آخِظٌ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ  
 شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

”اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، آپ ہی پر میرا  
 بھروسہ ہے اور آپ ہی عرش عظیم کے رب ہیں، جو اللہ نے چاہا وہی ہوا جو انہوں  
 نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا، نہ کوئی بچاؤ ہے نہ طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جو  
 بلند و برتر اور با عظمت ہیں، میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں اور اللہ تعالیٰ  
 کا علم ہر شے کو محیط ہے، اے اللہ! میں اپنے نفس کے شر اور زمین پر چلنے والی ہر اس  
 شے کے شر سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں جس کی پیشانی آپ کے  
 قبضہ میں ہے، بے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔“

## فَصْلٌ فِيمَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَنَامِ

”سوتے وقت کیا کہا جائے“

۲۹۔ قَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ:  
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو پڑھتے:

بِسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا.

”اے اللہ! میں آپ کے نام سے سوتا اور جاگتا ہوں۔“

وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ، قَالَ:

اور جب آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوتے تو فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. [متفق علیہ]

”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جس نے ہمیں مرجانے کے بعد زندگی عطا فرمائی

اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔“

۳۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلِّ لَيْلَةٍ، جَمَعَ كَفْيِهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا، فَقَرَأَ فِيهَا: {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} و{قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ} و{قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ}، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [متفق علیہ]

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

”جناب نبی کریم ﷺ روزانہ رات کو جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنے

دو دونوں ہاتھ ایک ساتھ ملاتے پھر سورۃ اخلاص اور سورۃ الفلق و سورۃ الناس پڑھ کر

ان میں پھونک مارتے اور اپنے جسد مبارک پر جہاں تک ہو سکتا اپنے ہاتھ پھیرتے۔“

تین مرتبہ اسی طرح کرتے۔

۳۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ آتَاهُ آبُ يَحْثُومٍ مِنَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ قَدْ جَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ، فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ، قَالَ: لَا

رَفَعْتِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: دَعْنِي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ وَكَأَنَّهُ  
أَحْرَصُ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: {اللَّهُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}، حَتَّى تَخْتِمَهَا، فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ،  
وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَقَالَ:

صَدَقَ وَهُوَ كَذُوبٌ، [إِذَا كَانَ شَيْطَانٌ]، [خَرَجَهُ الْبُخَارِيُّ]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”ان کے ہاں ایک آنے والا آ کر صدقہ کے مال سے چرا کر لے گیا، جبکہ انہیں جناب نبی  
کریم ﷺ نے اس مال کی حفاظت پر مقرر فرمایا تھا۔ یکے بعد دیگرے کئی راتیں اسی طرح ہوا  
جب تیسری رات ایسا ہوا تو انہوں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی  
خدمت میں پیش کروں گا۔ اس چور نے کہا: مجھے چھوڑ دیجئے میں آپ کو ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن  
سے اللہ پاک آپ کو نفع دیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم خیر کے معاملہ میں سب سے بڑھ کر حریص تھے۔ اس  
نے کہا: جب اپنے بستر پر لیٹو تو آیۃ الکرسی پڑھ لو، اللہ پاک کی طرف سے تم پر ایک نگران مقرر ہو  
جائے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا، جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا:  
”اس نے جھوٹا ہوتے ہوئے تم سے سچ کہا ہے، وہ شیطان تھا۔“

۳۲۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ (الْبَقَرَةِ) فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ، [مَنْفَقَ عَلَيْهِ]

اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”جس نے کسی رات سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات تلاوت کیں وہ اسے کافی ہو جائیں گی۔“

۳۳۔ وَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَعْقِلُ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ الثَّلَاثَ الْآخِرَ مِنْ  
سُورَةِ الْبَقَرَةِ.

”میرے خیال میں کوئی عاقل ایسا نہیں تھا جو سورۃ البقرۃ کی آخری تین آیات  
پڑھے بغیر سوتا ہو۔“



۳۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ، فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِيفَةٍ إِزَارِهِ،  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ، وَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ  
رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، فَإِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا، وَإِنْ أُرْسَلَتْهَا  
فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ. امتفق عليه وفي لفظ:

فَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي، وَرَدَّ  
عَلَيَّ رُوحِي، وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ.

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
تم میں سے کوئی جب اپنے بستر سے اٹھے اور پھر اس پر واپس جائے تو اسے اپنی چادر کے  
کنارے سے جھاڑے کیونکہ اسے معلوم نہیں اس کے بعد اس پر کیا آیا اور جب لیٹے تو کہے:

بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، فَإِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي  
فَأَرْحَمَهَا، وَإِنْ أُرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ.

”اے میرے پروردگار! میں نے آپ ہی کے نام کے ساتھ اپنا پہلو بستر پر رکھا،  
آپ ہی کے نام سے اٹھاؤں گا، اگر آپ اس دوران میری روح کو اپنے پاس روک  
لیں تو اس پر رحم فرمائیے اور اگر چھوڑ دیں تو اس کی اسی طرح حفاظت فرمائیے جس  
طرح آپ اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔“

اور ایک روایت میں ساتھ یہ بھی ہے اور تم میں سے کوئی جب نیند سے بیدار ہو تو کہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي، وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي، وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ (۱)

”سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے میرے جسم میں عافیت عطا

فرمائی، میری روح مجھے لوٹا دی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق مرحمت فرمائی۔“

۳۵۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا آتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُ خَادِمًا فَلَمْ

تَجِدْهُ وَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا قَالَتْ عَلِيٌّ فَجَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ أَخَذْنَا مَضًا

جَعْنَا فَقَالَ ﷺ:

أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ خَادِمٍ إِذَا أَوْيْتُمْ إِلَىٰ فِرَاشِكُمْ. فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ. قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا تَرَ كُتُبَهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قِيلَ لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ.

اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ ﷺ سے خادم مانگنے کے لئے گئیں لیکن آپ ﷺ کو نہ پایا تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رات کو جب ہم بستر پر جا چکے تھے تب آپ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے؟ جب تم بستر پر جاؤ تو تینتیس بار سُبْحَانَ اللَّهِ تینتیس بار الْحَمْدُ لِلَّهِ اور چونتیس بار اللَّهُ أَكْبَرُ کہو

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے میں نے یہ کلمات جناب رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں کبھی انہیں ترک نہیں کیا۔ پوچھا گیا جنگ صفین والی رات بھی؟ فرمایا: ہاں صفین والی رات بھی میں نے اس معمول کو ترک نہیں کیا۔“

۳۶۔ وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّهُ مَنْ حَافِظٌ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لَمْ يَأْخُذْهُ إِعْيَاءٌ قِيَمًا يَعَانِيهِ مِنْ شُغْلٍ وَنَحْوِهِ.

”ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو آدمی ان کلمات کی پابندی کرے وہ مشقت کے کاموں میں بھی نہیں تھکے گا۔“

۳۷۔ وَعَنْ حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَىٰ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ:

اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ. [خرجه ابو داؤد وقال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر کہتے:

اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

”اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔“

۳۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَأَوَانَا، فَكَمْ هَمِّنَ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُوَوِي. [خرجه مسلم]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف

لے جاتے تو فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَأَوَانَا، فَكَمْ هَمِّنَ لَا كَافِيَ  
لَهُ وَلَا مُوَوِي.

”سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہماری کفایت کی

اور ہمیں ٹھکانا دیا کتنے لوگ ہیں جن کا کوئی کفایت کرنے والا اور ٹھکانا دینے والا نہیں۔“

۳۹۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ

جب بستر پر جائے تو یوں کہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِي، وَأَنْتَ تَتَوَفَّاهَا، لَكَ هَمَائِيهَا وَهَيَاهَا، إِنْ  
أَحْيَيْتَهَا فَأَحْفُظْهَا، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ.

قال ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [خرجه مسلم]

”اے اللہ! آپ ہی نے میری ذات پیدا فرمائی، آپ ہی اس کو وصول فرمائیں گے،

اس کی موت زندگی آپ کے قبضہ میں ہے، اگر آپ اسے زندگی دیں تو اس کی

حفاظت فرمائیں اور اگر اسے موت دیں تو اس کی بخشش فرمائیں، اے اللہ!

میں آپ سے عافیت کی درخواست کرتا ہوں۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

۴۰۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ

زَبَدِ الْبَحْرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَإِنْ كَانَتْ  
عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا. [قال الترمذی حدیث حسن غریب]

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو آدمی بستر پر جاتے ہوئے تین بار یہ پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ الَّذِي  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ اللّٰهُ تَعَالَى اس کے گناہ معاف فرما  
دیتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، درخت کے پتوں کے برابر ہوں،  
صحرائے عالج کی ریت کے برابر ہوں اور اگر چہ دنیا کے دنوں کی تعداد کے برابر ہوں۔“

۴۱۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ:

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف  
لاتے تو دعائیں لگتے:

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ، وَرَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ،  
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ  
وَالْفُرْقَانِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللَّهُمَّ  
أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ،  
وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ  
شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ. [خروج مسلم]

”اے اللہ! آسمانوں کے رب، زمین کے رب اور عرشِ عظیم کے رب، ہمارے  
رب اور ہر شے کے رب، دانے اور گٹھلی کو اگانے والے، تورات، انجیل اور فرقان  
کو نازل فرمانے والے، میں ہر شریر جو کہ آپ کے قبضہ میں ہے، کے شر سے بچنے  
کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! آپ ہی اول ہیں آپ سے پہلے کوئی  
نہ تھا، آپ ہی سب سے آخر ہیں آپ سے بعد کوئی نہیں، آپ ظاہر ہیں آپ سے  
اد پر کچھ نہیں، آپ باطن ہیں آپ سے پیچھے کوئی شے نہیں، ہمارا قرض ادا کر دیجئے  
اور ہمیں تنگ دستی سے نکال کر غنی کر دیجئے۔“



۴۲۔ وَقَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِذَا آتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلْ اللَّهُمَّ أَسَلِمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتًّا عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ. [متفق عليه]

”اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو پہلے نماز والا وضو کرو پھر دائیں کروٹ پر لیٹو اور یہ دعا پڑھو، اگر اس رات مر گئے تو فطرت پر مرو گے اور یہ دعا سب سے آخر میں پڑھو:

اللَّهُمَّ أَسَلِمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

اے اللہ! میں نے اپنی ذات آپ کے حوالہ کی، اپنا رخ آپ کی طرف کیا، اپنا معاملہ آپ کے سپرد کیا، اپنی پیٹھ آپ کے سہارے لگائی، میری دلچسپی و میرا خوف آپ ہی سے وابستہ ہے، آپ کے مقابلہ میں میری کوئی پناہ گاہ و جائے نجات نہیں سوائے آپ کے، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے اتاری ہے اور آپ کے اس نبی ﷺ پر ایمان لایا جو آپ نے بھیجا ہے۔“

مَا يَقُولُهُ، الْمُسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهِ لَيْلًا  
”جورات کونیند سے جاگے وہ کیا کہے؟“

۳۳۔ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ،  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْدَعَا،  
أَسْتَجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ. [خرجه البخاری]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
جورات کونیند سے بیدار ہوا اور اس نے کہا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ،  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

پھر کہا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي (اے اللہ! مجھے معاف فرمائیے) یا کوئی اور دعا مانگی تو اس  
کی دعا قبول ہوگی۔ اور اگر وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔“

۳۴۔ وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا وَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى حَتَّى يُدْرِكَهُ النَّعَاسُ لَمْ  
يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ يَسْأَلُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ  
إِيَّاهُ. [خرجه الترمذی وقال حدیث حسن غریب]

اور حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”جو پاک ہو کر اپنے بستر پر گیا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا حتیٰ کہ اسے نیند آگئی اور  
رات کو جب بھی پہلو بدلتا رہا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کوئی خیر مانگتا رہا تو اللہ تعالیٰ  
ضرور اسے وہ خیر عطا فرمادیتے ہیں۔“

۳۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا اسْتَيْقِظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي  
عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.  
[خرجه ابو داؤد]

اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ  
اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ  
رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.

”کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، آپ پاکیزہ ہیں، اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی  
معافی مانگتا ہوں اور آپ سے آپ کی رحمت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! علم کے لحاظ  
سے مجھے آگے بڑھائیے، ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو گمراہ نہ کیجئے اور مجھے اپنی  
رحمت عطا فرمائیے، بے شک آپ بہت زیادہ عطا فرمانے والے ہیں۔“

۴۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ رُوحِي، وَعَافَانِي فِي  
جَسَدِي.

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:  
جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو کہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ رُوحِي، وَعَافَانِي فِي جَسَدِي.

”سب تعریفیں اللہ پاک کی ہیں جنہوں نے میری روح مجھے لوٹادی، اور مجھے  
جسمانی راحت و عافیت عطا فرمائی۔“

نوٹ: علامہ البانی نے اس کتاب کی جو تلخیص کی ہے اس میں اس دعا کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں:  
وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ (اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق مرحمت فرمائی)

۴۷۔ وَيُذَكِّرُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْ: أُمِرْنَا أَنْ نَسْتَغْفِرَ بِاللَّيْلِ سَبْعِينَ مَرَّةً  
اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہو کہ:

”ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رات کو ستر بار استغفار کریں۔“

## فَصَلُّ فِيمَا يَقُولُهُ مَنْ يَفْزَعُ وَيُقْلِقُ فِي مَنَامِهِ

اس آدمی کے بارے میں جو نیند میں گھبرائے

۴۸۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ شَكَأ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ:

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم کی خدمت میں شکایت پیش کی کہ میں رات کو بے خوابی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے سو نہیں سکتا! جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بستر پر جاؤ تو کہو:

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ  
وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ  
كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَيَّ وَأَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ  
وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. [خرجه الترمذی]

”اے اللہ! سات آسمانوں اور جو کچھ ان کے نیچے ہے اس کے رب، ساتوں زمینوں اور جو کچھ ان کے اوپر ہے ان کے رب، شیطانوں اور ان کی گمراہیوں کے رب! مجھے اپنی ساری مخلوق کے شر سے، اپنی پناہ عطا فرمائیے، ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی نہ کرے، کوئی مجھ سے سرکشی نہ کرے، آپ کی پناہ سب سے مضبوط ہے، آپ کی تعریف بہت ہی بلند ہے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی۔“

۴۹۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنْ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ:

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو گھبراہٹ سے حفاظت کے لئے یہ کلمات سکھاتے تھے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ  
الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَحْضُرُونَ.



”میں اللہ پاک کے غضب، اللہ پاک کے بندوں کے شر، شیاطین کے وسوسوں اور ان کے اپنے پاس آنے سے بچنے کے لئے، اللہ پاک کے کلماتِ تامہ کی پناہ میں آتا ہوں۔“

وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ وَعَلَّقَهُ عَلَيْهِ. [خرجه ابو داود و الترمذی و قال حدیث حسن]

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے بچوں میں سے سمجھ دازوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے اور جو ناسمجھ ہوتے لکھ کر ان کے گلے میں لٹکاتے تھے۔

## فَصْلٌ فِيمَا يَصْنَعُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا

”جو کوئی خواب دیکھے وہ کیا کرے“

۵۰۔ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلْيَنْفُثْ عَنِّي سَارَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں میں نے ابو قتادہ بن ربیعہ کو کہتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

”خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برے خیالات شیطان کی طرف سے، پس تم میں سے کوئی جب ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنی بائیں جانب تین بار تھوکے، اور اس کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے، تو وہ برا خواب اسے ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا ان شاء اللہ۔“

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِنَّ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا هِيَ أَثْقَلُ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ، فَلَمَّا سَمِعْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ، فَمَا كُنْتُ أَبَالِيهَا.

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض دفعہ میں کوئی خواب دیکھتا تو وہ مجھ پر پہاڑ سے زیادہ بوجھل ہو جاتا تھا لیکن جب میں نے یہ حدیث سنی ان کی پرواہ کرنا چھوڑ دی۔

۵۱۔ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: إِنْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا تُهَيِّنُنِي، حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا فَتُهْرِضُنِي، حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

اور ایک روایت میں ہے: ابو سلمہ کہتے ہیں: میں خواب دیکھتا تو وہ مجھے غمزدہ کر دیتا حتیٰ کہ میں نے ابو قتادہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: میں کوئی خواب دیکھتا تو وہ مجھے بیمار کر دیتا حتیٰ کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ، فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ، فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ، وَلِيَتَّعَلَ ثَلَاثًا، وَلِيَتَّعَلَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ شَرِّ مَا رَأَى، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ. [متفق عليه]

”اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، پس تم میں سے کوئی جب ایسا خواب دیکھے جو اسے بھلا لگے تو اسے اپنے پسندیدہ آدمی کے سوا کسی سے نہ کہے اور اگر برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے، اور برا خواب دیکھنے کے وقت اپنی بائیں طرف تین بار تھو کے اور شیطان مردود سے اور اس خواب کے شر سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے، تو بے شک وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

۵۲۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَّعَلَ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سے کوئی جب نا پسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین بار تھو کے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور جس پہلو پر ہو وہ پہلو بدل لے۔“

## فَصَلُّ فِي الْعِبَادَةِ بِاللَّيْلِ

### ”رات کی عبادت کی فضیلت“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ ① قُمْ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ② نِصْفَهُ أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ③  
أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ④ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا  
ثَقِيلًا ⑤ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ ⑥ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيْلًا ⑦

[سورة المزمّل: ۱، ۶]

”اے کپڑوں میں لپٹنے والے! رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات  
یعنی نصف رات کہ اس میں قیام نہ کرو بلکہ آرام کرو یا اس نصف سے کسی قدر کم کر دو،  
یا نصف سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو کہ ایک ایک حرف الگ  
الگ ہو، ہم تم پر ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں (مراد قرآن مجید ہے) بے شک رات  
کے اٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے۔“

وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ⑧ [الدھر: ۲۶]

”اور کسی قدر رات کے حصہ میں اس کو سجدہ کیا کیجئے اور رات کے بڑے حصہ  
میں اس کی تسبیح کیا کیجئے۔“

۵۳۔ وَفِي الصَّحِيحِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:  
يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ.  
فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي  
فَأَغْفِرَ لَهُ.

اور صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”ہمارا پروردگار ہر رات کو جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی ہوتا ہے آسمان دنیا کی طرف نزول  
فرماتا ہے اور کہتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے  
مانگے اور میں اسے عطا کروں؟ اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے اور میں اسے بخشوں؟“

۵۴۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذُكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ، فَكُنْ. [حدیث حسن صحیح]

اور حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

”رب تعالیٰ رات کے آخری نصف میں بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں، پس اگر تجھ سے ہو سکے تو اس وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں ہو جا۔“

۵۵۔ وَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ. [خرجه مسلم]

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ [آل عمران: ۱۷]

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

بے شک، رات میں ایک وقت ایسا ہے کہ جو بھی مسلمان اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگتا ہو اپنا جائے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمادیتے ہیں اور یہ ہر رات میں ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اور وہ سحر کے اوقات میں بخشش مانگتے ہیں۔“

۵۶۔ وَيُذَكِّرُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ: أَمِرْنَا أَنْ نَسْتَغْفِرَ بِاللَّيْلِ سَبْعِينَ مَرَّةً.

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہو کہ:

”ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رات کو ستر بار استغفار کریں۔“



## فَصَلِّ فِي تَتَبَّةٍ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ

”نیند سے بیدار ہونے کی باقی دعائیں“

۵۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ:  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا: تم میں سے جو نیند سے بیدار ہو تو وہ کہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّدَ رُوحِي وَعَافَانِي فِي جَسَدِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ.

”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جنہوں نے میری روح لوٹا دی، میرے جسم میں

عافیت بخشی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق مرحمت فرمائی۔“ [حدیث حسن صحیح]

۵۸۔ وَعَنْهُ أَيضًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ ائْتَبَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَيَقُولُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ النَّوْمَ وَالْيَقَظَةَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَنِي سَالِمًا سَوِيًّا أَشْهَدُ

أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْمَوْتَى وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ إِلَّا قَالَ صَدَقَ عَبْدِي.

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس بھی آدمی نے نیند سے بیدار ہونے پر یہ کہا تو اللہ تعالیٰ ضرور یہ فرماتے ہیں کہ میرے

بندے نے سچ کہا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ النَّوْمَ وَالْيَقَظَةَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَنِي سَالِمًا

سَوِيًّا أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْمَوْتَى وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جنہوں نے نیند و بیداری کو پیدا فرمایا، سب تعریفیں

اللہ تعالیٰ کی ہیں جنہوں نے مجھے صحیح سالم اٹھایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ

مردوں کو زندہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہیں۔“

## فَصَلِّ قِيَمًا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ

”جب گھر سے روانہ ہو تو کیا کہے؟“

۵۹۔ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ: بِسْمِ اللَّهِ. تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تَعَالَى. يُقَالُ لَهُ: كَفَيْتَ، وَوُقِينْتَ، وَهُدَيْتَ، وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ. فَيَقُولُ لِشَيْطَانٍ آخَرَ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟. [خرجه ابو داود والنسائي والترمذی وقال حديث حسن] حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس نے گھر سے نکلتے ہوئے یہ (مذکورہ ذیل) دعا پڑھی تو اسے کہا جاتا ہے تیری کفایت کی گئی، تو بچا لیا گیا اور تیری ہدایت کی گئی اور شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے اور دوسرے شیطان سے کہتا ہے تجھے اس آدمی سے کیا مطلب ہے جسے ہدایت دی گئی، جس کی کفایت کی گئی اور جو بچا یا گیا۔“

بِسْمِ اللَّهِ. تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تَعَالَى.

”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، نہ گناہ سے بچنے کی کوئی استطاعت ہے نہ نیکی کرنے کی کوئی طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔“

۶۰۔ وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ ظَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ:

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے روانہ ہوئے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یوں دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ

أُظْلِمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ. [خرجه الاربعة وقال الترمذی حسن صحيح]

”اے اللہ! میں گمراہ ہونے یا گمراہ کئے جانے، پھسلنے یا پھسلائے جانے، ظلم کرنے یا ظلم کیے جانے اور جہالت کرنے یا اپنے ساتھ جہالت کئے جانے سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔“

## فَصَلُّ فِي دُخُولِ الْمَنْزِلِ

”گھر میں داخل ہونے کے بارے میں“

۶۱۔ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لِمَ بَيَّتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءً. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ. [اخرجه مسلماً]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو ارشاد

فرماتے ہوئے سنا:

”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے تمہارے لئے یہاں نہ رات گزارنے کی گنجائش ہے نہ رات کا کھانا کھانے کی۔ جب آدمی گھر میں داخل ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے تم نے رات گزارنے کی جگہ پالی اور جب وہ کھانے پر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے تم نے رات گزارنے کے ساتھ رات کا کھانا بھی پالیا۔“

۶۲۔ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَجَّحَ الرَّجُلُ

بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَكُنَّا بِسْمِ

اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِ مَنْزِلِهِ. [خرجه ابو داود]

اور حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب

آدمی اپنے گھر میں جائے تو اسے کہنا چاہئے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَكُنَّا

بِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.

”اے اللہ! میں آپ سے خیر کا داخل ہونا اور خیر کا باہر آنا مانگتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی ہم داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی ہم باہر آتے ہیں اور اپنے پروردگار پر ہی ہمارا بھروسہ ہے۔“

ثُمَّ لِيُسَلِّمَ عَلَىٰ أَهْلِ مَنْزِلِهِ . [خروجہ ابو داؤد]  
پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

۶۳ - وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

يَا بَنِيَّ! إِذَا دَخَلْتَ عَلَىٰ أَهْلِكَ، فَسَلِّمْ بِكَ بَرَكَهَ عَلَيْكَ، وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِكَ . [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اے بیٹے! جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو سلام کر، یہ تیرے لئے بھی برکت کا باعث ہوگا اور تیرے گھر والوں کے لئے بھی۔“

## فَصْلٌ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ

”مسجد میں داخل ہونے اور باہر آنے کے بارے میں“

۶۴ - يُذَكِّرُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَغَيْرِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ. وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ. حضرت انس رضی اللہ عنہ وغیرہ رضی اللہ عنہم کے حوالہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے:

بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

اور جب مسجد سے باہر تشریف لے جاتے تو فرماتے:

بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اے اللہ! حضرت محمد پر درود بھیجے۔“



۶۵۔ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسَلِمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ افْتَحْ  
لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

[حدیث حسن صحیح و قد اخرجہ مسلم بنحوہ]

”حضرت ابو حمید یا حضرت ابواسید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
تم میں سے کوئی جب مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے:

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

”اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔“

اور جب مسجد سے باہر جائے تو کہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

”اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کی درخواست کرتا ہوں۔“

۶۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ:  
”حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب مسجد میں  
داخل ہوتے تو فرماتے۔“

أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَبِسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ، مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

”میں شیطان مردود سے بچنے کے لئے عظمت والے اللہ پاک کی، ان کی کریم  
ذات کی اور ان کی قدیم بادشاہت کی پناہ میں آتا ہوں۔“

قَالَ: فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ، قَالَ الشَّيْطَانُ: حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ. [خرجه ابو داود]

”جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی یہ کہہ لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہ آدمی  
باقی دن مجھ سے محفوظ ہو گیا۔“

## فَصَلِّ فِي الْأَذَانِ وَمَنْ يَسْبَعُهُ

”آذان اور اذان سننے والا“

۶۷۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي هَذَا النَّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَأَسْتَهْمُوا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کیا ثواب ہے، پھر آپس میں جھگڑا کئے بغیر انہیں نہ پاسکیں تو جھگڑا کر کے انہیں پاسیں۔“

۶۸۔ وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

إِذَا نُوذِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضَرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأَذِينَ، فَاذَا قُضِيَ التَّأَذِينَ، أَقْبَلَ، فَإِذَا تُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّشْوِيبُ، أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، فَيَقُولُ: أَدُكُرُ كَذَا، أَدُكُرُ كَذَا، لَمَّا لَمْ يَكُنْ يَذُكُرُ، حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِئِي كَمْ صَلَّى.

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب اذان ہونے لگتی ہے تو شیطان آواز کے ساتھ ہوا خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگتا ہے حتیٰ کہ اسے یہ آواز سنائی نہ دے، جب اذان ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے، سو جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگتا ہے، جب اقامت ہو جاتی ہے تو واپس آ کر نمازیوں کے دلوں میں دوسو سے ڈالتا ہے اور کہتا ہے: یہ یاد کر، یہ یاد کر، حالانکہ یہ چیزیں اسے پہلے یاد نہیں ہوتیں بالآخر نمازی ایسا ہو جاتا ہے کہ اسے معلوم نہیں ہوتا کتنی نماز پڑھ لی۔“

۶۹۔ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنَّ وَلَا إِنْسٌ إِلَّا شَهِدَلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [خرجه البخاری]

اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے

ہوئے سنا کہ:

”مؤذن کی آواز جو بھی جن وانس سنتا ہے وہ ضرور اس کے لئے قیامت کے دن گواہی دے گا۔“

۷۰۔ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ . [متفق عليه]

اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

”جب اذان سنو تو ویسے کہو جیسے مؤذن کہتا ہے۔“

۷۱۔ وَخَرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ

يَقُولُ:

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى

عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي

الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي

الْوَسِيلَةَ، حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

اور امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ

انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

”جب تم مؤذن کی آواز سنو تو ویسے کہو جیسے وہ کہہ رہا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ

جو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، پھر

میرے لئے وسیلہ کی دعا کرو، وسیلہ جنت کا ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں

میں سے کسی بندے ہی کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا،

پس جس نے میرے لئے وسیلہ کی دعا کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگی۔“

۷۲۔ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

أَوْرَ حَضْرَتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب مؤذن کہے: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ تُوْتَم کہو: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ.

پھر مؤذن کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تُوْتَم کہو: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

پھر مؤذن کہے: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، تو تم کہو: اَشْهَدُ اَنَّ  
 مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، پھر مؤذن کہے: حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ، تو تم کہو لَا حَوْلَ  
 وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر مؤذن کہے: حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ، تو تم کہو: لَا حَوْلَ  
 وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، پھر مؤذن کہے: اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ، تو تم کہو: اللهُ  
 اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ، پھر مؤذن کہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، تو تم کہو: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، جس  
 نے یہ کلمات دل سے کہے وہ جنت میں گیا۔ [خرجه مسلم]

۷۳۔ وَخَرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ:

مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ  
 وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ، اَتِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ  
 مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

اور امام بخاری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 جو آذان سننے کے وقت یہ کہتا ہے اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگی:

اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ، اَتِ مُحَمَّدًا  
 الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ.

”اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب حضرت محمد کو مقام  
 وسیلہ و فضیلت عطا فرمائیے اور انہیں مقام محمود پر مبعوث فرمائیے جس کا آپ نے ان  
 سے وعدہ فرمایا ہے۔“

۷۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ  
 الْمُوْذِنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ، فَاِذَا اَنْتَهَيْتَ، فَسَلْ تُعْطِه. [خرجه ابوداود]

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ  
 بے شک اذان دینے والے ہم پر فضیلت پاگئے، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”تم بھی ویسے کہو جیسے وہ کہتے ہیں، پھر جب یہ کہہ لو تو مانگو تمہیں عطا ہوگا۔“



۷۵۔ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”اذان و اقامت کے درمیان مانگی ہوئی دعا رد نہیں ہوتی۔“

قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

”صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو ہم اذان اور اقامت کے درمیان کیا دعاء  
مانگیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت کی دعا مانگو۔“

۷۶۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِثْنَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلْبًا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّدَاءِ، وَعِنْدَ الْبَأْسِ

حِينَ يُلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. [خروجہ ابو داؤد]

اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”دو دعائیں رد نہیں ہوتیں یا فرمایا دو دعائیں بہت کم رد ہوتی ہیں: ایک وہ دعاء جو  
اذان کے وقت مانگی جائے، دوسری وہ دعا جو دشمن سے لڑائی کے وقت اس دوران  
مانگی جائے جب دونوں فوجیں باہم گتھم گتھا ہوں۔“

۷۷۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُولَ عِنْدَ

أَذَانِ الْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ هَذَا وَقْتُ إِقْبَالِ لَيْلِكَ وَإِدْبَارِ نَهَارِكَ

وَأَصْوَاتِ دُعَاتِكَ وَحُضُورِ صَلَوَاتِكَ فَاعْفِرْ لِي. [خروجہ ابو داؤد و الترمذی]

اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے تعلیم فرمایا کہ

مغرب کی اذان کے وقت یہ کہوں:

اللَّهُمَّ هَذَا وَقْتُ إِقْبَالِ لَيْلِكَ وَإِدْبَارِ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتِ دُعَاتِكَ

وَحُضُورِ صَلَوَاتِكَ فَاعْفِرْ لِي.

”اے اللہ! یہ آپ کی رات کے آنے، آپ کے دن کے جانے، آپ کی طرف

بلانے والوں کی آوازوں اور آپ کی نمازوں میں حاضری کا وقت ہے پس آپ

میری مغفرت فرمائیے۔“

۷۸۔ وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ بِلَالَ أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدِ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا .

[خروجہ ابو داؤد]

اور جناب نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے لگے تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا

”اللہ تعالیٰ اسے قائم و دائم رکھیں۔“

نوٹ: اس سے معلوم ہوا کہ اقامت کے دوران ”قَدِ قَامَتِ الصَّلَاةُ“ کا جواب ”أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا“ کہہ کر دینا مسنون ہے۔ (مترجم)

## فَصْلٌ فِي اسْتِفْتَا حِ الصَّلَاةِ

”نماز شروع کرنے کے بارے میں“

۷۹۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا أَبِي وَأُمِّي، أَرَأَيْتَ سَكَوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ، مَا تَقُولُ، قَالَ: أَقُولُ:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرمالتے تو قرأت شروع کرنے سے پہلے تھوڑی دیر سکوت فرماتے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تکبیر اور قرأت کے درمیان آپ کا سکوت کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا میں اس میں یہ پڑھتا ہوں:

اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ

الْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقِّي الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ

الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنَ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرْدِ . [متفق عليه]

”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری ڈال دیجئے جیسی دوری آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان ڈالی ہے، اے اللہ! مجھے اپنی خطاؤں

سے اس طرح پاک فرمادیجئے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے،  
اے اللہ! مجھے اولوں، پانی اور برف کے ساتھ گناہوں سے دھو دیجئے۔“

۸۰۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةً، قَالَ:

”اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نماز پڑھ رہے تھے، اس دوران آپ ﷺ نے فرمایا:

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا،  
(تین بار) اور أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ  
وَهَمْزِهِ. [خرجه ابو داود] نفخه الكبر ونفثه الشعر وهمزة الموتة.

”اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں بہت ہی بڑے، اللہ تعالیٰ کے لئے تعریفیں ہیں  
بہت ہی زیادہ اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی ہے صبح شام (تین بار) میں شیطان مردود  
کے تکبر، پھونکوں اور چکر بازیوں سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔“

۸۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَأَبِي سَعِيدٍ وَغَيْرِهِمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا  
فُتِّحَ الصَّلَاةُ قَالَ:

اور حضرت عائشہ صدیقہ نبیؐ اور حضرت ابو سعید وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب نبی  
کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو کہتے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ  
غَيْرُكَ. [خرجه الاربعه]

”اے اللہ! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور ساتھ ہی آپ کی تعریف بھی، آپ  
کا اسم بڑی برکت والا ہے، آپ کا رتبہ بہت بلند ہے اور کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی۔“

۸۲۔ خَرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِهِ.

”امام مسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے نماز کی تکبیر  
کہی پھر مذکورہ بالا دعا (۸۱ نمبر والی) سے آغاز کیا۔“

۸۳۔ وَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ:

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے:

وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ  
 الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ،  
 لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ،  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ  
 بِذُنُوبِي، فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي  
 لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا  
 لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْجِزْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ،  
 وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَابُكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ  
 وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. [خرجه مسلم] ويقال كان هذا في صلاة الليل. (۱)

”میں نے ہر طرف سے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمان  
 وزمین پیدا کئے، میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں، یقیناً میری جسمانی  
 عبادتیں، میری مالی عبادتیں اور میری زندگی و موت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام  
 مخلوقات کے پروردگار ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم ہے اور میں ان  
 کے تابع فرماں بندوں میں سے ہوں، اے اللہ! آپ ہی بادشاہِ حقیقی ہیں، کوئی  
 معبود نہیں مگر آپ، آپ میرے رب ہیں اور میں آپ کا بندہ، میں نے اپنے اوپر ظلم  
 کیا ہے اور مجھے اپنے گناہ کا اعتراف ہے، پس آپ میرے گناہ معاف فرما دیجئے،  
 اس لئے کہ کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا مگر آپ ہی، مجھے خوب ترین اخلاق کی  
 ہدایت عطا فرمائیے، خوب ترین اخلاق کی راہنمائی کوئی نہیں کر سکتا مگر آپ ہی  
 اور مجھ سے برے اخلاق کو دور ہٹا دیجئے، مجھ سے برے اخلاق کو کوئی نہیں ہٹا سکتا  
 مگر آپ ہی، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، خیر سب کی سب آپ کے  
 ہاں ہے، شر آپ کو بالکل پسند نہیں، میں جو ہوں آپ کی توفیق سے ہوں اور میں نے  
 آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے، آپ بڑی برکت والے بڑی رفعت والے ہیں، میں آپ  
 سے بخشش کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“



۸۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ   كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ:  
 سیدہ عائشہ صدیقہ نبیؐ فرماتی ہیں جناب رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو اپنی  
 نماز کی ابتداء اس دعا سے فرماتے:

اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِيلَ، وَمِيكَائيلَ، وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا  
 كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ  
 تَهْدِينِي مَنِ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. [خروجہ مسلم]

”اے اللہ! جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کو پیدا  
 فرمانے والے، غیب و حاضر کو جاننے والے، آپ ہی بندوں میں ان معاملات کا  
 فیصلہ فرمائیں گے جن میں وہ اختلاف کرتے چلے آئے ہیں، جن معاملات میں  
 آپ کی مشیت سے اختلاف کیا گیا ہے ان میں مجھے حق کی ہدایت عطا فرمائیے،  
 بے شک آپ جسے چاہتے ہیں اسے سیدھے راستہ کی ہدایت عطا فرماتے ہیں۔“

۸۵۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ   قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ، إِذَا قَامَ إِلَى  
 الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ:

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب رات کے  
 درمیان میں نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ  
 الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ،  
 أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أُولَئِكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ  
 الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ،  
 وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ  
 أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ  
 خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا

أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. [متفق عليه]

”اے اللہ! آپ کی تعریف ہے، آپ آسمانوں، زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے اس سب کا نور ہیں، آپ ہی کی حمد ہے، آپ آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے سب کو قائم رکھنے والے ہیں، آپ ہی کی حمد ہے کہ آپ آسمانوں، زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے سب کے پروردگار ہیں، آپ ہی کی حمد ہے کہ آپ حق ہیں، آپ کا وعدہ حق ہے، آپ کی بات حق ہے، آپ کی ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، انبیاء علیہم السلام حق ہیں، حضرت محمد ﷺ حق ہیں، قیامت حق ہے، اے اللہ! میں آپ کا تابع فرماں ہوا، آپ ہی پر ایمان لایا، آپ ہی پر بھروسہ کیا، آپ ہی کی طرف رجوع کیا، آپ ہی کے سہارے دشمنانِ حق سے مقابلہ کی ٹھانی اور آپ ہی کی بارگاہ سے فیصلہ چاہا، پس آپ مجھے بخش دیجئے میرے وہ گناہ جو میں نے پہلے کئے، بعد میں کئے، چھپ کر کئے، ظاہر کئے، سب معاف فرما دیجئے آپ میرے معبود ہیں، کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی۔“

فَصَلُّ فِي دُعَاءِ الرَّكُوعِ وَالْقِيَامِ مِنْهُ

وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

”رکوع، رکوع سے اٹھنے، سجدوں اور

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی دعائیں“

۸۶۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى.

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [خروجہ الاربعہ]

اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو رکوع میں

جا کر یہ فرماتے ہوئے سنا:

”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تَمِينَ بار، اور جب سجدہ میں گئے تو فرمایا: سُبْحَانَ رَبِّيَ  
الْأَعْلَى تَمِينَ بار“

۸۷۔ وَفِي حَدِيثِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: وَإِذَا رَكَعَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ:  
جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث  
میں ہے کہ آپ جب رکوع میں جاتے تو فرماتے:

اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسَلْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي،  
وَبَصَرِي، وَفُحِّي، وَعَظْمِي، وَعَصْبِي.

”اے اللہ! میں نے آپ کی بارگاہ میں رکوع کیا، آپ ہی پر میرا ایمان ہے، آپ  
ہی کا میں تابع فرماں ہوں، آپ کے سامنے میری سماعت، میری بصارت، میرا  
دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے سب سرنگوں ہیں۔“

وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ يَقُولُ:

اور جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے:

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ  
الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

”اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جس نے ان کی حمد کی، اے ہمارے پروردگار  
اور آپ کے لئے حمد ہے آسمانوں کے بھراؤ کے برابر، زمین کے بھراؤ کے برابر،  
ان کے درمیانی خلا کے بھراؤ کے برابر اور اس کے بعد آپ کی چاہت کے برابر۔“

وَإِذَا سَجَدَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ:

اور آپ ﷺ جب سجدہ میں جاتے تو فرماتے:

اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسَلْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلذِّبْنِ  
خَلْقَهُ وَصَوْرَةَ، وَشَقِي سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ.

”اے اللہ! میں نے آپ ہی کے لئے سجدہ کیا، آپ ہی پر ایمان لایا، آپ ہی کا  
تابع فرماں ہوا، میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا،

صورت عطا فرمائی اور اس میں سماعت و بصارت رکھی، اللہ تعالیٰ بڑی برکت والے ہیں جو سب سے بڑھ کر خوب بنانے والے ہیں۔“ [خرجه مسلم]

۸۸۔ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. تُرِيدُ قَوْلَهُ تَعَالَى: {فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا} [متفق عليه]

سیدہ عائشہ صدیقہ نبیؐ فرماتی ہیں جناب رسول اللہ ﷺ اکثر اپنے رکوع و سجود میں یہ فرماتے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

”میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اے میرے اللہ، اے ہمارے پروردگار ساتھ

ہی آپ کی حمد بھی کرتا ہوں، اے اللہ! مجھے بخش دیجئے۔“

”آپ ﷺ یہ دعا قرآن کریم کی آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا کی تفسیر میں مانتے تھے۔“

۸۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ:

اور حضرت عائشہ صدیقہ نبیؐ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع و سجود میں یہ فرماتے تھے:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ. [خرجه مسلم]

”سب سے بڑھ کر پاکیزہ، بہت بڑے تقدس والے، فرشتوں اور روح کے رب۔“

۹۰۔ وَخَرَجَ أَيْضًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

أَلَا وَإِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظَّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهَدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَفَقِينٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ.

اور امام مسلم ہی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”خبردار مجھے رکوع و سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، رکوع

میں اپنے پروردگار کی تعظیم بیان کرو اور سجدوں میں دعائیں محنت کرو یہ دعا اس لائق

ہے کہ قبول کی جائے۔“

۹۱۔ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ: قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً، فَقَامَ، فَقَرَأَ سُورَةَ (الْبَقَرَةَ)، لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ، وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ، يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک رات جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں کھڑا ہوا، آپ ﷺ نے قیام میں سورۃ البقرۃ پڑھی، کسی رحمت والی آیت پر گزرتے تو ضرور رک کر رحمت کی دعا مانگتے، کسی عذاب والی آیت پر گزرتے تو ضرور رک کر عذاب سے پناہ کی دعا مانگتے، پھر قیام کے برابر رکوع کیا، رکوع میں یہ کہتے رہے:

سُبْحَانَ ذِي الْجَبْرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ، وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ.

”پاکی بیان کرتا ہوں اس ذات کی جو جبروت و ملکوت اور کبریاء و عظمت والی ہے۔“

ثُمَّ قَالَ فِي سُجُودِهِ مِثْلَ ذَلِكَ. [خرجه ابو داود والنسائی]  
پھر آپ ﷺ اپنے سجدوں میں بھی یہی تسبیح پڑھتے رہے۔

۹۲۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صَلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَفِي لَفْظٍ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. [۹۲]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ

”جب رکوع سے پشت مبارک اٹھاتے تو فرماتے: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ (اللہ

تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جس نے ان کی حمد بیان کی) جب سیدھے کھڑے

ہو جاتے تو فرماتے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے پروردگار! آپ کیلئے

حمد ہے) ایک روایت میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ہے۔“

وَفِي لَفْظٍ صَحِيحٍ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَالْمُتَّفَقُ عَلَيْهِ فِي لَفْظِ الصَّحِيحِينَ:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.

۹۳۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ

الرُّكُوعِ قَالَ:



اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو فرماتے:

اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلَى السَّمَاوَاتِ، وَمِلَى الْأَرْضِ، وَمِلَى مَا بَيْنَهُمَا، وَمِلَى مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الشَّانِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالِ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. [خرجه مسلم]

”اے اللہ! ہمارے پروردگار! آپ ہی کے لئے حمد ہے، آسمانوں کے بھراؤ کے برابر، زمین کے بھراؤ کے برابر، آسمانوں اور زمین کے درمیان کے خلاء کے بھراؤ کے برابر اور اس کے علاوہ آپ جو چاہیں اس کے برابر، اے تعریف و بزرگی والے، بندوں کی تعریف کے سب سے بڑھ کر حق دار، ہم سب آپ کے بندے ہیں، اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں، جو آپ روک لیں وہ کوئی دینے والا نہیں اور آپ کے مقابلہ پر کسی کوشش کرنے والے کی کوشش کام نہیں دے سکتی۔“

۹۴۔ وَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنْ الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ: أَنَا، قَالَ:

رَأَيْتُ بِضَعَةَ وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلَ.

[خرجه البخاری]

اور رفاعہ بن رافع کہتے ہیں: ایک دن ہم جناب نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ایک آدمی نے پیچھے سے کہا:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ

”آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کہنے والا کون تھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا:

میں تھا، ارشاد فرمایا:

میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا جو اس کلام کی طرف لپک رہے تھے کہ کون اسے پہلے لکھتا ہے۔“

۹۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثَرُوا الدُّعَاءَ.

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”آدمی اپنے رب کے اس وقت سب زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ سجدہ کر رہا ہوتا

ہے، لہذا اس میں کثرت سے دعا مانگو۔“

۹۶۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ:

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے سجدوں میں فرماتے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةً وَجِلَّةً، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ.

”اے اللہ! میرے چھوٹے، بڑے، پہلے، پچھلے اور اعلانیہ و پوشیدہ سب گناہ

معاف فرمائیے۔“

۹۷۔ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذَا مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ،

فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهَبَا مَنصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک شب جناب نبی کریم ﷺ کو بستر پر نہ پایا

تو تلاش کرنے لگی، اچانک میرا ہاتھ آپ کے قدموں کی نچلی جانب کو لگا جو کھڑے کئے ہوئے تھے،

آپ اس وقت سجدہ میں تھے اور فرما رہے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَائِكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَا فَاتِكَ مِنْ عِقَابِكَ،

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ.

”اے اللہ! میں آپ کی ناراضگی سے بچنے کے لئے آپ کی رضا مندی اور آپ کی

گرفت سے بچنے کے لئے آپ کے درگزر کی پناہ میں آتا ہوں، میں آپ کی اس طرح

تعریف نہیں کر سکتا جس طرح آپ نے اپنی تعریف فرمائی ہے۔“ [خروجہ مسلم]

۹۸۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ:  
اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے  
درمیان فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَاجْبُرْنِي، وَعَافَانِي، وَارْزُقْنِي.  
”اے اللہ! مجھے معاف فرمائیے، مجھ پر رحم فرمائیے، مجھے ہدایت عطا فرمائیے، میری  
کمزوریوں کا ازالہ فرمائیے، مجھے عافیت عطا فرمائیے اور مجھے رزق عطا فرمائیے۔“

۹۹۔ وَفِي حَدِيثٍ حُدِيثَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ:  
جناب رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان فرماتے:

رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي. [خرجهما ابو داود]  
”اے میرے پروردگار! مجھے معاف فرمائیے، اے میرے پروردگار! میری  
بخشش فرمائیے۔“

## فَصْلٌ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ وَبَعْدَ التَّشَهُدِ

”نماز میں دعا اور تشہد کے بعد کی دعاء“

۱۰۰۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُدِ الْآخِرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ  
عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ،  
وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”تم میں سے کوئی جب آخری تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ  
میں آنے کی دعا کرے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی و موت  
کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے۔“

۱۰۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوا فِي الصَّلَاةِ:

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا مانگتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ  
الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ  
مِنَ الْهَاتِمِ وَالْمَغْرَمِ .

اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، مسیح دجال  
کے فتنہ سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور زندگی و موت کے فتنہ سے  
بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے بچنے کے  
لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔“

فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِينُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ فَقَالَ:

ایک آدمی نے عرض کیا آپ ﷺ قرض سے بہت زیادہ پناہ مانگتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا:  
إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ: حَدَّثَ فَكَذَّبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ .

”اس میں شک نہیں کہ آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو بات میں جھوٹ بولتا ہے اور  
وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔“

۱۰۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ:

عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ:

اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جناب  
رسول اللہ ﷺ سے عرض کی مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو میں اپنی نماز میں مانگوں؟ ارشاد فرمایا کہو:

اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ،  
فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ .

”اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت بہت ظلم کیا ہے اور گناہ کوئی نہیں  
بخش سکتا مگر آپ ہی، پس آپ مجھے اپنی طرف سے معافی عطا فرمائیں اور مجھ پر رحم  
فرمائیں، بے شک آپ بہت بخشنے والے بڑے مہربان ہیں۔“ [متفق علیہ]

۱۰۳۔ وَفِي حَدِيثِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ:

اور جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بیان والی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشہد و سلام کے درمیان آخر میں یہ فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ،  
وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْبُقْعَةُ وَأَنْتَ الْبُؤْخُرُ،  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

”اے اللہ! مجھے معاف فرمائیے، وہ سب گناہ جو میں نے پہلے کئے، بعد میں کئے، چھپ کر کئے اور اعلانیہ کئے اور جو بھی میں نے حد سے تجاوز کیا اور وہ جو آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں، آپ ترقی دینے والے اور ترقی کو روکنے والے ہیں، کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی۔“

۱۰۴۔ وَفِي سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟  
قَالَ: أَتَشَهُّدُ، وَأَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ  
النَّارِ، أَمَا إِنِّي لَا أَحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
حَوْلَهَا نَدْنَيْنِ.

”جناب نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے دریافت فرمایا: تم نماز میں کیسے دعا مانگتے ہو؟ اس نے عرض کیا میں تشہد پڑھ کر کہتا ہوں: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ (اے اللہ! میں آپ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے بچنے کیلئے آپ کی پناہ مانگتا ہوں) میں آپ کی جیسی دعا اچھی طرح نہیں مانگ سکتا اور نہ معاذ جیسی مانگ سکتا ہوں، تو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم بھی یہی مانگتے رہتے ہیں۔“



۱۰۵۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثُّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَالِمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعَلَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا نَعَلَّمَ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعَلَّمَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ .

[خرجه الترمذی والنسائی]

”اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز میں کہا کرتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثُّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَالِمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعَلَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا نَعَلَّمَ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعَلَّمَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ .

”اے اللہ! میں آپ سے دین کے معاملہ میں ثابت قدمی اور ہدایت میں استقلال کا سوال کرتا ہوں، میں آپ سے آپ کی نعمتوں کے شکر اور عبادت کے حسن کا سوال کرتا ہوں، میں آپ سے قلبِ سلیم اور زبانِ صادق کا سوال کرتا ہوں اور میں آپ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو آپ کے علم میں ہے اور آپ سے ان چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں اور میں آپ سے ان گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں، بے شک آپ غیبوں کو اچھی طرح جاننے والے ہیں۔“

۱۰۶۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَاةً، فَأَوْجَزَ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَقَدْ خَفَّفْتَ أَوْ أَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: أَمَا عَلَيَّ ذَلِكَ، لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ، فَقَالَ:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو اختصار کیا، کسی نے کہا: آپ نے بڑی ہلکی نماز پڑھائی ہے، فرمایا: کیا اس کا مجھے اختیار نہیں، میں نے تو اس میں وہ دعائیں مانگی ہیں جو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں، جب آپ اٹھ کر جانے لگے تو ایک آدمی پیچھے ہولیا اور دعا کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا:

اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيَيْتَنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّيْتَنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَى بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضْرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هَذَا مُهْتَدِينَ. [خرجه النسائي]

”اے اللہ! اپنے غیب کے جاننے اور مخلوق پر اپنی قدرت سے مجھے اس وقت تک زندہ رکھئے جب تک آپ کے علم میں زندگی میرے لئے بہتر ہے اور جس وقت آپ کے علم کے مطابق موت میرے لئے بہتر ہو اس وقت مجھے موت دیدیجئے، اے اللہ! میں آپ سے غیب و شہادت میں آپ کی خشیت کا سوال کرتا ہوں، آپ سے خوشی و ناراضگی ہر حال میں کلمہ حق کا سوال کرتا ہوں، میں آپ سے تنگی و خوشحالی میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، آپ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور آپ سے آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، آپ سے قضا پر راضی ہونے کا سوال کرتا ہوں، آپ سے موت کے بعد کی راحت والی زندگی کا سوال کرتا ہوں، آپ سے آپ کے دیدار کی لذت اور بغیر کسی تکلیف و مضرت اور گمراہ کن فتنہ کے آپ کے دیدار کے شوق کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرمائیے اور ہمیں ہدایت یافتہ راہنما بنائیے۔“

## فَصْلٌ فِي مَا يُقَالُ أَدْبَارَ السُّجُودِ

”نماز کے بعد کے اور اد کے بارے میں“

۱۰۷۔ قَالَ ثَوْبَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ ثَلَاثًا. وَقَالَ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ کہتے پھر فرماتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ  
وَالْإِكْرَامِ. [خرجه مسلم]

”اے اللہ! آپ سلامتی والے ہیں، آپ کی طرف سے سلامتی ملتی ہے، آپ بڑی برکت والے ہیں اے صاحب جلال و اکرام۔“

۱۰۸۔ وَعَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ:  
اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا  
يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجُدُّ. [متفق عليه]

”کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور جو حکومت کا مالک ہے، اسی کی حمد ہے، وہ ہر شے پر کامل قدرت والا ہے، اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں جو آپ روکیں اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت نفع نہیں دے سکتی۔“

۱۰۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ دُبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ:  
اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد جب سلام

پھیر لیتے تو کہتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الشُّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ.

”کوئی معبود نہیں مگر اللہ پاک، جو اکیلے ہیں، جن کا کوئی شریک نہیں، انہیں کی حکومت ہے، انہیں کی حمد ہے اور وہ ہر شے پر کامل قدرت رکھتے ہیں، نہ گناہ سے بچنے کی کوئی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی کوئی طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے، کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ، ہم نہیں عبادت کرتے مگر انہیں کی، انہیں کی نعمت ہے اور انہیں کا فضل ہے، انہیں کے لئے اچھی تعریف ہے، کوئی معبود نہیں مگر وہی، ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت و حمد کرتے ہیں انہیں کے لئے خالص ہو کر، اگرچہ کافر برامنائے پھریں۔“

قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُهْلِلُ بِهِمْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

[خرجه مسلم]

ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد یہی کلمات کہتے تھے۔

۱۱۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ،

فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّوْرِ بِالذَّرَجَاتِ الْعُلَى، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ،

يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ

أَمْوَالٍ، يُحْجُونَ بِهَا، وَيَعْتَبِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ. فَقَالَ:

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فقراء مہاجرین جناب رسول اللہ کی

خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مالدار لوگ اونچے درجے اور ہمیشہ کی

نعمتیں لے گئے وہ ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور اس

کے علاوہ ان کے پاس فالتو اموال ہیں اس لئے حج، عمرے کرتے ہیں، جہاد کرتے

ہیں اور صدقہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أَعْلَمُكُمْ شَيْئًا تَدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ:

تُسَبِّحُونَ، وَتُحَمِّدُونَ، وَتُكَبِّرُونَ، خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ.

قال ابو صالح التابعي يعنى تكون مجموعتها ثلاثا وثلثين. [متفق عليه]  
 کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھا دوں جس سے تم آگے بڑھ جانے والوں کو پا لو اور اپنے بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے افضل کوئی نہ ہو سوائے اس کے جس نے تمہارے جیسا عمل کیا؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا:

”ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کہو“  
 ابو صالح تابعی کہتے ہیں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ اس طرح کہے کہ سب کا مجموعہ تینتیس بنے۔ [متفق علیہ]

۱۱۱۔ وَعَنْهُ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

مَنْ سَبَّحَ لِلَّهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ؛ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. [خرجه مسلم]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کہا اور سو پورا کرنے کے لئے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہا تو اس کے گناہ معاف ہو گئے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں“

۱۱۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:



خَصَلْتَانِ، أَوْ خُلْتَانِ، لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ،  
 وَهَبَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ  
 عَشْرًا، وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا، وَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ  
 بِاللِّسَانِ، وَالْفُؤَادِ وَخَمْسِمِائَةٌ فِي الْمِيزَانِ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا  
 أَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَذَلِكَ  
 مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَالْفُؤَادِ فِي الْمِيزَانِ .

”دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو بھی مسلمان بندہ ان کی پابندی کرتا ہے وہ جنت ہی میں  
 جاتا ہے اور وہ خصلتیں بڑی آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے کم ہیں، آدمی ہر  
 نماز کے بعد دس بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہے، دس بار الْحَمْدُ لِلَّهِ کہے اور دس بار اللَّهُ  
 أَكْبَرُ کہے، یہ کہنے کے اعتبار سے ایک سو پچاس ہیں لیکن میزان میں پندرہ سو ہیں،  
 جب سونے لگے تو چونتیس بار اللَّهُ أَكْبَرُ، تینتیس بار الْحَمْدُ لِلَّهِ اور تینتیس بار  
 سُبْحَانَ اللَّهِ کہے یہ پڑھنے کے اعتبار سے سو ہیں مگر میزان اعمال میں ہزار ہیں۔“

قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ!  
 كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ، قَالَ:

روایت کرنے والے صحابی بھی فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ  
 آپ یہ تسبیحات اپنے دست مبارک سے گن رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!  
 یہ تسبیحات آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے کم کیسے ہیں؟ ارشاد فرمایا:

يَأْتِي أَحَدَكُمْ يَغْنِي الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ، وَيَأْتِيهِ فِي  
 صَلَاتِهِ، فَيُذَكِّرُهُ حَاجَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا، [خرجه ابو داود والنسائي والترمذی]

”شیطان کسی کے پاس سونے کے وقت میں آتا ہے اور یہ تسبیحات کہنے سے پہلے  
 اسے سلا دیتا ہے اور کسی کی نماز میں آتا ہے اور ان تسبیحات کو پورا کرنے سے پہلے  
 اسے کوئی کام یاد دلا دیتا ہے۔“

۱۱۳۔ وَخَرَجُوا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

اور امام ابو داؤد، امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

”جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھوں۔“

نوٹ: معوذات سے مراد سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ہیں یا وہ دعائیں ہیں جن میں اللہ

تعالیٰ سے پناہ کی درخواست کا مضمون ہے۔ یعنی وہ دعائیں جن میں مختلف مصیبتوں اور آزمائشوں

سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی گئی ہے۔ یہ دعائیں مسنون دعاؤں کی کتابوں میں موجود

ہیں۔ (مترجم)

۱۱۴۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الدَّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ:

جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ كُلِّ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوباتِ.

[وقال الترمذی حدیث حسن]

اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا

کہ کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا:

”رات کے آخری حصہ میں اور سب فرض نمازوں کے بعد“

۱۱۵۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ:

يَا مُعَاذُ! إِنِّي وَاللَّهِ لَأَحِبُّكَ. فَلَا تَدْعُنِي فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُولَ:

اللَّهُمَّ أَعِني عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. [خرجه ابو داؤد]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا

اور ارشاد فرمایا:

اے معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت رکھتا ہوں، پس تم ہر نماز کے بعد یہ کہنا ہرگز نہ چھوڑنا:

اللَّهُمَّ أَعِني عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

”اے اللہ! اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرمائیے“

## الِاسْتِخَارَةُ

”استخارہ (اہم معاملات میں اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا مانگنا)“

۱۱۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں استخارہ کی دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے قرآن کریم کی سورۃ سکھاتے تھے، ارشاد فرماتے: تم میں سے کوئی جب کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر کہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ وَتُسَبِّحُهُ بِاسْمِهِ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، وَعَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، فَأَقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، وَعَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي، وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِينِي بِهِ.

[خرجه البخاری بنحوہ]

”اے اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کی وجہ سے خیر کا طالب ہوں، آپ کی قدرت کی وجہ سے آپ سے قدرت کا طالب ہوں، آپ کے فضلِ عظیم کی وساطت سے آپ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ قدرت والے ہیں اور میں بے قدرت ہوں، آپ علم والے ہیں اور میں بے علم ہوں اور آپ سب پوشیدہ معاملات کو بخوبی جاننے والے ہیں، اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ معاملہ [یہاں اپنے کام کا نام لے] میرے لئے دین، دنیا اور آخرت میں اب بھی اور انجام کار میں بھی خیر ہے

تو اسے میرے مقدر میں کر دیجئے، اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے، پھر اس میں مجھے برکت عطا فرمائیے اور اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ معاملہ میرے لئے دین، دنیا اور آخرت کے لحاظ سے اب بھی اور انجام کار میں بھی شر ہے تو اسے مجھ سے ہٹا لیجئے اور مجھے اس سے ہٹا لیجئے اور خیر کو میرے مقدر میں کیجئے جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی کر دیجئے۔“

۱۱۷۔ وَيُذْكَرُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا أَنَسُ إِذَا هَمَّ بِأَمْرٍ فَاسْتَخِرْ رَبَّكَ فِيهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَنْظُرْ إِلَى الَّذِي سَبَقَ إِلَى قَلْبِكَ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِيهِ. اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جاتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے انس! جب کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے بارے میں سات مرتبہ اپنے رب سے استخارہ کرو پھر جو دل میں آئے اسی کو اختیار کرو کیونکہ خیر اسی میں ہے۔“

أَوْ مَانِدِمَ مَنْ اسْتَخَارَ الْخَالِقَ، وَشَاوَرَ الْمَخْلُوقِينَ، وَتَثَبَّتْ فِي أَمْرِهِ. فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ} [آل عمران: ۱۵۹]

قَالَ قَتَادَةُ: مَا تَشَاوَرَ قَوْمٌ يَبْتَغُونَ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا هُدُوا إِلَّا رُشِدًا أَمْرِهِمْ. اور جس نے خالق تعالیٰ سے استخارہ کیا، مخلوق سے مشورہ کیا اور اپنے معاملہ میں ثابت قدم رہا وہ نادم نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور معاملات میں ان سے مشورہ کر، پھر جب کسی بات کا فیصلہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھ۔“

قتادہ کہتے ہیں: جس قوم نے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مشاورت کو اختیار کی اللہ تعالیٰ انہیں معاملہ کی درست ترین راہنمائی فرماتے ہیں۔

## مَا يُقَالُ عِنْدَ الْكَرْبِ وَالْهَمِّ وَالْحُزْنِ

”تکلیف، پریشانی اور غم کے وقت کیا کہنا چاہئے“

۱۱۸۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تکلیف کے وقت یہ دعا مانگتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ  
الْكَرِيمِ. [متفق علیہ]

”کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ جو صاحب عظمت و صاحب حلم ہیں، عرش عظیم کے رب ہیں، کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ جو آسمانوں، زمینوں اور عرش کریم کے رب ہیں۔“

۱۱۹۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ:

جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں مروی ہے کہ جب آپ کو کوئی پریشان کن معاملہ پیش آتا تو فرماتے:

يَا حَيُّ، يَا قَيُّوْمُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ.

”اے زندہ و قائم ذات میں آپ کی رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔“

۱۲۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ إِذَا أَحْمَمَهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ

فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ [خرجهما الترمذی]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب آپ کو کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اٹھاتے اور فرماتے:

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

”میں اللہ با عظمت کی پاکی بیان کرتا ہوں۔“

اور جب دعاء میں زیادہ اصرار کرتے تو فرماتے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

”اے زندہ اے قائم رہنے والے۔“



۱۲۱۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعْوَةُ الْمَكْرُوبِ:  
حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مصیبت  
زدوں کی دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي  
شَانِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

”اے اللہ! میں آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں، پس مجھے ہلک جھپکنے کی دیر بھی اپنے نفس  
کے حوالے نہ کیجئے اور میرے سب معاملات درست فرما دیجئے، کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی۔“

۱۲۲۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَّا أَعْلِمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ:

اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو تم مصیبت کے وقت کہو:

اللَّهُ، اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

”اے اللہ! اے اللہ! میرے پروردگار! میں آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔“

وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُمَا تَقَالُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: [خروجهما أبو داود]

۱۲۳۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْوَةُ ذِي النُّونِ  
إِذْ دَعَا بِهَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْجُوتِ:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جب کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ تھی:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

”کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، آپ پاکیزہ ہیں، بے شک میں ہی ظالموں میں تھا“

لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ.

جب بھی مسلمان نے اس کے ذریعہ دعا مانگی ضرور بالضرور قبول ہوئی۔

[خروجہ الترمذی وفي رواية اني اعلمك كلمات لا يقولها مكروب الا فرج الله عنه كلمة اخي يونس رضي الله عنه]

۱۲۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَصَابَ عَبْدًا هَمٌّ وَلَا حُزْنٌ، فَقَالَ:

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندے کو کوئی مصیبت و پریشانی آئے اور وہ یہ دعا کرے:

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ أُمَّتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِي حُكْمِكَ، عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ صَدْرِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَبْيِي.

”اے اللہ! میں آپ کا بندہ ہوں، آپ کے بندے کا بیٹا ہوں، اور آپ کی بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے، مجھ میں آپ کا حکم نافذ ہے، میرے بارے میں آپ کا فیصلہ سراپائے عدل ہے، میں آپ سے آپ کے ہر اس اسم کے ذریعہ سے جو آپ نے اپنے لئے مقرر فرمایا ہے یا اسے آپ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا اسے آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو تعلیم فرمایا ہے یا اسے آپ نے اپنے ہاں غیب میں اپنے لئے پسند فرمایا ہے، آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینہ کا نور، میری پریشانی کا خاتمہ اور میرے غم کی دوری بنا دیں۔“

إِلَّا أَذْهَبَ اللَّهُ هَبْيَهُ وَحُزْنَهُ، وَأَبْدَلَهُ مَكَانَهُ فَرَجًا.

[خرجه احمد فی مسنده و ابن حبان فی صحیحہ]

اللہ تعالیٰ ضرور اس کی تکلیف و پریشانی دور فرمادیتے ہیں اور اس کی جگہ اسے خوشحالی عطا

فرمادیتے ہیں۔

## فَصَلِّ فِي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَذِي السُّلْطَانِ

”دشمن اور صاحب اقتدار کا سامنا ہونے کی صورت میں کیا کہا جائے“

۱۲۵۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو جب کسی دشمن

کا خطرہ ہوتا تو یوں دعا مانگتے:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ.

[خرجه ابو داود والنسائی]

”اے اللہ! ہم دشمنوں کے مقابلہ میں آپ سے مدد طلب کرتے ہیں اور اس کے

شر سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔“

۱۲۶۔ وَيُذَكِّرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ:

اور جناب نبی کریم ﷺ سے نقل کیا جاتا ہے کہ جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو یوں دعا مانگتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضِدِي، وَأَنْتَ نَصِيرِي، بِكَ أَحُولُ، وَبِكَ أَصُولُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ

”اے اللہ! آپ میری طاقت اور آپ ہی میری مدد ہیں، آپ ہی کی مدد سے میں

حرکت کرتا ہوں، آپ ہی کے سہارے حملہ آور ہوتا ہوں اور آپ ہی کے توکل

پر دشمن سے لڑتا ہوں۔“

۱۲۷۔ وَعَنْهُ أَنَّهُ كَانَ فِي غَزْوَةٍ فَقَالَ يَا مَالِكُ يَوْمَ الدِّينِ إِنِّي لَأَعْبُدُ وَإِيَّاكَ

نَسْتَعِينُ

اور جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ ایک غزوہ میں تھے تو فرمایا:

يَا مَالِكُ يَوْمَ الدِّينِ إِنِّي لَأَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

”اے روزِ جزا کے مالک ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد

مانگتے ہیں۔“

قَالَ أَنَسٌ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ تُصْرَعُ تُصْرِعُ بِهَا الْمَلَائِكَةُ مِنْ بَيْنِ أَيَادِيهَا  
وَمِنْ خَلْفِهَا.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دشمن کے آدمیوں کو پچھڑتے ہوئے دیکھا فرشتے  
انہیں آگے سے بھی مار رہے تھے پیچھے سے بھی۔“

۱۲۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خِفْتَ مِنْ سُلْطَانٍ أَوْ  
غَيْرِهِ فَقُلْ:

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جب  
تمہیں بادشاہ وغیرہ کا خوف ہو تو کہو:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ  
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَزَّ جَاهُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ.

”کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، جو بڑی دانائی کا مالک بڑے کرم والا ہے،  
آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے، کوئی معبود نہیں مگر آپ، آپ کا رتبہ  
بہت بلند ہے اور آپ کی تعریف بہت عظیم۔“

۱۲۹۔ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

{حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ} [آل عمران: ۱۷۳]، قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ حِينَ أُلْقِيَ  
فِي النَّارِ، وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ حِينَ قَالَ لَهُ النَّاسُ: {إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ}

[آل عمران: ۱۷۳]۔ [۱۲۹]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام نے {حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ} [آل عمران: ۱۷۳]

”ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہیں اور وہ بہترین کارساز ہیں“ اس وقت کہا جب انہیں نمرودیوں

نے آگ میں ڈالا اور حضرت محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے {حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ}

[آل عمران: ۱۷۳] اس وقت کہا جب انہیں بتایا گیا کہ لوگ آپ کیلئے جمع ہو چکے

ہیں۔“

## فَصَلِّ فِي الشَّيْطَانِ يَعْزِضُ لِابْنِ آدَمَ

جب شیطان آدمی کو چھیڑے تو وہ کیا کہے؟

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ①

وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ ② [المؤمنون: ۹۷-۹۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

”اور کہو: اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے بچنے کے لئے

آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور اے میرے پروردگار! میں اس سے آپ کی پناہ

میں آتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں۔“

۱۳۰۔ وَفِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، مِنْ هَمَزِهِ،

وَنَفْخِهِ، وَنَفْثِهِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ

فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ③ [فصلت: ۳۶]

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں مروی

ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ارشاد {وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ

هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ③} کی تعمیل میں یہ دعا مانگا کرتے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، مِنْ هَمَزِهِ، وَنَفْخِهِ، وَنَفْثِهِ

”میں شیطان مردود کی وسوسہ اندازی، پھونکوں اور جھاڑ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ

کی پناہ میں آتا ہوں جو بخوبی سننے والے اور جاننے والا ہے۔“



## وَالْأَذَانُ يَطْرُدُ الشَّيْطَانَ

اور اذان شیطان کو بھگاتی ہے

۱۳۱۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

إِذَا أُذِنَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ. فَإِذَا قُضِيَ النَّدَاءُ  
أَقْبَلَ. فَإِذَا تُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ. يَعْنِي أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ. فَإِذَا قُضِيَ  
التَّوْبُ أَقْبَلَ.

جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے شیطان ہوا خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگتا ہے،  
جب اذان ختم ہو جاتی ہے واپس آ جاتا ہے، پھر جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہے  
پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے اور جب ختم ہوتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔“

۱۳۲۔ وَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ: أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى بِنْتِ حَارِثَةَ وَمَعِيَ غُلَامٌ لَنَا.  
أَوْصَابٌ لَنَا. فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ. فَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِيَ عَلَى الْحَائِطِ.  
فَلَمْ يَرِ شَيْئًا. فذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي. فَقَالَ: لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقَى هَذَا لَمْ أُرْسِلْكَ.  
وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا. فَنَادٍ بِالصَّلَاةِ. فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَاهُ رَيْرَةَ رضي الله عنه يُحَدِّثُ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نُوِّدِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ. [خروج مسلم]

سہیل بن ابی صالح کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے بنی حارثہ کی طرف بھیجا، میرے ساتھ  
ایک غلام یا فرمایا میرے ساتھ میرا ایک ساتھی بھی تھا، اسے ایک احاطہ سے کسی پکارنے والے نے  
اس کا نام لے کر پکارا، میرے ساتھی نے اس احاطہ میں دیکھا تو کوئی چیز نہ پائی، بعد میں میں نے  
یہ واقعہ اپنے والد صاحب سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر مجھے یہ خیال آتا کہ تجھے اس  
کا سامنا ہوگا تو میں تمہیں نہ بھیجتا، البتہ جب بھی تم ایسی آواز سنو تو نماز والی اذان دو کیونکہ میں نے  
حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے سنا ہے کہ وہ جناب نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ

نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ

”بے شک جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔“

۱۳۳۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَسْلَمَ أَنَّهُ وُلِيَ مَعَادِينَ فَذَكَرُوا كَثْرَةَ الْجِنَّ بِهَا فَأَمَرَهُمْ

أَنْ يُؤَدِّنُوا كُلَّ وَقْتٍ وَيُكْثِرُوا مِنْ ذَلِكَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا.

اور حضرت زید بن ابی اسلم رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہیں معادن کا حاکم بنایا گیا تو لوگوں نے انہیں بتایا کہ وہاں بہت زیادہ جن ہیں۔ آپ نے انہیں فرمایا کہ وہاں کثرت کے ساتھ ہر وقت آذانیں دو! انہوں نے اس کے بعد جنوں کو نہ دیکھا۔

۱۳۴۔ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي، فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ:

وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، ثُمَّ قَالَ:

الْعَنْكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا، وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ

الصَّلَاةِ، قُلْنَا لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا، لَمْ

نَسْمَعَكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ، وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ، قَالَ:

إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ ابْلِيسَ جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِهِ، فَقُلْتُ: أَعُوذُ

بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قُلْتُ: الْعَنْكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ الثَّامَةِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،

فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ، ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ، وَاللَّهِ لَوْ لَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثِقًا

يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ. [خرجه مسلم]

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب نبی کریم ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے

تو ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ

پھر تین بار آپ ﷺ نے فرمایا: الْعَنْكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ ”میں تم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا

ہوں“ اور اپنا دست مبارک یوں بڑھایا جیسے کسی چیز کو پکڑ رہے ہوں، جب آپ نماز سے فارغ

ہوئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ ہم نے آپ کو نماز میں کچھ فرماتے سنا جو ہم نے آپ

سے پہلے کبھی نہیں سنا اور ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنا دست مبارک بھی بڑھایا؟ ارشاد فرمایا:  
 ”واقعہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس میرے پاس آگ کا شعلہ لے کر آیا تاکہ  
 اسے میرے چہرے پر رکھ دے تو میں نے تین بار کہا:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ

”میں تجھ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں“

پھر میں نے تین بار کہا: أَلْعَنَكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ ”میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا  
 ہوں“ وہ پیچھے نہ ہٹا تو میں نے اسے پکڑنا چاہا، اللہ تعالیٰ کی قسم اگر ہمارے بھائی سلیمان  
 کی دعا نہ ہوتی تو ابلیس صبح کو بندھا ہوا ملتا جس سے مدینہ والوں کے بچے کھیلتے۔“

۱۳۵۔ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنَّ الشَّيْطَانَ حَالَ  
 بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي، وَبَيْنَ قِرَاءَتِي يُلْبِسُهَا عَلَيَّ، فَقَالَ:

ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خَنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ، وَاتَّقِ  
 عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا، ففَعَلْتُ ذَلِكَ، فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي. [خرجه مسلم]

اور حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!  
 شیطان میرے اور میری نماز و قراءت کے درمیان حائل ہو گیا اور اسے مجھ پر خلط ملط کرنے لگا،  
 جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ وہ شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے، پس جب تم اسے محسوس کرو تو اللہ تعالیٰ کی

پناہ چاہو، اور اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھمتھکا رو۔“

میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

۱۳۶۔ وَقَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا شَيْئٌ أَجْدُهُ فِي  
 نَفْسِي يَعْزِي شَيْئًا مِنْ شَكِّ فَقَالَ لِي:

إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ: هُوَ الْأَوَّلُ، وَالْآخِرُ، وَالظَّاهِرُ، وَالْبَاطِنُ،

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ [خرجه ابو داود]

اور ابو زُمیل کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کوئی چیز میں اپنے

دل میں پاتا ہوں، یعنی شک، تو انہوں نے فرمایا:

”جب تم اپنے دل میں ایسی کوئی چیز پاؤ تو کہو:

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ، وَالظَّاهِرُ، وَالْبَاطِنُ، وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ“  
 ”وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی ہر شے کو بخوبی جاننے والا ہے“

## فَصَلِّ فِي التَّسْلِيمِ لِلْقَضَاءِ مِنْ غَيْرِ عَجْزٍ وَلَا تَفْرِيطٍ

”بغیر کسی بے بسی و کمزوری کے فیصلہ خداوندی کو مان لینا“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا  
 وَقَالُوا لِأَخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًى لَوْ كَانُوا  
 عِنْدَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ  
 وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾ [آل عمران: ١٥٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے  
 اپنے سفر میں جانے والے یا جہاد کرنے والے بھائیوں کے بارے میں کہا کہ اگر وہ  
 ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے، اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ان کے  
 دل کی حسرت بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں اور جو تم کرتے  
 ہو، اسے جانتے ہیں۔“

۱۳۷۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلِّ  
 خَيْرٍ إِخْرَاضٌ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ  
 شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ،  
 فَإِنَّ (لَوْ) تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ. [شرح مسلم]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”طاقتور مومن کمزور کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ بہتر اور زیادہ محبوب  
 ہے مگر ہر مومن میں خیر ہے، اس چیز کا حریص بن جو تجھے نفع دے، اللہ تعالیٰ سے

مدد حاصل کر اور عاجز نہ بن، اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہہ کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ایسا ہو جاتا ہاں یوں کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا سو جو اس نے چاہا وہی ہوا، کیونکہ ”اگر“ شیطان کا راستہ کھولتا ہے۔“

۱۳۸۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَذْبَرَ حَسْبِي اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ إِنَّ اللَّهَ يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِي اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

[خرجه ابو داود]

اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا تو جس کے خلاف فیصلہ ہوا وہ جب جانے لگا تو اس نے کہا حَسْبِي اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یہ سن کر جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کمزوری پر ملامت کرتے ہیں تمہارے ذمہ عقل مندی ہے، اس کے باوجود اگر کوئی معاملہ تم پر غالب آجائے تو کہو:

حَسْبِي اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ [خرجه ابو داود]

”مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہیں اور وہ بہترین کارساز ہیں“

فَصَلِّ قِيَمًا يُنْعَمُ بِهِ عَلَى الْإِنْسَانِ

”وہ کلمات جن کی وجہ سے انسان پر

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہوتا ہے“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي قِصَّةِ الرَّجُلَيْنِ:

اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کے قصہ میں فرمایا:

وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

[الکھف: ۳۹]

”اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہو تو ”مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کیوں نہ کہا“



۱۳۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فِي أَهْلِ وَمَالٍ وَوَلَدٍ فَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَيَرَى فِيهَا آفَةً دُونَ الْمَوْتِ.

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:  
”ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ جس بندے کو اہل و مال و اولاد میں کوئی نعمت عطا فرمائیں اور وہ کہے مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تو وہ اس نعمت میں کوئی آفت دیکھے سوائے موت کے۔“

مطلب یہ ہے کہ اس دعا پڑھنے کے بعد اس آدمی کو موت آئے تو آئے کسی اور آفت کا سامنا نہیں ہو سکتا۔ (مترجم)

۱۴۰۔ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى مَا يَسْرُوهُ قَالَ:  
اور جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں مروی ہے کہ جب ایسی چیز دیکھتے جو انہیں خوش کرتی تو فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جن کے احسان سے نیکیاں مکمل ہوتی ہیں“

وَإِذَا رَأَى مَا يَسُوهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

اور جب آپ ﷺ کوئی بری چیز دیکھتے تو فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

”ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے“

## فَصَلُّ قِيَمًا يُصَابُ صَغِيرٌ وَكَبِيرٌ

مصیبت زدہ مومن کو کیا کہنا چاہئے؟

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا  
إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ  
وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ [البقرة: ١٥٦، ١٥٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وہ لوگ جنہیں مصیبت پیش آتی ہے تو کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (بے شک ہم سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اور ہم سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے رحمتیں اترتی ہیں اور یہی لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔“

۱۴۱۔ سَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيَسْتَرْجِعَ أَحَدُكُمْ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ فِي شَيْءٍ نَعَلِهِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَصَائِبِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تمہیں ہر شے میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا چاہئے حتیٰ کہ جو تے کے تسمہ کے ٹوٹ جانے میں بھی کہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ہے۔“

۱۴۲۔ وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ اجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا آجَرَهُ اللَّهُ فِي مُصِيبَتِهِ، وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا.

قَالَتْ: فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ أَبُو سَلَمَةَ: قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ، رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس بندے کو کوئی مصیبت پیش آئے اور وہ کہے:

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ اجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي  
خَيْرًا مِنْهَا

(بے شک ہم سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اور ہم سب نے انہیں کی طرف لوٹنا ہے، اے اللہ! مجھے میری اس مصیبت میں اپنی پناہ عطا فرمائیے اور مجھے اس سے بہتر عطا فرمائیے) ”تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت میں اسے پناہ عطا فرماتے ہیں اور اسے اس سے بہتر عطا فرماتے ہیں۔“

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے ویسے ہی کہا جس طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ سے بہتر شوہر عطا فرمایا یعنی جناب رسول اللہ ﷺ

۱۳۳۔ وَقَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصْرُهُ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ تَبِعَهُ البَصَرُ، فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ، فَقَالَ: لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ المَلَائِكَةَ يَوْمَئِذٍ عَلَى مَا تَقُولُونَ، ثُمَّ قَالَ:

اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ ﷺ ابو سلمہ کے پاس آئے تو ان کی آنکھیں پھٹ چکی تھیں، آپ نے ان کی آنکھیں بند فرمائیں پھر ارشاد فرمایا: بے شک روح جب قبض کی جاتی ہے تو آنکھ اس کے پیچھے جاتی ہے، اتنے میں ان کے گھر کے کچھ لوگ اونچی آواز سے رونے لگے تو ارشاد فرمایا: اپنے لئے نہ مانگو مگر بھلائی، کیونکہ تم جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں، پھر فرمایا:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي المَهْدِيَّيْنَ، وَأَخْلِفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ العَالَمِينَ، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ.

”اے اللہ! ابو سلمہ کی بخشش فرمائیے، ہدایت یافتہ جماعت میں ان کے درجات بلند فرمائیے، ان کے پس ماندگان میں ان کے خلیفہ بن جائیے ہماری اور ان کی بخشش فرمائیے اے تمام مخلوق کے پروردگار! ان کی قبر فراخ فرمائیے اور اس میں انہیں نور عطا فرمائیے۔“

## فَصْلٌ فِي الدَّيْنِ

”قرض کے بارے میں“

۱۴۴۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مُكَاتَّبًا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعْتَنِي. قَالَ: أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ اصْبِرْ إِدْيِنًا إِذَا هَا اللَّهُ عَنْكَ؛ قُلْ:

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے بارے میں مروی ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب آیا اور اس نے عرض کی میں اپنے مال کتابت کی ادائیگی سے عاجز ہوں آپ میری مدد فرمائیں، ارشاد فرمایا: کیا تمہیں وہ کلمات نہ سکھا دوں جو مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے سکھائے اگر تم پر صبر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ ادا کرادیں گے، تم کہو:

اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

[قال الترمذی حدیث حسن]

”اے اللہ! مجھے حرام سے بچا کر اپنے حلال سے میری کفایت فرمائے اور اپنے فضل سے مجھے اپنے غیر سے غنی فرمادیجئے۔“

نوٹ: مکاتب اس غلام کو کہا جاتا تھا جس کے مالک نے اسے کہا ہو کہ تم اتنے پیسے کما کر ادا دو تو تم آزاد ہو۔ اس معاملہ کو ”مکاتبت“ کہتے ہیں اور جو رقم طے ہوئی ہے اسے ”بدل کتابت“۔

(مترجم)

## فَصْلٌ فِي الرَّقِيِّ (۱)

”جھاڑ پھونک کے بارے میں“

۱۳۵۔ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

إِنْطَلَقَ نَفْرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرَةٍ سَافَرُوا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلَدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ، إِنَّ سَيِّدَنَا لَدِغٌ، وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرُقِي، وَلَكِنْ، وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جَعْلًا، فَصَاحُوا لَهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ يَتْفُلُ عَلَيْهِ، وَيَقْرَأُ: {الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ}، فَكَأَنَّ مَاشِطًا مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلْبَةٌ، قَالَ:

فَأَوْفُوهُمْ جُعَلَهُمُ الَّذِي صَاحَهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَقْسِمُوا، فَقَالَ الَّذِي رُقِيَ: لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَنَذُرُ لَهُ الَّذِي كَانَ، فَنَنْتَظِرُ مَا يَأْمُرُنَا، فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرُوا لَهُ، فَقَالَ:

وَمَا يُدْرِيكَ أَتَمَّ هَارِقِيَّةٌ؟ ثُمَّ قَالَ:

قَدْ أَصَبْتُمْ أَقْسِمُوا، وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ سَهْمًا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ.

[متفق عليه]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک سفر کے دوران عرب کے ایک قبیلہ کے پاس پڑاؤ کیا اور اس سے میزبانی کرنے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا، اسی دوران اس قبیلہ کے سردار کو پھونکے



ڈس لیا اور انہوں نے ہر طرح سے اس کا علاج کیا مگر کسی شی نے فائدہ نہ دیا، کسی نے کہا یہ جو لشکر تمہارے ہاں پڑاؤ کئے ہوئے ہے ان کے پاس جاؤ ہو سکتا ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی شی ہو؟ وہ لوگ صحابہ کے پاس آئے اور کہا اے لشکر والو ہمارے سردار کو بچھونے ڈس لیا ہے ہم نے ہر طرح سے کوشش کر لی کسی شی نے اسے فائدہ نہ دیا، کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے؟ ایک صحابی بنی ہشام نے فرمایا اللہ کی قسم میں دم کروں گا لیکن اللہ کی قسم ہم نے تم سے میزبانی کرنے کو کہا تم نے انکار کر دیا لہذا میں دم نہیں کروں گا جب تک کہ تم کوئی معاوضہ مقرر نہ کرو، انہوں نے بھریوں کے ایک ریوڑ پر معاملہ طے کر لیا، تو وہ صحابی بنی ہشام اس پر دم کرنے لگے اور سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے مریض ایسے درست ہو رہا تھا جیسے رسی کھولی جا رہی ہو، چنانچہ وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

قبیلہ والوں نے طے شدہ معاوضہ ادا کیا تو ان میں سے ایک نے کہا اس معاوضہ کو سب پر تقسیم کرو، جس نے دم کیا تھا اس نے کہا ابھی تقسیم نہ کرو یہاں تک کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر واقعہ بیان کریں اور پھر دیکھیں کہ آپ ﷺ کیا حکم فرماتے ہیں، چنانچہ وہ لشکر جناب رسول اللہ کی خدمت میں پہنچا اور واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورۃ دم ہے؟ پھر فرمایا: تم نے درست کیا، اسے تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو! پھر جناب نبی کریم ﷺ مسکرائے۔“

۱۳۶۔ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو یہ دم فرماتے:

أَعِيذُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.

”میں تم دونوں کو ہر شیطان، جن اور لگنے والی نظر سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں دیتا ہوں“

وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ. [خرجه البخاری]

اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: بے شک تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل واسحاق پر یہی دم فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ،

أَوْ كَانَ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِاصْبِعِهِ هَكَذَا، وَوَضَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَبَابَتَهُ بِالْأَرْضِ، ثُمَّ رَفَعَهَا، وَقَالَ:

اور سیدہ عائشہ صدیقہ نبیؐ سے روایت ہے کہ جب کسی انسان کو کوئی تکلیف ہوتی یا کسی کو کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو جناب نبی کریم ﷺ تکلیف والی جگہ پر اپنی انگلی مبارک اس طرح رکھتے، سفیان بن عیینہ نے اپنی شہادت والی انگلی زمین پر رکھی پھر اٹھائی اور کہا:

بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيئُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.  
”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب کے ساتھ ہمارے مریض کو شفا دیتی ہے ہمارے پروردگار کے حکم سے۔“

۱۳۸۔ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ، يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، وَيَقُولُ:  
اور حضرت عائشہ صدیقہ نبیؐ ہی سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے گھر کے فرد کو اپنا داہنا دست مبارک پھیرتے ہوئے یوں دم فرماتے:

اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَاسَ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. [متفق عليهما]

”اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمائے اور شفا عطا فرمائے آپ ہی شفا دینے والے ہیں کوئی شفا نہیں مگر آپ کی، ایسی شفا عطا فرمائے جو بیماری کو بالکل ہی نہ رہنے دے۔“

۱۳۹۔ وَعَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكَأَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ اسْلَمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

اور حضرت عثمان بن ابی العاص نبیؐ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی اس تکلیف کی شکایت پیش کی جو وہ اسلام لانے کے وقت سے اپنے جسم میں پاتے تھے، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ضَعُ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَحَازِرُ.

[خروجہ مسلم]

اپنا ہاتھ جسم کی اس جگہ پر رکھو جہاں تکلیف ہے اور تین بار کہو: بِسْمِ اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ) اور سات بار کہو: اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاَحَاذِرُ (میں جس چیز سے ڈرتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے میں اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے غلبہ کی پناہ میں آتا ہوں)

۱۵۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَخْضُرْ أَجَلَهُ، فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ، إِلَّا عَافَاكَ اللّٰهُ.

[خرجه ابو داود و الترمذی و قال حدیث حسن]

اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت ابھی نہیں آئی اور اس کے پاس سات بار کہا: اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ، ”میں اللہ عظیم، عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفاء عطا فرمائیں۔“ تو ضرور اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا فرماتے ہیں۔

## فِي دُخُولِ الْمَقَابِرِ

”قبرستان میں داخل ہونے کے بارے میں“

۱۵۱۔ قَالَ بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُولَ قَائِلُهُمْ:

جناب رسول اللہ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو تعلیم فرماتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو کہیں:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِن

شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقْوَنَ، نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ. [خرجه مسلم]

”اے قبرستان والے مومن اور مسلمانو تم پر سلامتی ہو بے شک اگر اللہ تعالیٰ نے

چاہا تو ہم تمہارے ساتھ آملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے

عافیت کی درخواست کرتے ہیں۔“

## فصل في الاستسقاء

”بارش طلب کرنے کے بارے میں“

۱۵۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

أَتَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ بَوَاكٍ (وَهِيَ جَمْعُ بَاكِيَةٍ) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لوگ قحط سالی کے سبب روتے ہوئے آئے تو نبی کریم ﷺ نے یوں دعا مانگی:

اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، مَرِيئًا، مَرِيئًا، نَافِعًا، غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا، غَيْرَ آجِلٍ

”اے اللہ! ہم پر بارش برسائیے جو خوشگوار، سبزہ لانے والی، نفع مند، غیر نقصان دہ

ہو، فوری ہو دیر سے ہونے والی نہ ہو۔“

تو اسی وقت ان پر بارش برسنے لگی۔

۱۵۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُحُوظَ الْمَطَرِ، فَأَمَرَ بِمَنْبَرٍ، فَوَضَعَ لَهُ فِي

الْمُصَلَّى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَدَا حَا

جِبُ الشَّهْبِ، فَقَعَدَ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَكَبَّرَ وَحَمَدَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ:

اور سیدہ عائشہ صدیقہ بنتی نبیہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں:

لوگوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بارش کے نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ

نے منبر لانے کا حکم فرمایا، آپ کے لئے عید گاہ میں منبر رکھا گیا، آپ نے لوگوں سے عید گاہ آنے

کے لئے ایک دن کا وعدہ فرمایا، اس دن جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوا جناب رسول اللہ ﷺ

عید گاہ تشریف لائے اور منبر پر بیٹھے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور حمد بیان فرمائی، پھر فرمایا:

إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ، وَإِسْتِخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ

عَنْكُمْ، وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَنْ تَدْعُوهُ، وَوَعَدَكُمْ أَنْ

يَسْتَجِيبَ لَكُمْ، ثُمَّ قَالَ:

”یقیناً تم نے اپنے علاقہ کے قحط زدہ ہونے اور ایک عرصہ سے بارش نہ ہونے کا





## فَصْلٌ فِي الرِّيحِ

”ہوا کے بارے میں“

۱۵۴۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا

تَسُبُّوهَا، وَاسْأَلُوا اللَّهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِينُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا. [خروجہ ابو داؤد ابن ماجہ]

حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

”ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے یہ رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے، پس

جب تم اسے دیکھو۔ تو اسے برا بھلا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر مانگو اور اس کے

شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“

۱۵۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ:

أُورِسِيده عائشہ صدیقہ رضي الله عنها فرماتی ہیں کہ جب ہوا چلتی تو جناب نبی کریم ﷺ فرماتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ،

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ. [خروجہ مسلم]

”اے اللہ! میں آپ سے اس کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر مانگتا ہوں، جس

کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور میں اس کے شر سے، جو کچھ اس

میں ہے اس کے شر سے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ

میں آتا ہوں۔“

۱۵۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أَفْقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ،

وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ، ثُمَّ يَقُولُ:

اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضي الله عنها سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب آسمان کے

کنارے پہ طوفان اٹھتا دیکھتے تو کام چھوڑ دیتے خواہ نماز ہی پڑھ رہے ہوتے، پھر فرماتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا

”اے اللہ! میں اس کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں“

فَإِنْ مَطَرَ، قَالَ:

پھر اگر بارش برس پڑتی تو فرماتے:

اللَّهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا. [خرجه ابو داود والنسائی وابن ماجه]

”اے اللہ! سیراب کرنے والی و خوشگوار ہو“

## فَصْلٌ فِي الرَّعْدِ

”جب بجلی کڑکے تو کیا کہنا چاہئے“

۱۵۷۔ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ:

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضي الله عنه جب بجلی کی کڑک سنتے تو بات چھوڑ دیتے اور کہتے:

سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ، وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ.

”پاک ہے وہ ذات بجلی کی کڑک جس کی تعریف کی تسبیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے

خوف سے تسبیح کرتے ہیں۔“

۱۵۸۔ وَعَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ مَنْ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثًا عُوِيَ مِنْ ذَلِكَ الرَّعْدِ

اور حضرت کعب رضي الله عنه سے مروی ہے کہ جو یہ دعا مانگے گا وہ اس کڑک سے محفوظ رہے گا۔

۱۵۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ يَقُولُ:

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم جب بادل کی گرج اور بجلی

کی کڑک سنتے تو فرماتے:

اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ.

[خرجه الترمذی]

”اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کیجئے، ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ

کیجئے، ہمیں اس سے پہلے ہی عافیت عطا فرما دیجئے۔“

## فَصَلِّ فِي نَزُولِ الْغَيْثِ

”بارش برسنے کے وقت کیا کہنا چاہئے“

۱۶۰۔ قَالَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

صَلَّى بِنَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنْ

اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ:

هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟

قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ:

قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ

وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي، كَافِرٌ بِالْكَوْكِبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا

وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكِبِ. [متفق عليه]

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ

میں بارش برسنے کے بعد صبح کی نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ پھیرا

اور فرمایا:

کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟

عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول بہتر جانتے ہیں!

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے کئی بندوں نے اس طرح صبح کی کہ وہ میرے

مومن ہیں اور کئی بندوں نے اس طرح صبح کی کہ وہ میرے کافر ہیں، جس نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ

کے فضل و رحمت سے بارش عطا ہوئی وہ میرا مومن ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور جس نے

کہا ہمیں فلاں فلاں ستارے نے بارش دی وہ میرا کافر ہے اور ستارے پر ایمان لانے والا ہے۔

## فَصْلٌ فِي الْإِسْتِصْحَاءِ (۱)

”موسم صاف ہونے کی دعا“

۱۶۱۔ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُغَيِّثُنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن ایک آدمی مسجد میں آیا جب کہ جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مال ہلاک ہو گئے، اسباب ختم ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ بارش عطا فرمائیں، جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک بلند فرمائے، پھر یوں دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ اغْنِنَا، اللَّهُمَّ اغْنِنَا.

”اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرمائیے، اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرمائیے“

قَالَ أَنَسٌ: وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بُنْيَانٍ وَلَا دَارٍ، فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ، انْتَشَرَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ، فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی قسم ہم آسمان میں نہ کوئی بادل دیکھ رہے تھے نہ اس کا ٹکڑا، ہمارے اور کوہ سلج کے درمیان کوئی دیوار و عمارت حائل نہ تھی، اچانک اس کے پیچھے سے بادل اٹھا، جب آسمان کے درمیان میں آیا تو پھیل گیا، پھر برسنا شروع ہوا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی قسم ہم نے پورا ہفتہ سورج نہیں دیکھا،

ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُمَسِّكُهَا عَنَّا، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

پھر آئندہ جمعہ وہی شخص مسجد کے اسی دروازہ سے داخل ہوا جبکہ جناب رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے، راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ ہم سے بارش کو روک لیں، جناب نبی کریم ﷺ نے دست مبارک بلند فرمائے اور فرمایا:

اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ، وَالظَّرَابِ، وَبُطُونِ  
الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَايِبِ الشَّجَرِ،

”اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسائیے ہم پر نہ برسائیے، اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑیوں پر، وادیوں میں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں میں برسائیے۔“

فَانْقَلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ . [متفق علیہ]  
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ دعائیں تگتے ہی فوراً بارش رک گئی اور ہم نماز پڑھ کر دھوپ میں گھروں کو گئے۔

## فَصْلٌ فِي رُؤْيَا الْهَلَالِ

”چاند دیکھنے کے بارے میں“

۱۶۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ:  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تو فرماتے:

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ  
وَالْإِسْلَامِ، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا نَحِبُّ وَتَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ.

[خرجه الدارمی وخرجه الترمذی اخصر من حدیث طلحة]

”اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن و ایمان کے ساتھ طلوع فرمائیے، سلامتی و اسلام اور اپنے محبوب و پسندیدہ کاموں کے ساتھ طلوع فرمائیے، اے چاند! ہمارے اور تمہارے پروردگار اللہ پاک ہیں۔“



## فَصْلٌ فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ

”روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعائیں“

۱۶۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ:

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ  
الْمُظْلُومِ. [قال الترمذی حدیث حسن]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”تین آدمیوں کی دعاء رد نہیں ہوتی: روزے دار جب افطار کرے، عادل حکمران  
اور مظلوم۔“

۱۶۴۔ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ:  
اور ابن ابی ملیکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں  
نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ:

إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ دَعْوَةً مَا تُرَدُّ.

”بے شک روزے دار کے لئے افطار کے وقت ایک دعا ہے جو رد نہیں کی جاتی“

۱۶۵۔ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ:  
ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو افطار کے وقت یہ

دعا مانگتے سنا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي.

[خرجه ابن ماجه وغيره]

”اے اللہ! میں آپ سے آپ کی اس رحمت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو ہر شے  
کو محیط ہے کہ آپ مجھے بخش دیں“

۱۶۶۔ وَيُذَكَّرُ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ:

جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں نقل کیا جاتا ہے کہ جب افطار فرماتے تو کہتے:

اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ.

”اے اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا اور آپ ہی کے رزق پر افطار کیا۔“

وَمِنْ وَجْهِ آخَرَ:

ایک دوسری روایت میں یوں ہے:

اللَّهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

”اے اللہ! ہم نے آپ کے لئے روزہ رکھا، آپ کے رزق پر افطار کیا پس آپ

ہماری طرف سے قبول فرمائیں، بے شک آپ بخوبی سنتے والے جاننے والے ہیں۔“

## فَصْلٌ فِي السَّفَرِ

”سفر کے بارے میں“

۱۶۷۔ يُذَكِّرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: مَا خَلَفَ رَجُلٌ عِنْدَ أَهْلِهِ أَفْضَلَ مِنْ

رَكْعَتَيْنِ يَزِيْرُ كَعُهُمَا عِنْدَهُمْ حِينَ يُرِيدُ السَّفَرَ. [اخرجه الطبرانی]

جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا جاتا ہے کہ:

”کوئی آدمی سفر پر روانگی کے وقت گھر والوں کے پاس پڑھی ہوئی دو رکعتوں سے

افضل چیز ان کے پاس نہیں چھوڑ جاتا۔“

۱۶۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُسَافِرَ: فَلْيَقُلْ لِمَنْ يُخَلِّفُ:

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد

فرمایا جو سفر کا ارادہ رکھتا ہو وہ پیچھے رہ جانے والوں کے لئے کہے:

أَسْتَوِدُّكُمْ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ.

”میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں جن کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں

ہوتیں۔“

۱۶۹۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ إِذَا اسْتُودِعَ شَيْئًا حَفِظَهُ. [خرجه احمد وغيره]

”جب کوئی شیئی اللہ تعالیٰ کے سپرد کی جائے تو اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔“

۱۷۰۔ وَقَالَ سَالِمٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفْرًا:

أَذِّنْ مِثِّي أَوْ دَعِّكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُودِّعُنَا، فَيَقُولُ:

اور سالم کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کا ارادہ کرنے والے سے فرماتے میرے قریب آؤ تمہیں اس طرح سے الوداع کروں جس طرح جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں الوداع فرمایا کرتے تھے، پھر فرماتے:

أَسْتُودِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكَ.

”میں تمہارا دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے انجام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔“

وَمِنْ وَجْهِ آخَرَ. كَانَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ، فَلَا يَدَعُهَا

حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَذَكَرَهُ.

[قال الترمذی هذا حديث حسن صحيح]

ایک دوسرے طریق سے یوں ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کسی آدمی کو الوداع فرماتے تو اس کا ہاتھ تھامتے اور پھر خود اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے حتیٰ کہ وہ آدمی ہی جناب نبی کریم ﷺ کا ہاتھ چھوڑتا۔ آگے اوپر کی روایت کی طرح ہے۔

۱۷۱۔ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

إِنِّي أُرِيدُ سَفْرًا، زَوِّدْنِي، فَقَالَ:

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے سفر کے لئے نصیحت فرمائیے: ارشاد فرمایا:

زَوِّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى.

”اللہ تعالیٰ تمہیں تقویٰ کا سامان عطا فرمائیں۔“

قَالَ: زِدْنِي، قَالَ:

آدمی نے عرض کیا اور نصیحت فرمائیے! ارشاد فرمایا:

وَعَفَرَ ذَنْبَكَ.

”اور اللہ پاک تمہارے گناہ معاف فرمائیں۔“

قَالَ زِدْنِي قَالَ:

آدمی نے عرض کیا: اور نصیحت فرمائیے! ارشاد فرمایا:

وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ. [قال الترمذی حدیث حسن]

”اور تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خیر کو آسان فرمائیں“

۱۷۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صلی اللہ علیہ وسلم إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ.

فَأَوْصِيَنِي، قَالَ:

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

سفر کا ارادہ رکھتا ہوں لہذا مجھے کوئی نصیحت فرمائیے! ارشاد فرمایا:

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ.

”اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو لازم پکڑو اور ہر اونچائی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہو۔“

فَلَمَّا وُلِّي الرَّجُلُ، قَالَ:

جب اس آدمی نے پیٹھ پھیری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللَّهُمَّ اطْوِلْهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ. [قال الترمذی حدیث حسن]

”اے اللہ! اس کے سفر کی دوری کو لپیٹ دیجئے اور اس پر سفر کو آسان فرمائیے۔“

فَصَلِّ فِي رُكُوبِ الدَّابَّةِ

”سواری پر سوار ہونے کے متعلق“

۱۷۳۔ قَالَ عَلِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ:

شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى بِدَابَّةٍ لِيُرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ

رِجْلَهُ فِي الرَّكَابِ، قَالَ:

علی بن ربیعہ کہتے ہیں:

میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی خدمت میں چوپایہ لایا گیا تاکہ آپ رضی اللہ عنہ سوار ہوں، جب آپ نے رکاب میں قدم رکھا تو کہا: بِسْمِ اللّٰهِ پھر جب سواری کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پھر فرمایا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾

وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ [الزخرف: ۱۴، ۱۳]

”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کیا حالانکہ ہم اسے تابع کرنے والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں“

ثُمَّ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ  
ثُمَّ قَالَ:

پھر تین بار فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پھر تین بار فرمایا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ پھر فرمایا:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ، فَاغْفِرْ لِیْ، فَاِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ  
اِلَّا اَنْتَ،

”میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اے اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے آپ مجھے بخش دیں کیونکہ آپ کے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔“

ثُمَّ ضَحِكَ، فَقِیْلَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِیْتَ؟ قَالَ: اِنِّیْ  
رَأِیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ، ثُمَّ ضَحِیْتَ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِنْ اَیِّ شَیْءٍ  
ضَحِیْتَ؟ قَالَ:

پھر آپ ہنس کرے تو دریافت کیا گیا: اے امیر المؤمنین آپ کے مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے ایسا کیا جیسا میں نے کیا، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا:

اِنَّ رَبَّكَ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی یُعْجِبُ مِنْ عِبْدِهِ اِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ  
ذُنُوْبِیْ، یَعْلَمُ اَنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ.

[خرجه ابو داود والنسائی والترمذی وقال حدیث حسن صحیح]



”بے شک آپ کا پروردگار سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندے پر اس وقت تعجب فرماتے ہیں جب وہ کہتا ہے اے میرے پروردگار میرے گناہ بخش دیجئے، اور وہ یقین رکھتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔“

۱۷۴۔ وَخَرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ:

اور امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ سفر پر روانہ ہوتے ہوئے اپنے اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے:

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿۱۳﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴿۱۴﴾ [الزُّحُف: ۱۳]

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَىٰ، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَىٰ، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِعْنَا بَعْدَهُ، أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ السَّفَرِ وَكَأْتِهِ الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ.

”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا حالانکہ ہم اسے تابع کرنے والے نہ تھے اور بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! ہم آپ سے اپنے اس سفر میں نیکی و تقویٰ اور آپ کے پسندیدہ عمل پر قائم رہنے کی توفیق کا سوال کرتے ہیں، اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان فرما دیجئے، ہم سے اس کی دوری کو لپیٹ دیجئے، آپ سفر میں ہمارے والی اور گھر والوں میں ہمارے خلیفہ ہیں، اے اللہ! میں سفر کی مشقت، منظر کی سختی اور اپنے مال و بال بچوں میں بری طرح لوٹنے سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔“

وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُمْ، وَزَادَ فِيهِمْ:

اور جب سفر سے واپس لوٹتے تو بھی یہی کلمات کہتے اور ان میں یہ اضافہ بھی فرماتے:

أَيُّونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

”واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے۔“

۱۷۵۔ وَفِي وَجْهِ آخِرٍ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ إِذَا عَلَوْا الشَّائِبَا، (الْمَرْتَفَعَاتُ مِنَ الطَّرِيقِ)

كَبَّرُوا، وَإِذَا هَبَّتْوَاسَبَّحُوا. [وهو في الصحيح]

ایک اور طریق میں ہے کہ:

”جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم جب سفر کے دوران اونچی جگہ پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نشیب میں اترتے تو تسبیح کہتے۔“

## فَصْلٌ فِي رُكُوبِ الْبَحْرِ

”بحری سفر کے بارے میں“

۱۷۶۔ يُذَكِّرُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَانٌ عَلَى أُمَّتِي

مِنَ الْغَرَقِ إِذَا رَكِبُوا أَنْ يَقُولُوا بِسْمِ اللَّهِ هَجْرِيهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ  
وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ.

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگ جب سمندر میں سفر کریں تو ان کے لئے غرق سے امان اس میں ہے کہ یوں کہیں:

بِسْمِ اللَّهِ هَجْرِيهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ①

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ

”اللہ تعالیٰ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور اس کا رکنا، بے شک میرا پروردگار بہت

معاف فرمانے والا بہت مہربان ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس طرح کی قدر نہ

کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔“

## فَصْلٌ فِي الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ

”وہ چوپایہ جس پر سواری کرنا مشکل ہو“

۱۷۷۔ قَالَ يُونُسُ بْنُ عَبِيدٍ رَجَمَهُ اللَّهُ مَآءٍ مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ عَلَى دَابَّةٍ صَعْبَةٍ  
فَيَقُولُ فِي أَذْنِهَا أَفْغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ إِلَّا وَقَفْتُ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَقَدْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَكَانَ  
بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى.

یونس بن عبید کہتے ہیں جو آدمی مشکل چوپایہ پر سوار ہو وہ اس کے کان میں یہ پڑھ دے تو وہ  
فرمانبردار ہو جائے گا۔ ہم نے اس پر عمل کیا تو ایسا ہی ہوا۔

أَفْغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿۸۳﴾ [آل عمران: ۸۳]

”کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ جو کچھ  
آسمانوں اور زمین میں ہے وہ خوشی سے بھی اور جبر سے بھی اسی کا تابع فرماں ہے۔“

## فَصْلٌ فِي الدَّابَّةِ تَنْفَلِتُ

”وہ چوپایہ جو سوار کو لے کر دوڑ پڑے“

۱۷۸۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةٌ أَحَدِكُمْ  
بِأَرْضٍ فَلَا تَفْلِينَا دِيَا عِبَادَ اللَّهِ إِحْبِسُوا يَا عِبَادَ اللَّهِ إِحْبِسُوا فَإِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي  
الْأَرْضِ حَاضِرًا سَيَحْبِسُهُ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه جناب نبی کریم صلى الله عليه وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

”جب کسی کا چوپایہ جنگل بیابان میں بے لگام ہو کر دوڑ پڑے تو وہ کہے: اے

اللہ! کے بندو! سے روکو، اے اللہ! کے بندو! سے روکو! کیونکہ زمین میں ہر جگہ اللہ

تعالیٰ کے بندے موجود ہیں جو اسے روک لیں گے۔“

## فَصَلُّ فِي الْقَرْيَةِ أَوْ الْبَلَدَةِ إِذَا أَرَادَ دُخُولَهَا

”جب کسی شہر یا گاؤں میں داخل ہونے کا ارادہ

ہو تو کیا پڑھنا چاہئے؟“

۱۷۹۔ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمَّا يَرِ قَرْيَةً يُرِيدُ دُخُولَهَا، إِذَا قَالَ حِينَ يَرَاهَا:

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کا جس آبادی میں جانے کا ارادہ ہوتا جب اسے دیکھتے تو ضروریہ پڑھتے:

اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ  
وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَلْنَ، وَرَبِّ الرِّيَّاحِ وَمَا ذَرَيْنِ؛  
أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ، وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ  
شَرِّهَا، وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا. [خروجہ النسائی وغیرہ]

”اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور جن پر وہ سایہ نگیں ہیں ان سب کے رب، ساتوں زمینوں اور جو کچھ وہ اٹھائے ہوئے ہیں ان سب کے رب، شیطانوں اور ان کی گمراہیوں میں آئے ہوئے لوگوں کے رب، ہواؤں اور جو کچھ وہ پھیلاتی ہیں ان کے رب میں آپ سے اس آبادی، اس کے باسیوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے، سب باسیوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔“

## فَصَلِّ فِي الْمَنْزِلِ يَنْزِلُهُ

”جس منزل پہ پڑاؤ کریں، وہاں کیا کہیں“

۱۸۰۔ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ  
يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ. [خرجه مسلم]  
حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے:  
جس آدمی نے کسی جگہ پڑاؤ کیا اور یہ کہا تو وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اسے نقصان  
نہیں دے سکتی:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

”میں مخلوق خدا کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی پناہ میں آتا ہوں۔“

۱۸۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ:  
أُورِضُكَ اللَّهُ بِرَبِّكَ وَأُورِضُكَ اللَّهُ بِرَبِّكَ وَأُورِضُكَ اللَّهُ بِرَبِّكَ وَأُورِضُكَ اللَّهُ بِرَبِّكَ وَأُورِضُكَ اللَّهُ بِرَبِّكَ  
اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جناب رسول اللہ جب سفر فرماتے اور رات  
ہو جاتی تو فرماتے:

يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ وَشَرِّ مَا  
خَلَقَ مِنْكَ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ وَمِنْ  
الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ الْوَيْدِ وَمَا وَلَدَ.

[خرجه ابو داود]

”اے زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے، میں تیرے شر سے، جو کچھ تجھ  
میں ہے، جو کچھ تجھ سے پیدا کیا گیا ہے اور جو کچھ تجھ پر چلتا ہے اس کے شر سے بچنے  
کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں، میں شیر، ہر جانور، سانپ، بچھو، اس علاقہ  
کے رہائشیوں اور جننے والے اور جنے ہوئے کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی  
پناہ میں آتا ہوں۔“



## فَصْلٌ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

”کھانے پینے کے بارے میں“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ  
وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٧٢﴾ [البقرة: ١٧٢]

”اے ایمان والو! وہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ  
کا شکر ادا کرو، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔“

۱۸۲۔ قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

يَا بُنَيَّ! سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ. [متفق عليه]

حضرت عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا:

”اے بیٹے! اللہ تعالیٰ کا نام لے، دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنی جانب سے کھا“

۱۸۳۔ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ، فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ

تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ، فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ. [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور حضرت عائشہ صدیقہ نبیؐ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی جب کھائے تو کھانے کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام لے، اگر شروع

میں بسم اللہ بھول جائے تو کہے: بِسْمِ اللَّهِ، أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ (اللہ تعالیٰ کے نام کے

ساتھ شروع میں بھی اور آخر میں بھی)

۱۸۴۔ وَعَنْ أُمِّيَّةَ بِنِ فَحْشِيِّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ طَعَامًا فَلَمْ

يُسَمِّ اللَّهَ تَعَالَى حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ بِسْمِ

اللَّهِ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ قَالَ: مَا زَالَ الشَّيْطَانُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ

إِسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ. [خرجه ابوداؤد والنسائی]

اور امیہ بن محشی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف فرماتے تھے اور ایک

صاحب کھانا کھا رہے تھے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جب کھانے میں سے ایک لقمہ باقی تھا اور اسے اس نے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ یہ سن کر جناب نبی کریم ﷺ مسکرائے اور فرمایا: شیطان اس کے ساتھ کھا تا رہا مگر جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو جو کچھ شیطان کے پیٹ میں تھا اس نے اسے تے کر ڈالا۔

۱۸۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِلَّا تَرَكَهُ. [متفق علیہ]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”جناب رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر طبیعت آمادہ

ہوئی تو تناول فرمایا ورنہ چھوڑ دیا۔“

۱۸۶۔ وَعَنْ وَحْشِيِّ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ، قَالَ:

اور حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے؟ فرمایا:

فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ ﷺ:

شاید تم الگ الگ کھاتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں، ارشاد فرمایا:

فَاَجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ.

”پس تم اکٹھے ہو کر کھانا کھایا کرو اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو تمہارے لئے اس میں

برکت ڈال دی جائے گی۔“ [خرجه ابو داؤد وابن ماجہ]

۱۸۷۔ وَقَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهَا عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ

الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدُهَا عَلَيْهَا. [خرجه مسلم]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے راضی ہوتے ہیں جو ایک لقمہ کھائے

تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے پانی کا گھونٹ پئے تو اللہ تعالیٰ کا نکر ادا کرے۔“

۱۸۸۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

مَنْ أَكَلَ طَعَامًا، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ

غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. [قال الترمذی حدیث حسن]

اور حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے کھانا کھایا یا مشروب پیا اور کہا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ.

”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جنہوں نے مجھے یہ کھلایا اور میری کسی ہمت و طاقت

کے بغیر مجھے رزق دیا۔“

اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۸۹۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ. [خرجه ابو داود و الترمذی]

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کھانے سے

فارغ ہوتے تو فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔“

۱۹۰۔ وَعَنْ رَجُلٍ خَدَمَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا،

يَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ.

جناب نبی کریم ﷺ کے ایک خدمت گزار سے روایت ہے کہ اس نے آپ کی خدمت

میں کھانا پیش کرتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے بِسْمِ اللَّهِ.

وَإِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ، قَالَ:

أَللَّهُمَّ أَطْعَمْتَنِي، وَأَسْقَيْتَنِي، وَأَغْنَيْتَنِي، وَأَقْنَيْتَنِي، وَهَدَيْتَنِي، وَأَحْيَيْتَنِي،

فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أَعْطَيْتَنِي. [خرجه النسائي وغيره]

”اے اللہ! آپ نے ہمیں کھلایا، پلایا، سیر کیا، راضی کیا، ہدایت بخشی اور زندگی عطا فرمائی، پس اس سب عطا پر آپ کی حمد ہے۔“

۱۹۱۔ وَخَرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَتْ مَائِدَتُهُ قَالَ: اور امام بخاری نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ جب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دسترخوان اٹھایا جاتا تو فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، طَيِّبًا، مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدِّعٍ،  
وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبُّنَا.

”بے شمار، پاکیزہ اور مبارک تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں، جنہیں نہ کافی سمجھا جاسکتا ہے نہ غیر ضروری اور نہ ان سے بے پروائی کی جاسکتی ہے اے ہمارے پروردگار!“

## فَصْلٌ فِي الضَّيْفِ وَنَحْوِهِ

”مہمان وغیرہ کے بارے میں“

۱۹۲۔ ذَكَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي، قَالَ: فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً، فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ، فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ، وَيَجْمَعُ السَّبَابَةَ وَالْوَسْطَى، ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ، فَشَرِبَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ. قَالَ: فَقَالَ أَبِي: وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ: أَدْعُ اللَّهَ لَنَا، فَقَالَ:

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مذکور ہے کہ:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں تشریف لائے، ہم نے کھانا اور حلوہ پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے تناول فرمایا، پھر چھوڑے پیش کئے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تناول فرمانے لگے، گٹھلی کو اپنی درمیان والی اور شہادت والی دو انگلیوں سے پھینکنے لگے، پھر مشروب لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے خود پی کر پھر اپنی دائیں طرف والے ساتھی کو تھمادیا، جب آپ

جانے لگے تو میرے والد نے سواری کی لگام تھام کر عرض کیا: ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے!  
تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَارَزَقَتِهِمْ، وَاعْفِرْ لَهُمْ، وَارْحَمْهُمْ. [خرجه مسلم]  
”اے اللہ! انہیں جو آپ نے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرمائیے، ان کی  
بخشش فرمائیے اور ان پر رحم فرمائیے۔“

۱۹۳۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ﷺ فِجَاءً مِخْبِزٍ  
وَزَيْتٍ، فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے  
ہاں تشریف لائے تو انہوں نے روٹی اور زیتون پیش کیا، آپ ﷺ نے تناول فرمانے کے بعد فرمایا:  
أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ الْإِبْرَارُ، وَصَلَّتْ  
عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ. [خرجه ابوداؤد وغیرہ]

”تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور  
فرشتوں نے تمہارے لئے دعائیں کیں۔“

۱۹۴۔ وَخَرَجَ أَيضًا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَنَعَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنِ شِهَابٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ  
طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَّغُوا قَالَ أَثَيْبُوا أَخَاكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ! وَمَا إِثَابُكَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ فَأَكَلَ طَعَامَهُ وَشَرِبَ شَرَابَهُ  
فَدَعَى لَهُ فَذَلِكَ إِثَابُهُ.

اور امام ابوداؤد نے ہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ نے  
جناب نبی کریم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا اور جناب نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو دعوت دی،  
جب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کو بدلہ دو! عرض کیا یا رسول اللہ!  
بدلہ دینا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:

”جب کسی کے گھر میں مہمان کے طور پر آیا جائے، اس کا کھانا کھایا جائے اور پانی  
پیا جائے پھر اس کے لئے دعا کی جائے تو یہ بدلہ دینا ہے۔“



## فَصْلٌ فِي السَّلَامِ

”سلام کے بارے میں“

۱۹۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا:

تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ، وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ. [متفق علیہ]  
”کھانا کھلاؤ اور ہر جاننے والے اور نہ جاننے والے کو سلام کرو۔“

۱۹۶۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَفَلَا أَدُلُّكُمْ

عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفَشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ. [خرجه مسلم]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم جنت میں نہ جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ، ایمان نہیں لاؤ گے جب تک آپس

میں محبت نہ کرو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے اپناؤ تو آپس میں محبت کرنے

لگو؟ آپس میں سلام پھیلاؤ۔“

۱۹۷۔ وَقَالَ عُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ: الْإِنصَافُ

مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ، وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ.

اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تین خصلتیں ایسی ہیں جس نے انہیں جمع کر لیا اس نے ایمان کو جمع کر لیا: اپنے

دل سے انصاف کرنا، جہان بھر کے لئے سلام پھیلانا اور تنگی کے باوجود خرچ کرنا۔“

۱۹۸۔ وَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: السَّلَامُ

عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (عَشْرٌ)، ثُمَّ جَاءَ آخَرٌ، فَقَالَ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ فَقَالَ: (عِشْرُونَ)، ثُمَّ جَاءَ آخِرُ.  
فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ.  
فَقَالَ: (ثَلَاثُونَ). [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ایک آدمی جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا: دس نیکیاں ہو گئیں، پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے کہا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا: بیس نیکیاں ہو گئیں، پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے عرض کیا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ آپ ﷺ نے جواب دیا اور وہ شخص بیٹھ گیا تو فرمایا تیس نیکیاں۔“

۱۹۹۔ وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمُ بِالسَّلَامِ.

[قال الترمذی حدیث حسن وخرجه ابو داود]

اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بے شک لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔“

۲۰۰۔ وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يُجْزَى عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا: أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ، وَيُجْزَى عَنِ الْجُلُوسِ: أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ.

”جب جماعت گزرے تو ان کی طرف سے ایک آدمی کا سلام کرنا کافی ہے اور

بیٹھنے والوں کے لئے یہ کافی ہے کہ ان میں سے کوئی ایک جواب دیدے۔“

۲۰۱۔ وَقَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى صِبْيَانٍ يَلْعَبُونَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

[حدیث صحیح]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جناب نبی کریم ﷺ کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔“

۲۰۲۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ، فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَأَهُ أَنْ يَجْلِسَ،

فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ، فَلْيُسَلِّمْ، فَلْيَسِتِ الْأُولَى بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ

[قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

”تم میں سے کوئی جب، مجلس میں جائے تو سلام کرے اگر جی چاہے تو بیٹھے، پھر

جب اٹھے تو سلام کرے، پہلا سلام دوسرے سے زیادہ حق والا نہیں ہے۔“

## فَصْلٌ فِي الْعَطَاسِ وَالتَّشَاؤُبِ

”چھینک اور جمائی کے بارے میں“

۲۰۳۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّشَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ، وَحَمَدَ اللَّهَ،

كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ: يَزْحَمُكَ اللَّهُ. وَأَمَّا التَّشَاؤُبُ، فَإِنَّهُ هُوَ

مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَزِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ

إِذَا تَنَاءَبَ، ضَمِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند، پس جب کسی کو

چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ کہے: تو جو مسلمان نے اس پر لازم ہے کہ وہ

يَزْحَمُكَ اللَّهُ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جب کسی کو جمائی آئے تو

جہاں تک ہو سکے اسے روکے کیونکہ جب کسی کو جمائی آتی ہے تو شیطان خوش ہوتا ہے۔“

۲۰۴۔ وَقَالَ أَيُّضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ، أَوْ صَاحِبُهُ:

يَزْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَزْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِأَلْسِنَتِكُمْ.

اخر جہما البخاری وفي لفظ لابی داود الحمد لله على كل حال .

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد لله کہے: تو اس کا بھائی یرحمک الله کہے۔ جب بھائی یرحمک الله کہے تو چھینکنے والا اسے یرھدیکم الله ویصلح بالکم کہے (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات اچھے کرے) اور ایک روایت میں الحمد لله کی جگہ الحمد لله على كل حال ہے۔“

۲۰۵۔ وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
وَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ، فَشَبِّهُهُ، فَإِنْ لَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ، فَلَا تُشَبِّهُهُ.

[خرجه مسلم]

اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی چھینکے اور الحمد لله کہے تو اس کو جواب دو اور اگر وہ الحمد لله نہ کہے تو اسے جواب نہ دو۔“

## فِي النِّكَاحِ

”نکاح کے بارے میں“

۲۰۶۔ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مختلف ضروریات کے لئے خطبہ سکھایا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ لَهُ وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ  
أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ  
يُضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،  
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ  
وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ  
الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ①

[النساء: ۱]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ  
مُسْلِمُونَ ② [آل عمران: ۱۰۲]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ③ يُصْلِحْ لَكُمْ  
أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ  
فَوْزًا عَظِيمًا ④ [الأخزاب: ۷۰، ۷۱]. [خرجه الاربعه وقال الترمذی حدیث حسن]

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، ہم انہیں کی تعریف کرتے ہیں، انہیں سے  
مدد مانگتے ہیں اور انہیں سے مغفرت چاہتے ہیں، ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں سے  
بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دیں اسے کوئی  
گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دیں اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا،  
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اکیلے جن کا کوئی شریک  
نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں،

اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا فرمایا اور  
اسی سے اس کا جوڑا پیدا فرمایا اور ان دو سے بے شمار مرد اور عورتیں پھیلائیں اور  
ڈرو اس اللہ تعالیٰ سے جن کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو  
اور ڈرو رشتوں سے، بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہیں،

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ تعالیٰ سے جس طرح ان سے ڈرنے کا حق  
ہے اور ہرگز موت نہ آنے پائے مگر اس حال میں کہ تم فرمانبردار ہو،

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو، اللہ تعالیٰ  
تمہارے اعمال کو بار آور کریں گے اور تمہارے گناہ بخش دیں گے، جس نے اللہ  
تعالیٰ اور ان کے رسول کی اطاعت کی وہ عظیم کامیابی پا گیا۔



۲۰۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَا الْإِنْسَانَ، إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ:

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی انسان کی شادی ہونے پر اسے مبارک باد دیتے تو فرماتے:

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ.

[قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

”اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائیں، تم پر برکت نازل فرمائیں اور تم دونوں کو خیر میں اکٹھا رکھیں۔“

۲۰۸۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً، أَوْ اشْتَرَى خَادِمًا، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ. وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا، فَلْيَأْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهِ، وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ.

[خرجه ابو داود وابن ماجہ]

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی جب عورت سے شادی کرے یا خادم خریدے تو کہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ.

”اے اللہ! میں آپ سے اس کی خیر اور جس پر آپ نے اس کی طبیعت بنائی ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور میں آپ سے اس کے شر اور اس کی طبعی خصلتوں کے شر سے آپ کی پناہ کی درخواست کرتا ہوں۔“

اور جب اونٹ خریدے تو اس کی کوبان کی چوٹی پکڑ کر یہی دعا کرے۔

۲۰۹۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا

أَتَى أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا،

فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ، لَمْ يَضُرَّ شَيْطَانٌ أَبَدًا. [متفق عليه]

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اگر اپنی زوجہ کے ہاں جاتے ہوئے یہ پڑھے:

بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا.  
”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہم سے شیطان کو دور رکھے اور جو آپ نے ہمارے مقدر میں کیا ہے اس سے شیطان کو دور رکھے۔“

اگر اس ملاقات میں ان کے لئے بچہ مقدر ہوا تو اسے کبھی بھی شیطان کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

## فَصْلٌ فِي الْوِلَادَةِ

”بچہ کی پیدائش کے بارے میں“

۲۱۰۔ يُذَكَّرُ عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَهَا دَنَا وَلَا دُهَا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّ سَلَمَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ أَنْ يَأْتِيَا فَيَقْرَأَ عِنْدَهَا آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَإِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ وَيُعَوِّذَاهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ذکر کیا جاتا ہے کہ جب ان کے ہاں بچہ کی ولادت کا وقت قریب آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حکم فرمایا:

”سیدہ کے ہاں جا کر آیت الکرسی اور إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي إِلَىٰ آيَةٍ پڑھو اور معوذتین پڑھ کر دم کرو۔“

۲۱۱۔ قَالَ أَبُو رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَدْنَىٰ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا بِالصَّلَاةِ. [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تو میں

نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے کان میں نماز والی اذان دی۔“

۲۱۲۔ وَيُذَكِّرُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَى لَمْ تَضُرَّهُ أُمَّ الصَّبِيَّانِ.

اور حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس کا بچہ پیدا ہو اور وہ اس کے بائیں کان میں اذان دے دے تو اسے ام

الصبيان کی بیماری کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔“

۲۱۳۔ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ

فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبُرْكَاتِ، وَيُحَنِّكُهُمْ. [خروجہ ابوداؤد]

اور حضرت عائشہ صدیقہ بنتی نبیؐ فرماتی ہیں:

”جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بچے لائے جاتے تھے تو آپ ان کے

لئے برکت کی دعا فرماتے اور تحنیک بھی فرماتے۔“

نوٹ: تحنیک کا مطلب یہ ہے کہ کھجور چبا کر نو مولود کے منہ میں لگائی جائے۔ یا شہد یا

کوئی اور میٹھی چیز۔ (مترجم)

۲۱۴۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شَعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ

الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ، وَوَضَعَ الْأَذَى عَنْهُ، وَالْعَقَى. [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ:

”جناب نبی کریم ﷺ نے بچے کی پیدائش کے ساتویں دن اس کا نام رکھنے، اس

کے بال اتارنے اور اس کا عقیقہ کرنے کا حکم فرمایا۔“

۲۱۵۔ وَقَدْ سَمَّى النَّبِيُّ ﷺ ابْنَةَ إِبْرَاهِيمَ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي مُوسَى، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ

أَبِي طَلْحَةَ، وَالْمُنْدِرِ بْنَ أَبِي أُسَيْدٍ قَرِيبًا مِنْ وِلَادَتِهِمْ.

”اور جناب نبی کریم ﷺ نے اپنے صاحبزادہ کا نام ابراہیم، ابو موسیٰ کے بیٹے

کا نام ابراہیم اور ابی طلحہ کے بیٹے کا نام عبد اللہ اور ابو اسید کے بیٹے کا نام مندر رکھا

اور ان سب کے نام ان کی ولادت کے قریب ہی رکھ دیئے تھے۔“

۲۱۶۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَاءِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ. [ذکرہ ابو داؤد]  
 اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”بے شک تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ دادا کے نام سے پکارے جاؤ گے  
 لہذا اپنے اچھے نام رکھو۔“

۲۱۷۔ وَذَكَرَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:  
 إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللهِ: عَبْدُ اللهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ.

امام مسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”بے شک تمہارے ناموں میں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ترین نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔“

۲۱۸۔ وَعَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجُشَيْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسْمُوا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ  
 وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ تَعَالَى عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا: حَارِثٌ،  
 وَهَبًا، وَأَقْبَحُهَا: حَرْبٌ وَمُرَّةٌ. [خرجه ابو داؤد والنسائی]

اور ابی وہب جشمی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ترین نام  
 عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں اور سچے ترین نام حارث اور ہما ہیں اور سب سے برے  
 نام حرب اور مرہ ہیں۔“

۲۱۹۔ وَقَدْ غَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الْأَسْمَاءَ الْبَكْرَةَ إِلَى أَسْمَاءٍ حَسَنَةٍ، فَكَانَتْ زَيْنَبُ  
 تُسَمَّى: بَرَّةً، فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا، فَسَبَّأَهَا: زَيْنَبُ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ  
 مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ، وَقَالَ لِرَجُلٍ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ، وَغَيَّرَ  
 اسْمَ عَاصِيَةَ، فَسَبَّأَهَا جَمِيلَةً، وَقَالَ لِرَجُلٍ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: أَصْرَمٌ، قَالَ: بَلْ  
 أَنْتَ زُرْعَةٌ، وَسَمِيَ أَرْضًا يُقَالُ لَهَا: عَفْرَةٌ، خَضِرَةٌ وَشِعْبُ الضَّلَالَةِ وَسَمَاءُ  
 شِعْبِ الْهَدَايَةِ وَبَنُو الزُّنَيْةِ سَمَّاهُمْ بَنِي الرَّشْدَةِ.

جناب نبی کریم ﷺ نے کئی ناپسندیدہ ناموں کو پسندیدہ ناموں سے تبدیل فرمایا، حضرت

زینب بنتیہ کا نام بڑے (نیکی کرنے والی) تھا، انہیں کہا گیا آپ خود ہی اپنے آپ کو نیک بتاتی ہیں، تو آپ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا اور یہ بھی اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا کہ کوئی کہے وہ بڑے کے پاس سے نکل آیا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی سے دریافت فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا حَزَن (سخت) فرمایا نہیں بلکہ تم سَهْل (نرم) ہو۔ عَاصِيَّة (بدکار) نامی خاتون کا نام بَحْمِيْلَة (خوب صورت) سے تبدیل کر دیا۔ ایک آدمی سے دریافت فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا أَصْرَم (کاٹنے والا) فرمایا نہیں تم زُرْعَة (بونے والا) ہو۔ عَفْرَة (بخمر) نام کی زمین کا نام خَضْرَة (سرسبز) رکھا۔ شعب الضلالة (گمراہی کی گھاٹی) کا نام بدل کر شعب الهداية (ہدایت کی گھاٹی) رکھا اور بنی الزنيه کا (آخری بچہ والی عورت کی اولاد) نام بنی الرشدة (ہدایت والی عورت کی اولاد) رکھا۔

## فَصْلٌ فِي صِيَا حِ الدِّيِكِ وَ النَّهِيْقِ وَ النَّبَا حِ

”مرغ اور گدھے کی آواز اور کتے کی بھونک کے بارے میں“

۲۲۰۔ ذَكَرَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

إِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَبِيرِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ صِيَا حِ الدِّيِكَةِ، فَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا.

[متفق علیہ]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ

اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔ اور جب مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل

مانگو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔“

۲۲۱۔ وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَبَا حِ الْكِلَابِ، وَنَهِيْقَ الْحَبِيرِ بِاللَّيْلِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْهُمْ.

فَإِنَّهُمْ يَرِيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ. [اخرجه ابو داود]



اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”جب تم رات کے وقت کتے کی بھونک اور گدھے کی آواز سنو تو ان سے اللہ تعالیٰ  
 کی پناہ مانگو کیونکہ یہ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔“

## فَصْلٌ فِي الْحَرِيقِ

”آگ کے بارے میں“

۲۲۲۔ يُذَكِّرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 إِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوا فَإِنَّ التَّكْبِيرَ يُطْفِئُهُ.

عمر بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا:

”جب تم آگ دیکھو تو تکبیر کہو کیونکہ تکبیر اسے بجھا دے گی۔“

## فَصْلٌ فِي الْمَجْلِسِ

”مجلس کے بارے میں“

۲۲۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ، فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ

ذَلِكَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ

إِلَيْكَ؛ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ. [قال الترمذی حدیث حسن]

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں اس نے بہت زیادہ فضول باتیں کیں، پھر اس نے وہاں

سے اٹھنے سے پہلے یہ پڑھا تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کے اس مجلس کے گناہوں کو ختم فرمادیتے ہیں:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

”اے اللہ! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں آپ کی حمد کے ساتھ، میں گواہی دیتا

ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، میں آپ سے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں  
اور آپ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

۲۲۴۔ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ:

أَنَّهُ إِذَا كَانَ فِي مَجْلِسٍ خَيْرٍ، كَانَ كَالطَّابِعِ لَهُ، وَإِنْ كَانَ مَجْلِسٌ تَخْلِيطٍ، كَانَ كَفَّارَةً لَهُ.

ایک اور حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ

”اگر وہ مجلس اچھائی کی تھی تو یہ کلمات اس اچھائی پر مہر لگا دیتے ہیں اور اگر ملی جلی تھی  
تو یہ کلمات اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔“

۲۲۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَن  
مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةٌ. [خرجه ابو داؤد وغیرہ]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو بھی لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے وہ ایسے  
ہیں جیسے مردار گدھے پر بیٹھے ہوں اور یہ مجلس ان کے لئے باعثِ حسرت ہی ہوگی۔“

۲۲۶۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوهُ لِوَلَاءِ الدَّعَوَاتِ  
لِاصْحَابِهِ:

جب بھی جناب رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے اٹھتے تو اپنے ساتھیوں کے لئے یہ دعائیں فرماتے:

اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ،  
وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلِغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا  
مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اللَّهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُوَّتِنَا مَا  
أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا،  
وَانصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلْ

الدُّنْيَا أَكْبَرُ هَيْبَتَنَا، وَلَا مَبْلَغَ عَلَيْنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَزُحْمُنَا.

[قال الترمذی حدیث حسن]

”اے اللہ! ہمیں اپنی وہ خشیت عطا فرمائیے جو ہمارے اور آپ کی نافرمانی کے درمیان رکاوٹ بن جائے، اپنی وہ اطاعت عطا فرمائیے جس کے سبب آپ ہمیں اپنی جنت تک پہنچادیں اور ایسا یقین عطا فرمائیے جس کی وجہ سے آپ ہم پر دنیا کی آزمائشیں آسان فرمادیں، اے اللہ! ہمیں اپنی سماعتوں، بصارتوں اور دیگر توانائیوں سے تاحیات نفع عطا فرمائیے اور انہیں ہمارا ترکہ بنائیے، جنہوں نے ہم پر ظلم کیا ہے آپ ان سے ہمارا بدلہ لیجئے، دشمنوں کے خلاف ہماری مدد فرمائیے، ہماری مصیبت کو ہمارے دین میں نہ کیجئے اور دنیا کو ہمارا بڑا غم اور ہمارے علم کا آخری مقصود نہ بنائیے اور ہم پر اسے مسلط نہ فرمائیے جو ہم پر رحم نہ کرے۔“

## فَصْلٌ فِي الْغَضَبِ

”غصہ کے بارے میں“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَإِنَّمَا يَنْزَعَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ

إِنَّهُ هُوَ السَّبِيْعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾ [فصلت: ٣٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور اگر کوئی شیطان تیرے ساتھ چھیڑے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ، بے شک وہ

بخوبی سننے والا جاننے والا ہے۔“

۲۲۷۔ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ:

كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَانِ، وَأَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّتْ

وَجْهَهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْ دَا جُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ. [متفق عليه]

سلیمان بن صرد کہتے ہیں:

میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے، ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئی تھیں، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا، اگر یہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہے تو یہ سب کیفیت ختم ہو جائے گی۔“

۲۲۸۔ وَعَنْ عَطِيَّةِ بْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنْ نَّارٍ وَإِنَّمَا تَنْطَفِئُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ.

اور حضرت عطیہ بن عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس میں شک نہیں کہ غصہ شیطان کے اثر سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے لہذا جب کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ وضو کرے۔“

## فَصْلٌ فِي رُؤْيَا أَهْلِ الْبَلَاءِ

مصیبت زدہ لوگوں کو دیکھنے پر کیا کہنا چاہئے؟

۲۲۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

مَنْ رَأَى مُبْتَلَى فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ. [قال الترمذی حدیث حسن]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھا اور کہا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا

”سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت عطا فرمائی جس میں تم مبتلا ہو اور مجھے اپنی بہت ساری مخلوق سے بہتر حالت میں رکھا ہے۔“

## فَصَلِّ فِي دُخُولِ السُّوقِ

”بازار میں جانے کے بارے میں“

۲۳۰۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ، وَحُطِّبَتْ لَهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَتْ لَهُ أَلْفُ دَرَجَةٍ. [خرجه الترمذی]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بازار جائے اور یہ کلمات کہے اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس لاکھ گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس لاکھ درجے بلند کئے جاتے ہیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ،

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

”کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ جو اکیلے ہیں، جن کا کوئی شریک نہیں ہے، انہیں کی حکومت ہے اور انہیں کی تعریف، وہی زندگی و موت کے مالک ہیں، وہ ہمیشہ زندہ ہیں اور انہیں کبھی موت نہیں آئے گی، انہی کے پاس خیر ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والے ہیں۔“

۲۳۱۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ:

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ جب بازار تشریف لے جاتے تو یہ کہتے:

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا يَمِينًا فَاجِرَةً أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً. [اسناد هذا مثل من الاول]

”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ! اے اللہ! میں آپ سے اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں یہاں کسی جھوٹی قسم یا نقصان دہ سودے میں مبتلا ہوں۔“



## فَصْلٌ فِي النَّظَرِ فِي الْمِرَاةِ

آئینہ میں دیکھنے کے بارے میں

۲۳۲۔ يُذَكِّرُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرَاةِ قَالَ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ جب آئینہ میں دیکھتے تو فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَوَّى خَلْقِي فَعَدَلَهُ وَكَرَّمَ صُورَةَ وَجْهِِي فَحَسَّنَهَا  
وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جنہوں نے مجھے متوازن و درست بنایا، میرے

چہرے کی صورت کو عزت دی اور اسے خوب صورت بنایا اور مجھے مسلمانوں میں کیا۔“

۲۳۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرَاةِ قَالَ:

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب آئینہ میں دیکھتے تو فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي.

”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں، اے اللہ! جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی

ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے۔“

## فَصْلٌ فِي الْحِجَامَةِ

”فصد کھلوانے کے بارے میں“

۲۳۴۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ الْحِجَامَةِ  
كَانَتْ مَنْفَعَةً حِجَامَتِهِ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس نے فصد کھلوانے کے وقت آیت الکرسی پڑھی اس کا فصد کھلوانا اس کیلئے

فائدہ مند ہوگا۔“

## فَصَلُّ فِي الْأُذُنِ إِذَا طَنَّتْ

”جب کان بجنے لگے“

۲۳۵۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَنَّتْ أُذُنُ

أَحَدِكُمْ فَلْيَذُكُرِ اللَّهَ وَلْيُصَلِّ عَلَيَّ وَلْيَقُلْ ذَكَرَ اللَّهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِي.

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کسی کا کان بجنے لگے تو وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور مجھ پر درود بھیجے اور کہے

جس نے مجھے یاد کیا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھلائی سے یاد فرمائیں۔“

## فَصَلُّ فِي الرَّجْلِ إِذَا خَدَرَتْ

”جب پاؤں سو جائے“

۲۳۶۔ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنْشٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فَخَدَرَتْ رِجْلُهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَذْكَرُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَكَاثِمًا

نَشِطًا مِنْ عِقَالٍ.

ہیثم بن حنش کہتے ہیں ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا پاؤں

سو گیا، ایک آدمی نے کہا اپنے محبوب آدمی کو یاد کیجئے! انہوں نے کہا یا محمد، تو ان کا پاؤں ایسے

درست ہو گیا جیسے ری بندھی تھی جو کھول دی گئی۔

۲۳۷۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ خَدَرَتْ رِجْلُ رَجُلٍ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَذْكَرُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ فَذَهَبَ خَدْرُهُ.

اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی کا پاؤں

سو گیا تو انہوں نے فرمایا اپنی محبوب ترین شخصیت کو یاد کرو! اس نے کہا: ”محمد“ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

تو اس کی تکلیف جاتی رہی۔

## فَصْلٌ فِي الدَّابَّةِ إِذَا تَعَسَتْ

”جب سواری پھسلے تو کیا کہنا چاہئے“

۲۳۸۔ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ، فَعَثَرْتُ دَابَّتَهُ، فَقُلْتُ: تَعَسَ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ:

لَا تَقُلْ: تَعَسَ الشَّيْطَانُ، فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَعَاظَمَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ، وَيَقُولُ: بِقُوَّتِي، وَلَكِنْ قُلْ: بِاسْمِ اللَّهِ، فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَصَاغَرَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ.

ابی املیح نقل کرتے ہیں کہ ایک صاحب بیان کرتے ہیں میں جناب نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھا کہ آپ ﷺ کی سواری پھسلی تو میں نے کہا تَعَسَ الشَّيْطَانُ (شیطان ہلاک ہو جائے): آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تَعَسَ الشَّيْطَانُ (شیطان ہلاک ہو جائے) نہ کہو کیونکہ جب تم یہ کہتے ہو تو شیطان پھول پھول کر ایک کمرہ جتنا ہو جاتا ہے وہ کہتا ہے میری طاقت سے یہ سب کچھ ہوتا ہے، تم کہو بِاسْمِ اللَّهِ (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ) اس لئے کہ جب تم یہ کہتے ہو تو شیطان چھوٹا ہونے لگتا ہے حتیٰ کہ مکھی جتنا رہ جاتا ہے۔“

## فَصْلٌ فِيْمَنْ أُهْدِيَ هَدِيَّةٌ وَدُعِيَ لَهُ

”جسے کوئی ہدیہ دیا جائے اور دعا دی جائے تو وہ کیا کرے؟“

۲۳۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةٌ، قَالَ: (أَقْسِمُ بِهَا)، فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا رَجَعَتِ الْخَادِمُ تَقُولُ: مَا قَالُوا اتَّقُولُ الْخَادِمُ قَالُوا: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ، فَتَقُولُ عَائِشَةُ: وَفِيهِمْ بَارَكَ اللَّهُ، تُرَدُّ عَلَيْهِمْ مِثْلُ مَا قَالُوا وَيَبْقَى أَجْرُنَا لَنَا.  
حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بکری ہدیہ کی گئی، آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اسے تقسیم کرو، تو جب باندی کہیں گوشت دے کر لوٹی تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دریافت فرماتیں کہ انہوں نے کیا کہا؟ باندی کہتی انہوں نے کہا ہے: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ (اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دیں) تو آپ رضی اللہ عنہا فرماتیں: وَفِيهِمْ بَارَكَ اللَّهُ (اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ برکت دیں) ہم انہیں ان کی دعا جیسی دعا دے رہے ہیں اور ہمارا گوشت دینے کا اجر باقی رہا۔“

علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں ہمیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے اسی طرح کی صدقہ سے متعلق ایک اور حدیث بھی پہنچی ہے۔

## فَصَلُّ فِيْمَنْ أُمِيْطُ عَنْهُ أَدَى

”جس سے کوئی تکلیف وہ چیز ہٹائی جائے“

۲۳۰۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَنَاوَلَ مِنْ لَحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَدَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ مَسَحَ اللَّهُ عَنْكَ يَا أَبَا أَيُّوبَ مَا تَكْرَهُ فِي وَجْهِ آخِرَ لَا يَكُنْ بِكَ السُّوءُ يَا أَبَا أَيُّوبَ.

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک سے کوئی تنکا ہٹایا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَسَحَ اللَّهُ عَنْكَ يَا أَبَا أَيُّوبَ مَا تَكْرَهُ.

”اے ابو ایوب! اللہ تم سے تمہاری ناپسندیدہ چیزوں کو ہٹائیں۔“

ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا:

لَا يَكُنْ بِكَ السُّوءُ يَا أَبَا أَيُّوبَ.

”اے ابو ایوب! تمہیں کبھی تکلیف نہ آئے۔“

۲۳۱۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخَذَ لَحْيَةَ رَجُلٍ أَوْ رَأْسَهُ شَيْئًا فَقَالَ الرَّجُلُ صَرَفَ اللَّهُ عَنْكَ السُّوءَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَرَفَ عَنَّا السُّوءَ مُنْذُ أَسْلَمْنَا وَلَكِنْ إِذَا أُخِذَ عَنْكَ شَيْءٌ فَقُلْ أَخَذَتْ يَدَاكَ خَيْرًا.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے کسی آدمی کی داڑھی یا سر سے کوئی چیز ہٹائی تو اس نے کہا ”اللہ تعالیٰ آپ سے برائی کو ہٹائیں“ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس وقت سے ہم سے برائی کو ہٹا دیا ہے جب سے ہم اسلام لائے ہیں، تم یوں کہو کہ: تمہارے ہاتھ میں بھلائی آئے!



## فَصْلٌ فِي رُؤْيَيْهِ بَاكُورَةِ الشَّمْرِ

”موسم کا پہلا پھل دیکھنے پر کیا کہنا چاہئے“

۲۴۲۔ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الشَّمْرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

لوگ جب سب سے پہلا پھل دیکھتے تھے تو اسے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے تھے، جب جناب رسول اللہ ﷺ اسے دست مبارک میں لیتے تو فرماتے :

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا.

اے اللہ! ہمیں ہمارے پھل میں برکت عطا فرمائیے، ہمارے شہر میں برکت عطا فرمائیے، ہمارے صاع میں برکت عطا فرمائیے اور ہمارے مَدَن میں برکت عطا فرمائیے۔

ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُ مِنَ الْوُلْدَانِ . [خروجہ مسلم]

پھر سب سے چھوٹا بچہ جو مجلس میں موجود ہوتا وہ پھل اسے عطا فرماتے۔

نوٹ: صاع اور مَدَن اس زمانہ کے دو پیمانوں کے نام ہیں جن کے ساتھ غلہ وغیرہ اور دیگر

اجناس ناپی جاتی تھیں۔ (مترجم)

## فَصَلُّ فِي الشَّيْءِ يُعْجِبُهُ وَيَخَافُ عَلَيْهِ الْعَيْنَ

”وہ چیز جو اچھی لگ رہی ہے اور اسے نظر بد لگنے کا اندیشہ ہے“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلَوْ لَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ

إِلَّا بِاللَّهِ: [الكهف: ۳۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اور تم جب اپنے باغ میں داخل ہوئے تو کیوں نہ کہا: مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے)

۲۳۳۔ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ. [حدیث صحیح]

جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”نظر کا لگنا حق ہے، اگر کوئی شیء تقدیر سے آگے بڑھتی تو وہ نظر ہوتی۔“

۲۳۴۔ وَيُذَكِّرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُعْجِبُهُ فِي نَفْسِهِ، أَوْ مَالِهِ، فَلْيَبْرِكْ عَلَيْهِ، فَإِنَّ

الْعَيْنَ حَقٌّ.

نقل کیا جاتا ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سے کسی کو جب اپنی ذات میں یا اپنے مال میں کوئی چیز اچھی لگے تو اس

کے لئے برکت کی دعا کرے کیونکہ نظر کا لگنا حق ہے۔“

۲۳۵۔ وَيُذَكِّرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى شَيْئًا فَأَعْجَبَهُ فَلْيَقُلْ:

جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں منقول ہے کہ ارشاد فرمایا: جو آدمی کوئی چیز دیکھے

اور اچھی لگے تو کہے:

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

”وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔“

۲۴۶۔ وَيُذَكِّرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَافَ أَنْ يُصِيبَ شَيْئًا بِعَيْنِهِ قَالَ  
اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَلَا تَضُرَّهُ.

جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں نقل کیا جاتا ہے کہ جب آپ ﷺ کو نظر لگنے کا  
اندیشہ ہوتا تو فرماتے:

اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَلَا تَضُرَّهُ.

”اے اللہ! اس میں برکت دیجئے اسے نقصان نہ پہنچائیے۔“

۲۴۷۔ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ، وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ، حَتَّى نَزَلَتِ الْمِعْوَذَاتَانِ،

فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَهُمَا، وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جناب رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر سے بچنے کے لئے استعاذہ

پڑھتے تھے حتیٰ کہ جب سورۃ الفلق اور سورۃ الناس اتریں تو پھر استعاذہ کی باقی

چیزیں چھوڑ دیں۔“

## فَصْلٌ فِي الْفَالِ وَالطَّيْرَةِ

”اچھا یا برا شگون لینا“

۲۴۸۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

لَا عَدْوَى، وَلَا طَيْرَةٌ، وَأَصْدَقُهَا الْفَالُ۔ قَالُوا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ يَسْمَعُهَا الرَّجُلُ.

جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”نہ تو کوئی تعدی ہے اور نہ ہی بد شگونی البتہ سب سے سچی چیز فال ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے

عرض کیا: فال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھی بات جو آدمی سنتا ہے۔“

نوٹ: تعدی کا مطلب ہے بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگنا۔ (مترجم)

۲۴۹۔ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْجِبُهُ الْفَالُ.

”اور جناب رسول اللہ ﷺ کو نیک شگونی اچھی لگتی تھی۔“

مِثْلَ مَا كَانَ فِي سَفَرِ الْهَجْرَةِ فَلَقِيَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ

بُرَيْدَةُ قَالَ بَرَدًا مَرْنَا.

جیسا کہ ہجرت کے سفر میں ہوا کہ راستہ میں ایک آدمی ملا تو دریافت فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟

اس نے کہا: بریدہ (ٹھنڈک والا) فرمایا: ہمارا معاملہ ٹھنڈا ہو گیا۔

۲۵۰۔ وَقَالَ:

رَأَيْتُ فِي مَنَامِي كَأَنِّي فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَأَتَيْنَا مِنْ رُطْبِ ابْنِ طَابٍ،

فَأَوْلَتْ الرِّفْعَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْعَاقِبَةَ لَنَا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ.

اور ارشاد فرمایا:

”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں عقبہ بن رافع کے گھر میں ہوں اور ہمارے پاس

ابن طاب کی تازہ کھجوریں لائی گئی ہیں۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ دنیا میں ہمیں

رفعت ملے گی، آخرت میں اچھا انجام ہوگا اور ہمارا دین بڑا عمدہ و پاکیزہ ہے۔“

۲۵۱۔ وَأَمَّا الظَّيْرَةُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ رضي الله عنه: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ. قَالَ:

اور بدفالی کے بارے میں حضرت معاویہ بن حکم رضي الله عنه فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کئی لوگ بدفالی لیتے ہیں؟ فرمایا:

ذَلِكَ شَيْءٌ تَجِدُونَهُ فِي صُدُورِكُمْ فَلَا يَصُدُّنَكُمْ. [هذه الاحاديث في الصحاح]  
”یہ ایک بات ہے جو تم اپنے دلوں میں پاتے ہو، یہ تمہیں اپنے ارادے سے ہرگز باز نہ رکھنے پائے۔“

۲۵۲۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الظَّيْرَةِ فَقَالَ  
أَصْدَقُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا وَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَقُولُوا.

اور حضرت عروہ بن عامر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلى الله عليه وسلم سے طیرہ (بدفالی) کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: اس میں سب سے سچی چیز فال (نیک فالی) ہے، بدفالی مسلمان کو واپس نہیں لوٹا سکتی، جب تم کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھو تو کہو:

اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

”اے اللہ! آپ کے سوا کوئی اچھائیاں نہیں لاسکتا اور آپ کے سوا کوئی برائیاں ختم نہیں کر سکتا، پس اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی بچاؤ ہے اور نہ کوئی طاقت۔“



## فَصْلٌ فِي الْحَمَامِ

”غسل خانہ میں جانا“

۲۵۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَهُوَ أَشْبَهُهُ قَالَ نِعَمَ الْبَيْتِ الْحَمَامُ يَدْخُلُهُ الْمُسْلِمُ إِذَا دَخَلَهُ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَاسْتَعَاذَهُ مِنَ النَّارِ.  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور موقوفاً جو کہ زیادہ معتبر ہے، مروی ہے کہ انہوں نے

فرمایا کہ:

”غسل خانہ بھی کیا خوب گھر ہے کہ مومن اس میں داخل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے

جنت کا سوال کرتا ہے اور جہنم سے پناہ مانگتا ہے۔“

تَمَّ بِحَمْدِ اللَّهِ.

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے کتاب مکمل ہوئی۔“

## حواشی

الحمد لله . والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله واصحابه اجمعين . اما بعد :  
 فيقول محمد بن محمد الخانجي البوسنوي : هذا تعليق وجيز على كتاب "الكلم  
 الطيب" للامام تقي الدين ابي العباس ابن تيمية فريد عصره علما ومعرفة وذكاء  
 وحفظا وزهدا وفرط شجاعة وكثرة تأليف المتوفى سنة ثمان وعشرين وسبعمائة  
 اكثره تخريج لاحاديثه او شرح لغريبه الفاظه والله ولي التوفيق .

- ١- رواه ايضا الامام احمد باسناد حسن وابن ابي الدنيا والبيهقي ورواه احمد من  
 حديث معاذ باسناد جيد الا ان فيه انقطاعا . وكل من رواه زاد في آخره وقال  
 معاذ بن جبل ما عمل امرؤ بعمل انجى له من عذاب الله عز وجل من ذكر الله .
- ٢- في اوله كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في طريق مكة فمر على جبل  
 يقال له جمدان فقال سيروا هذا جمدان سبق المفرد والخب . واخرجه ايضا  
 احمد والحاكم والترمذي مختصرا بنحوه . والمفردون اسم فاعل من التفريد  
 كانهم فردوا انفسهم من اقرانهم .
- ٣- قال الترمذي حسن غريب واخرجه ايضا ابن ماجه وابن حبان في صحيحه  
 والحاكم وقال صحيح الاسناد .
- ٤- هذا اللفظ البخاري وهو متفق عليه بالمعنى واخرجه ايضا ابن حبان وابو عوانة في  
 صحيحهما .
- ٥- واخرجه احمد ورجال الصحيح والنسائي وابن حبان في صحيحه وابن  
 ابي الدنيا .
- ٦- الى قوله اكثر منه حديث واحد وما بعده حديث آخر والا اول اخرجه ايضا احمد  
 والترمذي وابن ماجه .

- ۷- والثانی اخرجہ ایضاً حمد و النسائی و الترمذی و صححہ و ابن ماجہ و الحاکم و ابن حبان و جعلہما مسلم حدیثاً واحداً.
- ۸- اخرجہ ایضاً حمد و الترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و ابو عوانة و غیرہم و معنی حیبتان محبوبتان ای محبوب قائلہما الی اللہ تعالیٰ.
- ۹- اخرجہ ایضاً النسائی فی الیوم و اللیلة و الترمذی و صححہ و ماطلعت علیہ الشمس کنایة عن الدنیا و ما فیہا.
- ۱۰- اخرجہ ایضاً حمد و ابن حبان و الطبرانی فی الکبیر و ابن ماجہ و ابن ابی شیبہ و ابن شہیم و النسائی فی الیوم و اللیلة و فی روایة افضل الکلام مکان احب.
- ۱۱- اخرجہ ایضاً حمد و الترمذی و صححہ و النسائی فی الیوم و اللیلة و ابن حبان و غیرہم و جاء فی صحیح مسلم او یحط باثبات الالف و قال الترمذی و النسائی و یحط بدونہ و هو كذلك فی الجمع بین الصحیحین للحمیدی.
- ۱۲- اخرجہ ایضاً اصحاب السنن الابع و صححہ الترمذی و معنی فی مسجدہا فی موضع صلاتہا و لو وزنتہن لرجحتہن و مداد کلماتہ المراد ما لا یحصیہ عدد لان کلمات اللہ تعالیٰ لا تحصى.
- ۱۳- اخرجہ ایضاً النسائی فی الیوم و اللیلة و ابن ماجہ و ابن حبان فی صحیحہ و الحاکم و قال صحیح الاسناد و قوله او افضل او بمعنی بل و فی الحدیث دلیل علی جواز استعمال نحو السبحة.
- ۱۴- رواہ ایضاً البزار و رجالہ رجال الصحیح و شک الراوی فی عافی.
- ۱۵- اخرجہ ایضاً الطبرانی فی معاجیمہ الثلاثة و ابن شہیم و تکلم فیہ المنذری بما ملخصہ ان فی سندہ عبدالرحمن بن اسحق یکنی اباشیبہ و هو واه و ایضاً فیہ عبدالرحمن بن عبد اللہ بن مسعود عن ابیہ و عبدالرحمن لم یسمع من ابیہ و اللہ اعلم و قیغان جمع قاع و هی الارض المستویة الخالیة عن الشجر.
- ۱۶- اخرجہ فی ضمن حدیث و اخرجہ ایضاً حمد و اصحاب السنن و صححہ الترمذی۔ قوله: علی کنز من کنوز الجنة۔ فی البخاری علی کلمة من کنز الجنة.

## الآيات:

- ۱۔ ای الاصل.
- ۲۔ یہ آیت ابن تیمیہ کی اصل کتاب کے اس نسخہ میں موجود نہیں ہے جو مطبعة التفسیر من الاحوی مصر سے شائع ہوا، جس کا عکس ۱۳۴۹ھ میں المکتبة القیمة بمبئی نے شائع کیا تھا۔ لیکن علامہ البانی کے تلخیص شدہ نسخہ کی مکتبة المعارف الریاض سے ہونے والی آٹھویں طباعت میں یہ آیت موجود ہے۔ (مترجم)
- ۳۔ فاحی: فاعل اوحی زکریا علیہ السلام.
- ۴۔ جمع زلفة وهی طائفة من اللیل.

## الاحادیث:

- ۱۷۔ ورواه ایضا الترمذی وصححه و ابو داود والنسائی فی الیوم واللیلۃ.
- ۱۸۔ اخرجه ایضا ابو داود و الترمذی وصححه و النسائی و ابن ابی شیبۃ.
- ۱۹۔ مطیرة: ذات مطر.
- ۲۰۔ و اخرجه ایضا احمد و النسائی و ابن حبان و ابو عوانة فی صحیحہ، و روی ایضا من حدیث علی اخرجه الدورقی و ابن جریر باسانید صحیحہ۔
- ۲۱۔ اخرجه ایضا احمد و النسائی فی الیوم واللیلۃ و الترمذی و معنی ابوء اعترف و اقر.
- ۲۲۔ اخرجه ایضا احمد و النسائی و ابن حبان و ابو یعلی و سعید بن منصور و ابن ابی شیبۃ و ابن منیع و غیرہم و معنی شرکۃ الاشرک باللہ و روی بفتح الشین و الراء ای مصائدہ و حبالہ.
- ۲۳۔ اخرجه ایضا النسائی و ابن ابی شیبۃ و ابن حبان و الحاکم و صححه.
- ۲۴۔ فی اسناد الترمذی سعد بن المرزبان ابو سعد البقال ضعیف باتفاق الحفاظ فلعلہ صح عند الترمذی من طریق آخر علی ان بعض نسخ الترمذی لیس فیہا تصحیح و قدر واه ابو داود و النسائی باسانید جیدة عن رجل خدم النبی ﷺ عن النبی ﷺ فاصل الحدیث ثابت و رواہ الحاکم و قال صحیح الاسناد.
- ۲۵۔ اخرجه ایضا ابو داود و اسنادہ جید و اخرجه النسائی و الطبرانی فی الاوسط بنحوہ.
- ۲۶۔ اسنادہ جید و اخرجه ایضا النسائی و ابن حبان و ابن السنی و البیہقی.

۲۷۔ رجال اسنادہ ثقات و اخرجہ ایضا ابن حبان و ابن ابی شیبہ و فی الباب عن ابن عباس عبد البزار و فاعل قال: یعنی الخسف: و کعب.

۲۸۔ رواہ ابن السنی و رواہ من طریق آخر عن رجل من اصحاب النبی ﷺ لم یقل عن ابی الدرداء و فیہ تکرار مجئ الرجل الیہ یقول ادرك دارك فقد احترقت و هو یقول ما احترقت لانی سمعت النبی ﷺ یقول من قال حین یصبح هذه الكلمات و ذکرها لم یصبه فی نفسه و لا اهلہ و لا مالہ شیء یکرهہ و قد قلتها لیوم ثم قال انهضوا بنا فقام معه فانتھوا الی داره و قد احترق ما حولها و لم یصبها شیء.

۲۹۔ اخرجہ ایضا احمد و اصحاب السنن عن حذیفة و احمد و مسلم و النسائی عن البراء و احمد و الشیخان عن ابی ذر و لیس فی مسلم عن حذیفة.

۳۲۔ و اخرجہ ایضا بقیة الجماعة و احمد.

۳۳۔ هذا موقوف علی علی و رواہ بنحو هذا الدارمی و و کعب فی تفسیرہ و ابن مردویہ و فی بعض النسخ من هذا الكتاب انه مرفوع و لیس بصحیح.

۳۴۔ اخرجہ ایضا اصحاب السنن و ابن ابی شیبہ و معنی فلینفضہ فلیحرکہ و بابہ نصر و الصنفة بفتح الصاد و کسر النون.

(۱) رواہ ابن السنی باسناد حسن عن ابی هريرة.

۳۵۔ هو متفق علیہ من حدیث علی و اخرجہ ایضا احمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن حبان و غیرہم و رواہ مسلم من حدیث ابی هريرة ایضا و سیاق المصنف اقرب الی لفظ رواية ابی هريرة.

۳۷۔ اخرجہ ایضا النسائی بسند صحیح و عزاه المصنف و صاحب الحصن الحصین الی الترمذی قال بعضهم لم اجده فیہ و فی الباب عن البراء عند النسائی بسند صحیح و ابن ابی شیبہ.

۳۸۔ و اخرجہ ایضا ابوداؤد و الترمذی و قال حسن صحیح قوله كفانا ای دفع عنا شر خلقه و آوانا یرید لم یجعلنا من المنتشرین کالبهائم او آوانا فی کن نکن فیہ.

۴۰۔ فی سندہ عبید اللہ بن الولید ضعیف جدا و ایضاً فیہ عن عنة عطية العوفی عن ابی سعید و عالج موضع بالبادیة به رمل.

۴۱۔ اخرجہ ایضا ابوداؤد و الترمذی و صححه و ابن ماجة و النسائی و ابن ابی شیبہ.

۴۲۔ اخرجہ ایضا احمد و اصحاب السنن و صححه الترمذی.



۴۳۔ وخرجه ايضا بوداود والنسائي في اليوم والليله والترمذى وابن ماجه. ومعنى  
تعارسهر واصله تعارر قال ابن التين ظاهر الحديث ان تعار استيقظ.

۴۴۔ وخرجه ايضا ابن السنى.

۴۵۔ قال النووى روينا في سنن ابى داود باسناد لم يضعفه.

۴۶۔ سبق ان ابن السنى اخرجه واسناده صحيح.

۴۷۔ هذا مرفوع حكما ولا ندرى من اخرجه وايراد المصنف له بصيغة التمريض  
يؤذن بضعفه.

(۱) علامہ عینی نے ”الْعِلْمُ الْهَيْبُ“ کے نام سے اس کتاب کی جو شرح لکھی ہے اس میں اس  
عنوان میں یقلب کی جگہ یقلق کا لفظ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴۸۔ اسناد الترمذى ضعيف ورواه البطرانى فى الكبير والوسط باسناد جيد عن  
خالد الاان عبدالرحمن بن سابط راويه لم يسمع من خالد كما قاله الحافظ  
المنذرى.

۴۹۔ ورواه ايضا بوداود وابن السنى والنسائي والحاكم وقال صحيح الاسناد.  
وهمزات الشياطين خطر اثم التي يخطر ونها بقلب الانسان.

۵۰۔ وخرجه ايضا باقى الجماعة وغيرهم. والحلم ما يرى فى المنام من الخيالات  
الفاصلة.

۵۱۔ رواه مسلم وابدود والنسائي وابن ماجه.

۵۲۔ رواه ابن السنى وذكره النووى فى الاذكار وسكت عليه.

الآية: (۱) يعنى ناشئة الليل اشد ثباتا من النهار واثبت فى القلب وذلك ان العمل بالليل  
اثبت بالنهار قاله الحافظ ابن جرير.

۵۳۔ ورواه ايضا احمد واهل السنن وقد اختلف فى معنى النزول كالاختلاف فى  
الآيات والاحاديث المتشابهات واسلم الاقوال الايمان بها بلا كيف والسكوت  
عن المراد واليه ذهب جمهور السلف منهم الائمة الاربعة. واللہ اعلم.

۵۴۔ رواه الترمذى وابدود والحاكم ورجال اسناده رجال الصحيح وعبسة  
هو بفتح العين ثم الباء المفتوحة ثم السين كذلك وزيادة النون بعد العين غلط.

۵۵۔ وخرجه ايضا الامام احمد.

۵۶۔ هذا مرفوع حكما ولا ندرى من اخرجه وايراد المصنف له بصيغة التمريض  
يؤذن بضعفه.

- ۵۷۔ سبق ان ابن السنی اخرجه واسناده صحیح.
- ۵۸۔ رواه ابن السنی وذكره النووی وسكت عليه.
- ۵۹۔ اخرجه ايضا ابن حبان باسناد حسن وابن السنی.
- ۶۰۔ اخرجه ايضا ابن السنی والحاكم وغيرهما والفاظهم مختلفة وقوله اضل هو من الضلال مبني للمعلوم واصل الثاني من الاضلال قال بعض الشراح هو مبني للمجهول وقال في تكملة مجمع البحار كلاهما بصيغة المعلوم اه. وعلى هذا النسق ازل واظلم.
- ۶۱۔ ورواه ايضا اصحاب السنن الاربعة.
- ۶۲۔ قال النووی لم يضعفه ابو داود وقال غيره في اسناده محمد بن اسماعيل بن عياش وابوه وفيهما مقال.
- ۶۳۔ لم يخرججه من الستة غير الترمذی.
- ۶۴۔ رواه ابن السنی قال النووی وروينا الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم عند دخول المسجد والخروج منه من رواية ابن عمر ايضا، وهذا يفسر قول المصنف: وغيره.
- ۶۵۔ واخرجه ايضا ابو داود والنسائي وابن ماجه وغيرهم باسناد صحيحة وليس في مسلم فليسلم على النبي وهو في رواية الباقيين.
- ۶۶۔ وهو حديث حسن رواه ابو داود باسناد جيد.
- ۶۷۔ رواه ايضا مالك والنسائي وابن ماجه وروى نحوه الامام احمد من حديث ابي سعيد والاستهام الاقتراع.
- ۶۸۔ رواه ايضا مالك وابو داود والنسائي.
- ۶۹۔ ورواه ايضا احمد والنسائي وابن ماجه وفي الباب عن البراء عند احمد والنسائي باسناد جيد. والمدى: الغاية.
- ۷۰۔ واخرجه ايضا مالك و احمد واصحاب السنن.
- ۷۱۔ رواه ايضا احمد وابو داود و الترمذی والنسائي.
- ۷۲۔ رواه ايضا ابو داود والنسائي وفي البخاري نحوه من حديث معاوية.
- ۷۳۔ رواه ايضا احمد واهل السنن. وروى المقام المحمود مكان مقاما محمودا عند النسائي وابن حبان وفي قوله الذي وعدته اشارة الى قوله تعالى عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا، وعسى في كلام الله تعالى للتحقيق وزيادة والدرجة الرفيعة بدعة.

- ۷۴۔ رواه ايضا النسائي في اليوم واللييلة وابن حبان وسكت عليه ابو داود والمنذرى.
- ۷۵۔ اخرجه الترمذى و ابو داود و احمد و النسائي و ابن حبان و ابن خزيمة و زيادة قالوا فماذا نقول الخ عند الترمذى فقط.
- ۷۶۔ رواه ايضا ابن خزيمة و ابن حبان و الحاكم و صححوه و رواه مالك موقوفا و حين يلحم بعضهم بعضاى حين تشتبك الحرب بينهم ويلزم بعضهم بعضا.
- ۷۷۔ اخرجه ايضا الحاكم و صححه و اقره الحافظ الذهبى فى تلخيص المستدرک و اخرجه ايضا البيهقى فى كتاب الدعوات الكبير.
- ۷۸۔ فى سنده عن رجل عن شهر بن حوشب عن ابى امامة او عن بعض اصحاب النبى ﷺ و قال فى آخره: و قال فى سائر الفاظ الاقامة كنهو حديث عمر فى الاذان.
- ۷۹۔ رواه ايضا احمد و اهل السنن.
- ۸۰۔ رواه ايضا ابن حبان فى صحيحه و سكت عليه ابو داود و له طرق و الموتة الجنون.
- ۸۱۔ روى هذا من حديث عائشة عند الترمذى و ابى داود و الدارقطنى و الحاكم و فى سنده حارثة ابن ابى ابى الرجال ضعفه ابن معين و احمد و روى من حديث ابى سعيد عند الترمذى و ابى داود و ابن ماجه و فى سنده على بن نجاد بن رفاعة تكلموا فيه روى ايضا عن ابن مسعود و انس و غيرهم.
- ۸۲۔ رواه غير مسلم ايضا و هو صحيح عنه و كان عمر يجهر به تعليما للناس ثم ترك الجهر و قد اخذ بهذا الاستفتاح اكثر اهل العلم و اخذ بعضهم بغيره.
- ۸۳۔ اخرجه ايضا اصحاب السنن و احمد و ابن حبان۔ (۱) هكذا قيده مسلم و اورده فى صلاة الليل و فى صحيح ابن حبان اذا قام الى الصلاة المكتوبة.
- ۸۴۔ رواه ايضا اصحاب السنن و ابن حبان فى صحيحه.
- ۸۵۔ رواه ايضا اهل السنن.
- ۸۶۔ اخرجه ايضا مسلم و احمد و الدارمى و صححه الترمذى.
- ۸۷۔ و رواه ايضا اصحاب السنن و احمد و ابن حبان.
- ۸۸۔ رواه ايضا احمد و اصحاب السنن الا الترمذى.
- ۸۹۔ رواه ايضا احمد و ابو داود و النسائي و سبوح بضم السين اجود من فتحها و معناه المبرأ من كل نقص و معنى قدوس المظهر من كل ما لا يليق بالخالق و فى قافه الضم و الفتح و الضم اجود.

- ۹۰۔ رواه ايضا احمد و ابو داود و النسائي و ابن ماجه۔ و معنى قمن جدير و حقيق.
- ۹۱۔ رواه ايضا الترمذى فى الشمائل و سكت عليه ابو داود و المنذرى و قال النووى هو صحيح.
- ۹۲۔ فى الاصل اللهم ربنا و لك الحمد باثبات الواو و قد ادعى ابن القيم انه لم يرد الجمع بين اللهم و الواو و غلط فى ذلك فانه فى النسخ الصحيحة من البخارى فى عدة مواضع و قد ثبت ربنا لك الحمد و ربنا و لك الحمد و اللهم ربنا لك الحمد و اللهم ربنا و لك الحمد و لك الحمد۔ كل ذلك ثابت.
- ۹۳۔ رواه ايضا النسائي و ابو داود۔ و الجد بفتح الجيم الغنى.
- ۹۴۔ اخرجه ايضا ابو داود و النسائي و هو فى المستدرک ايضا.
- ۹۵۔ خرجه مسلم و ابو داود و النسائي.
- ۹۶۔ اخرجه مسلم و ابو داود و دقه و جله بكسر او لهما و معناه قليله و كثيره.
- ۹۷۔ و اخرجه ايضا ابو داود و ابن ماجه.
- ۹۸۔ اخرجه ايضا ابن ماجه و الحاكم و صححه و فى سنده كامل ابو العلاء و ثقة ابن معين و تكلم فيه غير ه قال النووى اسناد ابى داود حسن.
- ۹۹۔ و رواه النسائي و الدارمى و الترمذى و البيهقى.
- ۱۰۰۔ رواه مسلم و ابو داود و النسائي و ابن ماجه و احمد.
- ۱۰۱۔ رواه الجماعة الا ابن ماجه۔ و المغرم ما يلزم الانسان ادائه.
- ۱۰۲۔ اخرجه ايضا احمد و اصحاب السنن.
- ۱۰۴۔ الدندنة كلام تسمع نعمته و لا يفهم: و حولها الضمير مفرد و قد جاء مثنى ايضا.
- ۱۰۵۔ رجال اسناده ثقات و روى احمد نحوه.
- ۱۰۶۔ سنده صحيح و له عند النسائي طريقان و الرجل الذى تبع عمار هو السائب و لكن كنى عن نفسه: و برد العيش نعمته بفتح النون و عيش بارد ناعم: و اخرجه ايضا احمد و الطبرانى و الحاكم فى المستدرک.
- ۱۰۷۔ و اخرجه ايضا اصحاب السنن و الامام احمد.
- ۱۰۸۔ زاد الطبرانى بعد قوله له الملك و له الحمد عن المغيرة: يحيى و يميت و هو حى لا يموت بيده الخير: و رواه سنده موثقون.
- ۱۰۹۔ رواه ايضا احمد و ابو داود و النسائي.
- ۱۱۰۔ رواه ايضا ابو داود: و الدثور جمع دثر بفتح الدال و اسكان التاء و هو المال

الكثير وفي صحيح البخارى فى هذا الحديث عشر امكان ثلاثا وثلاثين  
والزيادة فى مسلم فهى مقبولة. قال القاضى عياض ظاهر الاحاديث انه يسبح  
ثلاث وثلاثين مستقلة ويحمد كذلك ويكبر كذلك وهذا اولى من تاويل ابى  
صالح.

١١١- ورواه ايضا مالك وابن خزيمة فى صحيحه.

١١٢- اسناده صحيح صححه الترمذى ورواه ايضا ابن ماجه وابن حبان فى  
صحيحه. وقوله وذلك خمسون ومائة اى الحاصلة من ضرب ثلاثين فى خمس  
صلوات. وقوله والف وخمس مائة فى الميرزان اى لان الحسنه بعشر امثالها.

١١٣- ورواه ايضا احمد والبيهقى فى كتاب الدعوات الكبير.

١١٤- رواه ايضا النسائى فى اليو والليلة ورجاله ثقات الا ان ابن معين قال  
عبدالرحمن بن سابط لم يسمع من ابى امامة.

١١٥- واخرجه ايضا النسائى قال النووى اسناده صحيح.

١١٦- واخرجه ايضا ابوداود والنسائى والترمذى وابن ماجه وصححه الترمذى  
وابن حبان وكان احمد بن حنبل يضعفه ولا ضرر فى ذلك بعد اخراج البخارى له  
١١٧- اخرجه ابن السنى قال النووى اسناده غريب فيه من لا اعرفهم. قال العيني قال  
شيخنا زين الدين كلهم معروفون ثم ذكر ان فى سنده ابراهيم بن البراء ضعيف  
جداف هذا الحديث ساقط لاحجة فيه وقولى ماندم الخ هو من كلام المصنف  
وكان <sup>الشيخ</sup> يعتاد ان يقول ذلك.

١١٨- واخرجه ايضا احمد والنسائى والترمذى وصححه وابن ماجه وغيرهم.

١١٩- واخرجه ايضا الخاكم وقال صحيح الاسناد وقال الترمذى غريب ليس  
بمحفوظ.

١٢٠- قال الترمذى حديثه غريب.

١٢١- اخرجه ايجا احمد وابن حبان وابن ابى شيبه والطبرانى والبخارى فى الادب  
المفرد وفى اسناده جعفر بن ميمون وليس بالقوى وصححه شارح الجامع  
الصغير.

١٢٢- واخرجه ايضا ابن ماجه ولا ادري اين رواية انها تقال سبع مرات الا ان الخطيب  
اخرج فى تاريخه هذا الحديث وقال ثلاث مرات.



١٢٣- اخرجہ ایضاً النسائی والحاکم والامام احمد والبیہقی والضیاء المقدسی فی المختارة وصححه الحاکم وقره الذهبی.

١٢٤- اخرجہ ایضاً ابن السنی والحاکم وابویعلی وغیرہم قال فی مجمع الزوائد رجال احمد وابی یعلی رجال الصحیح الا باسلمة الجهنی وقد وثقه ابن حبان قوله: وابن عبدک وابن امتک فی بعض النسخ بحذف الواو من الموضعین قوله فرحافی بعض النسخ بالجیم وفي بعضها بالحاء المهملة.

١٢٥- قال النووی اسناده صحیح واخرجہ ایضاً احمد وابن حبان والحاکم والبیہقی

١٢٦- رواه الترمذی من حدیث انس وابوداود واحمد وابن ماجه وابن حبان والضیاء فی المختارة والنسائی وابوعوانة وابن ابی شیبة باسانید صحیحة واحول معناه امنع وادفع.

١٢٧- رواه ابن السنی.

١٢٨- رواه ابن السنی.

١٢٩- رواه البخاری والنسائی وذهل الحاکم فاخرجہ فی المستدرک قائلاً صحیح الاسناعلی شرط الشیخین ولم یخرجاه۔ وقد اخرجہ البخاری.

١٣١- سبق تخریجه.

١٣٢- فی مسلم مکان ادبر ولی وله حصاص۔ والحصاص شدة العدو.

١٣٣- لعل المراد من معادن القبلیة التي اقطعها رسول الله صلی الله علیه ووسلم بلال بن الحارث والقبیلة بفتح القاف والباء وكسر اللام منسوبة الى قبل وهي من ناحية الفرع بضم الفاء واسکان الراء وحكى ضمها وهو موضع بین نخلة والمدینة وقیل هي ناحية من ساحل البحر بینها وبين المدینة خمسة ايام.

١٣٤- قوله: والله لو لا دعوة اخینا سلیمان ای حیث قال رب اغفر لی وهب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی.

١٣٥- فی الباب ایضاً عن عبید بن رفاعة الرزقی عن احمد وعبالرزاق وابن ابی شیبة وخنزب بنحاء معجمة مكسورة او مفتوحة ثم نون ساكنه ثم زای مفتوحة.

١٣٦- قال النووی اسناده جيد.

١٣٧- قوله: فان لو الخ معناه انها تجر الى الوسوسة وان التدبیر یسبق القدر وهذا من عمل الشیطان.

١٣٨- قال فی شرح الجامع الصغیر وهو حدیث ضعیف.

۱۳۹۔ اخرجہ ابن السنی و ابو یعلی الموصلی فی مسنده و فی سندہ عیسی بن عون عن عبد الملك بن زاررة عن انس قال الحافظ ابن كثير قال الحافظ ابو الفتح الازدی عیسی بن عون عن عبد الملك بن زاررة عن انس لا یصح حدیثہ اہ۔ و فی الجامع الصغير ان الاربعة اخرجوه و ما رى ذلك صحيحا و اخرجہ ايضا البيهقي ۱۴۰۔ اخرجہ ابن ماجه عن عائشة و فی شرح الجامع الصغير اسناده حسن و فيه زيادة فی آخره اعود بن من حال اهل النار.

۱۴۱۔ اخرجہ ابن السنی باسناد ضعيف۔ والشع احديسور النعل التي تشدالي زمامها.

۱۴۳۔ روى كل هذا مسلم في صحيحه و هما حديثان ابتداء الثاني من قوله دخل الخ. ۱۴۴۔ اخرجہ ايضا احمد و الحاكم و البيهقي في كتابه الدعوات الكبير قال في شرح الجامع الصغير صحيح.

(۱) الرقي بضم الراء جمع رقية وهي العوذة التي يرقى بها صاحب الافة كالحمى والصرع وغير ذلك من الافات وقد جاء في بعض الاحاديث جوازها و في بعضها النهي عنها و جمع بينهما بان ما كيره من لارقي وينهى عنه ما كان غير مفهوم و بغير اسماء الله تعالى و صفاته و كلامه في كتابه المنزل و ان يعتقد ان الرقي فافعة لا محالة فيتكل عليها و اما الرقي المروية كالتعون بالقران و اسماء الله تعالى فهي جائزة.

۱۴۵۔ هذا لفظ البخاري و هي اتم الروايات و في رواية فامر له بثلاثين شاة و قوله قلبه بفتح القاف و اللام و الباء الموحدة اي و جمع۔ و في هذا الحديث دليل على نفع الرقية بالفاتحة قال ابن القيم رحمته و لقد مر بي وقت بمكة سقمت فيه و فقدت الطبيب و الدواء فكنت اتعالج بها اخذ شربة من ماء زمزم و اقرئها عليها مرار اثم اشربه فوجدت بذلك البرء التام ثم صرت اعتمد ذلك عند كثير من الاوجاع فانفع بها غاية الانتفاع اہ.

۱۴۶۔ الهامة بتشديد الميم كل ذات سم يقتل و اللامة هي العين التي تصيب ما نظرت اليه بسوء و قوله ابا كما اي ابراهيم.

۱۴۷۔ اخرجہ ايضا ابو داود و ابن ماجه و النسائي في اليوم و الليلة.

۱۴۸۔ اخرجہ ايضا ابو داود و الترمذی و النسائي في اليوم و الليلة.

۱۴۹۔ اخرجہ ايضا احمد و ابن ماجه.

١٥٠- اخرجہ ایضاً الحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری وقال النووی اسنادہ صحیح.

١٥١- اخرجہ ایضاً احمد وابن ماجہ وفي الباب احادیث كثيرة عن عدة من الصحابة.

١٥٢- قال النووی اسنادہ صحیح علی شرط مسلم اه ورواه ایضاً الحاکم وقوله وهی جمع باکیة هذا مدرج من المصنف وقوله مرینامعناه هنیئا ومریعامن المراعاة وهی الخصب.

١٥٣- قال ابوداود وغریب واسنادہ جيد قال النووی اسنادہ صحیح.

١٥٤- قال النووی اسنادہ حسن وقوله من روح الله هو بفتح الراء واسکا الواو ايك من رحمة الله بعباده.

١٥٥- هكذا في الاصل وتاممه واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما ارسلت به.

١٥٦- ورواه ایضاً النسائی والشافعی وسکت علیه ابوداود والمنذری فهو صالح وقوله ناشناى سحابا.

١٥٧- هكذا ذكره المصنف وقال النووی وروينا بالاسناد الصحيح في الموطأ عن عبد الله بن الزبير انه كان اذا سمح هكذا قال وليس هذا في الموطأ رواية يحيى بن يحيى الليثي عن عبد الله بن الزبير بل نقله مالك عن شيخه عامر بن عبد الله بن الزبير من قوله فالله اعلم.

١٥٨- ذكره النووی في الاذكار ولم ينسبه لاحد.

١٥٩- ورواه ایضاً البخاری في الادب المفرد والنسائی في اليوم والليلة والحاکم في المستدرک و احمد واسناد احمد والحاکم حسن وله طرق وقال النووی اسنادہ ضعيف.  
(١) الاستصحاء طلب صحو السماء وهو ذهاب الغيم.

١٦١- الاكام جمع الاكمة وهی التل والظراب جمع الظرب بفتح الظاء وكسر الراء وهی الراية الصغيرة.

١٦٢- ورواه ایضاً احمد والحاکم وابن حبان وحسنه الترمذی واسناد الدارمی حسن.

١٦٣- رواه ایضاً الامام احمد وابن ماجة وفي بعض النسخ حتى مكان حين قال النووی الرواية حتى.

١٦٥- واخرجہ ایضاً ابن السنی والحاکم في المستدرک قال في شرح الجامع الصغير حديث صحيح.

١٦٦- الرواية الاولى اخرجها ابو داود مرسلًا عن معاذ بن زهرة والرواية الثانية اخرجها الطبراني في الكبير وابن السني والدارقطني عن ابن عباس وسنده ضعيف الا انه يدل على ان له اصلاً.

١٦٧- ذكره النووي وسكت عليه ورواه ايضا ابن ابي شيبة هو والطبراني كلاهما عن المطعم بن المقدم الصنعاني وهو من اتباع التابعين فالحديث مرسل بل معضل ووقع هنا للنووي عليه السلام غلط غريب فانه صحف المطعم بن المقدم الصنعاني فقال المقطم بن المقدم الصحابي وليس الغلط من النساخ لان الحافظ ابن حجر راي ذلك بخط النووي مضبوطا بالحر كات وهذه الغلطة على حالها في كتاب الاذكار له المطبوع عليه السلام جزاه عنا خير جزاء.

١٦٨- رواه ابن السني وابن ماجه والنسائي في اليوم والليلة واسناده حسن كما قاله الحافظ العراقي.

١٦٩- واخرجه النسائي في اليوم والليلة و ابو داود واسناده جيد.

١٧٠- اخرجاه ايضا احمد والحاكم والنسائي وابن حبان في صحيحه قال شارح الجامع الصغير صحيح.

١٧١- واخرجه ايضا الحاكم باسناد حسن.

١٧٢- اخرجاه ايضا النسائي وابن ماجه والشرف بفتحيتين المكان لاعالي ومعنى اطوله البعد قربه له وسهل له.

١٧٣- اخرجاه ايضا الحاكم وصححه وابن حبان وقال النووي صحيح.

١٧٤- اخرجاه ايضا ابو داود والنسائي والترمذي ومقرنين مبيقين ووعثناء السفر مشقته وكتابة المنظر سوء الحال وتغير النفس.

١٧٥- اخرجاه ابو داود والنسائي عن جابر وهو عنه في صحيح البخاري.

١٧٧- يونس بن عبيد بن دينار تابعي بصرى وهذا الاثر اخرجاه عنه ابن السني.

١٧٨- رواه ابن السني قال النووي حكى بعض شيوخنا الكباري العلم انه انفلتت له دابة اظنها بغلة وكان يعرف هذا الحديث فقال له فحبسها الله عليهم في الحال وكنت انا مرة مع جماعة جماعة فانفلتت منها بهيمة وعجزوا عنها فقلته فوقفت في الحال بغير سبب سوى هذا الكلام.

١٧٩- واخرجه ايضا ابن السني.

۱۸۰۔ وخرجه ايضا احمد والنسائي والترمذى وابن ماجه وابن ابى شيبة ومالك وصححه الترمذى.

۱۸۱۔ وخرجه ايضا النسائي وفي اسنادهما بقية بن الوليد وهو ثقة وان كان فيه مقال وخرجه الحاكم ايضا وساكن البلد قال الخطابي هم الجن والاسود العظيم من الحيات وقال النووى كل شخص يسمى اسود.

۱۸۲۔ عمر هو ابن ام سلمة ام المؤمنين ربيب النبي ﷺ وكان قبل نصيحة رسول الله ﷺ فكان يقول ما زالت تلك طعمتى (بكسر الطاء) بعد.

۱۸۳۔ وخرجه ايضا ابن ماجه والحاكم وصححه.

۱۸۵۔ وليس قوله ﷺ فى الضب لم يكن بارض قومى فاجدنى اعافه اظهار العيب الطعام بل بيان كراهيته.

۱۸۶۔ ورواه ايضا ابن حبان فى صحيحه.

۱۸۷۔ ورواه ايضا النسائي والترمذى وحسنه.

۱۸۸۔ ورواه ايضا ابوداود وابن ماجه كلهم من طريق عبدالرحيم ابى مرحوم عن سهل بن معاذ وفى عبدالرحيم مقل ولكن صحح الترمذى وابن خزيمة والحاكم حديثه عن سهل بن معاذ.

۱۸۹۔ وخرجه ايضا ابن ماجه والنسائي وابن السنن.

۱۹۰۔ اخرجه ايضا الامام احمد فى المسند قال فى شرح الجامع الصغير اساده صحيح ايك وجهالة الصحابي لاتضر كما قرر فى اصول الحديث ومعنى اقيت ارضيت او اعطيت ما يقتنى.

۱۹۱۔ اخرجه ايضا احمد و ابوداود وابن ماجه ومعنى غير مكفى غير منقطع عنابل يستمر لنا طول اعمارنا ولا نودع ذلك لانه ليس ان شاء الله تعالى آخر طعامنا.

۱۹۲۔ الوطبة بالواو والحيس يجمع بين التمر والاقط والسمن. وكان هذا محرقا من النساخ فنقلناه من صحيح مسلم.

۱۹۳۔ رواه ايضا ابن السنن والبغوى فى شرح السنة قال ميرك شاه اسناده صحيح ورواه ابن ماجه من حديث عبدالله بن الزبير وقال سعد بن معاذ ورواه ابن حبان فى صحيحه عنه وقال سعد بن عباد.

۱۹۴۔ اخرجه ايضا البيهقى فى الشعب قال فى شرح الجامع الصغير حديث حسن.

۱۹۵۔ اخرجه ايضا ابوداود والنسائي وابن ماجه.



- ۱۹۶۔ ورواه ایضا ابوداود والترمذی ولاتدخلون باثبات النون ولاتومنوا اكثر النسخ بدون النون وله وجه.
- ۱۹۷۔ علقه البخاری ورواه متصلا غیر واحد منهم اللالكائی بسند صحیح وهذا موقف علی عمار.
- ۱۹۸۔ ورواه ایضا ابوداود وزاد من وجه آخر ثم اتى اخر فقال السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ومغفرته فقال النبی ﷺ اربعون هكذا تكون الفضائل۔ وقوله عشر ای عشر حسنات وعلی هذا ما بعده.
- ۱۹۹۔ واخرجه ایضا الامام احمد وفي بعض النسخ من بدامكان بداهم.
- ۲۰۰۔ رواه احمد والبيهقي وفيه ضعف.
- ۲۰۱۔ اخرج البخاری ومسلم ان انسا فعل ذلك وقال كان النبی ﷺ يفعلہ وفي رواية لمسلم عنه ان رسول الله ﷺ مر علی غلمان فسلم علیهم وفي سنن ابی داود مثله وزاد يلعبون واسناده علی شرط الشيخين.
- ۲۰۲۔ ورواه ایضا ابوداود و احمد وابن حبان والحاكم.
- ۲۰۳۔ ورواه ایضا ابوداود والترمذی.
- ۲۰۴۔ واخرجه ایضا ابوداود والنسائی فی اليوم واللیلة۔ (۱) ای مكان الحمد لله.
- ۲۰۵۔ ورواه ایضا احمد والبخاری فی تاریخه وظاهر الاحادیث وجوب الحمدلة للعاطس ووجوب التشمیت اذا حمد الله العاطس ولم یکن کافرا ولم یزد علی الثلاث لاجل الزکام والی هذا ذهب جماهير وهی التشمیت واجب علی کل سامع او هو واجب علی الکفاية فيه خلاف والظاهر الاول والله اعلم.
- ۲۰۶۔ قال النووي اسانیدها صحیحة وقول المصنف وفي رواية زیادة ارسله الخ هذه الزیادة تنتهی بقول ولا یضر الله شیئا واما الآیات فمن اصل الحدیث.
- ۲۰۷۔ اخرج ایضا احمد و ابوداود وابن ماجه والحاكم وابن خزيمة وابن حبان وصححاه والنسائی فی اليوم واللیلة۔ ورفأمن الترفنة وهی التهنئة.
- ۲۰۸۔ رواه ابن السنی ایضا قال النووي اسانیده صحیحه۔ وفي رواية ثم لیا خذها بناصيتها ولیدعو بالبرکة فی المرنة والخادم.
- ۲۰۹۔ واخرجه ایضا ابوداود والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابن ماجه.
- ۲۱۰۔ رواه ابن السنی.

۲۱۱۔ اخرجہ ایضا ابو داؤد و احمد و الحاکم و البیهقی قال الترمذی حدیث صحیح والعمل علیہ.

۲۱۲۔ رواہ ابن السنی و رواہ البیهقی من حدیث الحسن بن علی و هو مہنا عن الحسين و كذلك ذكره النووي في الاذكار و ام الصبيان قال ابن الاثير هي الريح التي تعرض للصبيان فربما غشي عليهم وقيل هي التابعة من الجن۔ وفي الباب عن ابن عباس عند البیهقی باسناد ضعيف.

۲۱۳۔ قال النووي اسناده صحيح اه۔ وحنكه يستعمل من الثلاثي ومن الفعيل والتحنيك ان تمضغ التمر ثم تدلكه بحنك الصبي.

۲۱۴۔ و اخرجہ الحاکم ایضا.

۲۱۵۔ و بوب البیهقی فی سننه فقال باب تسمية المولود حين يولد و هو اصح من السابع اه، و الظاهر ان الامر في ذلك واسع.

۲۱۶۔ و اخرجہ ایضا احمد و الدارمی قال ابن القيم اسناده حسن.

۲۱۷۔ و اخرجہ ایضا ابو داؤد و الترمذی و احمد و الدارمی.

۲۱۸۔ و اخرجہ ایضا البخاری فی الادب المفرد.

۲۱۹۔ زينب هذه هي بنت ابي سلمة ربيبة النبي ﷺ و كان اسمها برة و الحدیث فی الصحيحین و روى نحو ذلك في زينب بنت جحش ام المؤمنين ایضا و اما قوله و كان يكره ان يقال خرج من عند برة فهذا في واقعة اخرى و هي ان ام المؤمنين جويرية كان اسمها برة فغير النبي صلى الله عليه وسلم اسمها و سماها جويرية كراهة ما ذكر و الحدیث فی مسلم فصنيع المصنف نوع من التخليط۔ (۱) و قد اخرجنا احاديث ذلك و بيناها باتم بيان في شرحنا على تيسير الوصول و هذا المختصر لا يحتمل التطويل بذلك.

۲۲۰۔ و اخرجہ ایضا احمد و ابو داؤد و الترمذی.

۲۲۱۔ و رواه ایضا احمد و ابن حبان فی صحیحہ و الحاکم و غیرہم.

۲۲۲۔ رواه ابن السنی و ابن عدی و ابن عساکر و نحوه عبد ابن عدی من حدیث ابن عباس و ذكره ابن القيم فی زاد المعاد و شرحه باتم شرح و بین سره فليراجع.

۲۲۳۔ قال النووي قال الترمذی حسن صحيح اه۔ و اخرجہ ایضا ابو داؤد و ابن حبان و الحاکم و النسائی.

۲۲۴۔ ذکر ذلك فی حدیث جیر بن مطعم و هو عند النسائی و الطبرانی و الحاکم و صححه.

- ۲۲۵۔ ورواه الحاکم ایضا وقال صحیح علی شرط مسلم.
- ۲۲۶۔ فی اسنادہ عبید اللہ بن زحر الافریقی مختلف فیہ ولہ منا کیر ضعفہ احمد وغیرہ حتی قال ابن حبان یروی الموضوعات عن الاثبات لکن قال النسائی فی الیوم والليلة والحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط البخاری واقره الحافظ الذهبی و لیس فی سند الحاکم عبید اللہ المذکور.
- ۲۲۷۔ ورواه ایضا ابو داود والنسائی.
- ۲۲۸۔ واخرجه ایضا الامام احمد فی مسنده.
- ۲۲۹۔ اخرجہ ایضا احمد وابن السنی والبیہقی وابن ماجہ کلہم عن ابن عمرو اخرجہ البیہقی والطبرانی فی الصغیر والاوسط عن ابی ہریرة واسنادہ حسن وطرقہ کثیرة تقوی بعضها بعضا وقال ابن القیم صح ذلك عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.
- ۲۳۰۔ قال الترمذی غریب وقال المنذری ماملخصه ان اسنادہ متصل حسن ورواته ثقات اثبات وفي ازهر بن سنان خلاف وقال ابن عدی ارجوانہ لا باس به واخرجه ایضا ابن ماجہ وابن ابی الدنیا والحاکم وصححه ورواه الحاکم ایضا من حدیث عبد اللہ بن عمرو وقال صحیح الاسناد.
- ۲۳۱۔ اخرجہ البیہقی والحاکم و اشار الی قوته وابن النی والطبرانی فی الکبیر وقال فی مجمع الزوائد وفيه محمد بن ابان الجعفی ضعیف۔ وقال فی شرح الجامع الصغیر ضعیف.
- ۲۳۲۔ اخرجہ ابن السنی.
- ۲۳۳۔ اخرجہ ابن السنی وفي الباب عن ابن عباس عند ابن السنی وابن یعلی فی مسنده والطبرانی فی کبیرہ باسناد ضعیف.
- ۲۳۴۔ رواه ابن السنی و ابی مردویہ و اشار الحافظ ابن کثیر الی ضعفہ.
- ۲۳۵۔ رواه ابن السنی والحکیم الترمذی والطبرانی فی الکبیر وابن عدی.
- ۲۳۷۔ روى هذه الموقوفات ابن السنی.
- ۲۳۸۔ اخرجہ ابو داود بسند صحیح و جهالة الصحابی لا تضر علی ان ابن السنی رواه بسند صحیح عب ابی الملیح عن ابیہ و ابوه صحابی اسمه اسامة وهکذا رواه النسائی فی الیوم والليلة وابن مردویہ فی تفسیرہ ورواه الامام احمد عن ابی تمیمة عن رذیف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

- ۲۳۹- رواه ابن السنی۔ والخادم انث لكونه جارية والله اعلم.
- ۲۴۱- كل هذا رواه ابن السنی.
- ۲۴۲- ورواه ايضا الترمذی وابن السنی.
- ۲۴۳- رواه مسلم عن ابن عباس وبعضه في البخاری من حديث ابي هريرة.
- ۲۴۴- رواه النسائی من حديث عامر بن ربيعة ورواه ابن السنی من حديث عامر وحديث سهل بن حنيف.
- ۲۴۵- رواه ابن السنی عن انس واسناده ضعيف وسبق نحوه في فصل ما ينعم به على الانسان فراجع.
- ۲۴۶- رواه ابن السنی عن سعيد بن حكيم قال شارح الجامع الصغير حديث حسن لغيره.
- ۲۴۷- رواه ايضا النسائی وابن ماجه.
- ۲۴۸- متفق عليه من حديث ابي هريرة واخرجه البخاری من حديث انس.
- ۲۵۰- حديث رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم اخرجه مسلم من حديث انس.
- ۲۵۱- اخرجه مسلم.
- ۲۵۲- رواه ابن السنی وابوداود وعروة بن عامر القرشي او الجهني مختلف في صحبته وهذا الحديث رواه عنه حبيب بن ابي ثابت واستظهر الحافظ ابن حجر ان رواية حبيب عن عروة منقطعة.
- ۲۵۳- رواه ابن السنی مرفوعا باسناد ضعيف. وقد تم ما اردنا تعليقه على كتاب "الكلم الطيب" والله المسئول ان يجعله مقبولا عنده وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين.
- ربيع الاول سنة ۱۳۴۹ هجرى بمصر القاهرة

## مسنون اذکار اور ان کا فلسفہ

اسلامی فلسفہ کی بے مثال و منفرد کتاب ”حجۃ اللہ البالغہ“ سے اقتباسات کا اردو ترجمہ

- ☆ مسنون اذکار کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟
- ☆ انسانی نفسیات کو اذکار کی ضرورت کیوں ہے؟
- ☆ مسنون اذکار کی دس اقسام اور ان کی تاثیر و افادیت کی وضاحت
- ☆ اذکار کو مخصوص اوقات و اسباب کے ساتھ جوڑنے کی حکمت



## تمہید و تعارف

اوراد و وظائف کا موضوع ہمارے ہاں بڑی حد تک کاروباری ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جو معاشی، معاشرتی اور نفسیاتی مسائل کی آماجگاہ بنا ہوا ہو وہاں یہی کاروبار سب سے آسان بھی ہے اور مفید بھی، لیکن معاشرے کے سنجیدہ و سمجھدار لوگوں کا نقطہ نظر ہمیشہ کاروباریت سے کہیں بلند و بالا رہا کرتا ہے۔ ہر دور میں علمائے ربانیین نے ہر علمی و عملی موضوع کو روح اسلام سے جوڑ کر معاشرے میں بصیرت کا چراغ روشن رکھا ہے اور دیانتدار و مخلص اہل علم عام مسلمانوں کی معصوم و مظلوم نفسیات کو دھوکہ دہی کے ذریعہ زخمی نہیں کرنا چاہتے۔

حضرت الام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ اٹھارویں صدی عیسوی کی شخصیت ہیں اور اٹھارویں صدی عیسوی فلسفوں کی صدی کہلاتی ہے۔ دنیا میں نئی امنگوں اور نئے ولولوں کے ساتھ ابھرنے والی قوموں کے دانش وروں نے انسانی زندگی اور اس کی اجتماعی تشکیل کے الگ الگ نظریات متعارف کرائے اور آج ان قوموں کے معاشرے انہیں فلسفوں پر قائم ہیں۔

ایسے میں حضرت شاہ صاحبؒ نے مسلمانوں کے زوال کے اسباب، آنے والے سائنسی و جمہوری ادوار اور سرمایہ داری کی بنیاد پر تشکیل پانے والے معاشروں کے مسائل کو سامنے رکھ کر قرآن و سنت کے فراہم کردہ اصول اور اسلامی تاریخ کے ہزار سالہ دور کی روشنی میں ایک مکمل و جامع نظام نوپیش کیا ہے۔ اگر اس خطہ کے مسلمان شاہ صاحبؒ کی ان تعلیمات کو اپنی فکر کی اساس مانیں اور اسی کے تناظر میں اپنا شعور بڑھائیں تو نہ صرف ہماری مایوسی و ذہنی پسماندگی ختم ہو سکتی ہے بلکہ ہم دوسری قوموں کو انسانی زندگی کے ارتقاء کا کوئی بہتر نمونہ فراہم کر سکتے ہیں۔

یہاں چونکہ ہمارا موضوع روحانیت ہے اس لئے شاہ صاحب کی حکمت سے صرف وہی اقتباسات پیش کئے گئے ہیں جن کا تعلق اسی موضوع سے ہے۔ اگر کسی کو توفیق میسر آئے کہ وہ شاہ صاحب کے سماجی، سیاسی، معاشرتی اور معاشرتی فلسفہ کا مطالعہ کرے تو یقیناً وہ ہماری معروضات کی تصدیق کرے گا۔

آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے کہ کس طرح شاہ صاحب مابعد الطبعیات کو اس مادی دنیا سے جوڑ کر اسلام کی تعلیم کو دنیا جہان کی ساری تعلیمات سے برتر ثابت کرتے ہیں۔ جب مذہب کی آسمانی اور روحانی تعلیمات کی اس دنیا کے معاملات سے تطبیق انسانی شعور میں آتی ہے تو ایمان و اعتقاد انقلاب آفریں ہو جاتا ہے اور اگر ایمان والوں کا شعور اس جوہر اصلی سے عاری ہو تو سب کچھ رسم و توہم ہو کر رہ جاتا ہے۔

جناب سرورِ عالم ﷺ کے تعلیم کردہ اذکار اور دعائیں پڑھئے اور انہیں شاہ صاحب کی حکیمانہ تفہیم کی روشنی میں زیرِ عمل لائیے تو آپ اپنے من میں ایک نئی زندگی کو آتا ہوا محسوس کریں گے اپنے آپ کو خدا شناسی کے سفر میں آگے بڑھتا ہوا پائیں گے اور آپ کے افکار و اعمال فراستِ مومن کی صحیح تعبیر بنیں گے۔

والسلام

زاہد محمود قاسمی

## مسنون اذکار کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟

حضور سرور عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ”جو کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں اللہ پاک کا ذکر نہ کیا تو اسے اللہ پاک کی طرف سے حسرت و نقصان ہی ملے گا اور جس نے کسی آرام کی جگہ میں آرام کیا مگر اس میں اللہ پاک کا ذکر نہ کیا تو اللہ پاک کی طرف سے اس پر حسرت و نقصان ہی آئے گا“ ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا ”جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھے جس میں انہوں نے اللہ پاک کا ذکر نہ کیا تو وہ مردار گدھے پر سے اٹھے۔ اور یہ مجلس ان کے لئے حسرت ہوگی“ نیز ارشاد فرمایا: ”اللہ پاک کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کرو کیونکہ اللہ پاک کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں کرنا دل کی سختی کا باعث ہے اور اللہ پاک سے سب سے زیادہ دور وہی ہے جس کا دل سخت ہے“

جو آدمی اللہ پاک کے ذکر کی شیرینی پا چکا ہو اور یہ جان چکا ہو کہ اللہ پاک کے ذکر سے کیسا اطمینان ملتا ہے اور کس طرح ذکر کے وقت اللہ پاک اور بندے کے درمیان کے پردے ہٹتے جاتے ہیں حتیٰ کہ اللہ پاک کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے۔ تو یہ آدمی جب دنیا کے کاموں میں مشغول ہوتا ہے۔ اہل و عیال سے گھلتا ملتا ہے اور مال و دولت کے معاملات میں دلچسپی لیتا ہے تو ذکر کے دوران حاصل ہونے والی کیفیتیں جاتی رہتی ہیں اور وہ یوں محسوس کرتا ہے کہ اس نے کوئی چیز پانے کے بعد کھودی ہے اور اس کے سامنے پردے آگئے ہیں۔ جب یہ کیفیت آجاتی ہے تو یہ جہنم اور برائی کی طرف لے جانے والی ہوتی ہے اس کا ہر لمحہ نقصان و حسرت کا باعث ہوتا ہے جب مسلسل یہی کیفیات ہی آتی چلی جائیں تو نجات کا راستہ بند ہوتا چلا جاتا ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے ان باعث حسرت و نقصان کیفیتوں کا خوب علاج فرمایا ہے۔ ہر مشغولیت کے مطابق اذکار و دعائیں مسنون فرمائیں تاکہ یہ غفلت کے زہر کے لئے تریاق کا کام دیں۔ آپ ﷺ نے ان اذکار کے فائدے بھی بتائے اور ان پر عمل نہ کرنے کی صورت میں حسرتوں والی کیفیتوں کے طاری ہو جانے کے بارے میں تنبیہات بھی فرمائیں۔

مسنون دعاؤں اور اذکار کے الفاظ کو محفوظ رکھنا ضروری ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی اپنی کوتاہ عقل کے زور پر ان میں تبدیلی کرے اور اسمائے الہیہ میں الحاد و اغلاط کا مرتکب ہو کر اللہ پاک کی شان و مقام میں پس و پیش کر بیٹھے۔

## ۲۔ اذکار اور ان کی دس اقسام اور ان کے فوائد و اسرار

مسنون دعائیں اور اذکار عموماً دس اقسام کے ہیں جن میں سے ہر ایک کے اسرار الگ ہیں۔ اسی لئے مختلف مواقع میں آپ ﷺ نے ان اقسام کے امتزاج پر مشتمل دعائیں مقرر فرمائیں تاکہ ہمہ قسم کے اسرار و فوائد حاصل ہوں اس کے علاوہ یہ ہے کہ ہر جگہ ایک ہی طرح کا ذکر نہیں رکھا کیونکہ اس میں عام مسلمانوں کے لیے خالی زبان کا ورد بن کر رہ جانے کا اندیشہ ہے یہاں مختلف قسم کے اذکار و اوراد کی دس اقسام اور ان کی حکمتیں و اسرار بالترتیب تحریر کئے جاتے ہیں۔

### (۱) سُبْحَانَ اللَّهِ (۲) الْحَمْدُ لِلَّهِ:

اس کی حقیقت ہے اللہ تعالیٰ کو جمیع اقسام کے نقائص سے پاک ماننا اور جمیع اوصاف و کمالات تامہ کو اللہ پاک کے لیے ثابت کرنا۔ اگر یہ دونوں ذکر ایک کلمہ میں جمع ہوں تو یہ بندے کے لیے اپنے رب کی معرفت کی فصیح ترین تعبیر ہے کیونکہ بندہ کے لئے اللہ پاک کی تعریف کرنے کی صورت صرف یہی ہے کہ وہ اپنے اندر پائے جانے والے تمام نقائص سے پاک ذات کو مانے اور اس کے لیے تمام ممکنہ کمالات کو اکمل طریقہ پر ثابت کرے۔ اگر کسی کے صحیفہ دل میں یہ ذکر نقش ہو جائے تو اس کو اللہ پاک کی کامل و مکمل معرفت میسر آگئی اور اس نے قرب الہی حاصل کرنے کا عظیم ترین دروازہ پالیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے فرمایا: ”تسبیح (سُبْحَانَ اللَّهِ) ترازو کے نصف کے برابر ہے اور الْحَمْدُ لِلَّهِ اسے مکمل بھر دیتی ہے“ اور اسی وجہ سے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ایسا کلمہ ہے جو زبان پر ہلکا، میزان میں بھاری اور رحمن تعالیٰ کو محبوب ہے۔ جو اسے کہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگ جاتا ہے۔ صحیحین میں ہے کہ ”جو اسے سو بار پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔ اور قیامت کے دن یہ کلمہ کہنے والے سے افضل اجر والا کوئی نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے اس کلمہ کو اتنا یا اس سے زیادہ پڑھا ہوگا۔“ یہ وہ افضل کلام ہے جو اللہ پاک نے اپنے فرشتوں کے لیے منتخب فرمایا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”سب سے پہلے جن لوگوں کو جنت کی طرف دعوت دی جائے گی وہ لوگ ہوں گے جو خوش حالی و تنگ حالی میں اللہ پاک کی حمد کرتے ہیں“ اس کی حکمت یہ ہے کہ

ان کا یہ عمل ثبوتی ہے جو ثبوتی جذبات و قوی سے صادر ہوتا ہے اور ایسے جذبات کے مالک لوگ جنت کی نعمتوں کا وافر حصہ پائیں گے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے ”سب سے افضل دعا الْحَمْدُ لِلَّهِ ہے“ اس کی حکمت یہ ہے کہ دعا کی دو قسمیں ہیں اور الْحَمْدُ لِلَّهِ میں دونوں قسمیں آجاتی ہیں کیونکہ یہ شکر بھی ہے جو نعمت کو بڑھاتا ہے اور معرفت ثبوتیہ بھی۔

سرور عالم ﷺ کے ارشاد گرامی کہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ شکر کی بنیاد ہے“ کی وجہ یہ ہے کہ شکر زبان، دل اور دیگر اعضاء میں سے کسی سے بھی ادا ہو سکتا ہے مگر الْحَمْدُ لِلَّهِ کہہ کر شکر ادا کرنا صرف زبان سے ہو سکتا ہے۔ اور زبان کا شکر دل اور دیگر اعضاء کے مقابلے میں زیادہ فصیح و واضح ہے۔ اس لیے زبان سے ادا ہونے والا کلمہ شکر دل و دماغ کی مشکوریت و ممنونیت کا ترجمان ہوتا ہے۔

### (۳) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ:

اس کے کئی پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ اس میں شرک جلی کی تردید ہے۔ دوسرا یہ کہ شرک خفی کی تردید ہے۔ تیسرے یہ کہ معرفت الہی کے حصول میں رکاوٹ بننے والے سب پردوں کا ہٹ جانا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں تھی کہ یہ اللہ پاک تک پہنچ کر رہتا ہے“ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک سے خاص ذکر کی درخواست کی تو فرمایا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ! یہ تو سب پڑھتے ہیں۔۔۔ الخ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو اپنے لئے مخصوص ذکر باور کرنے میں اس لئے تعجب ہوا کہ وہ اس کے صرف پہلے دو پہلوؤں سے ہی واقف تھے۔ اللہ پاک نے ان پر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے حقائق کو کھولنے والی تجلی ڈالی تو واضح ہوا کہ اس سے تو سب ماسوی اللہ کی ہمہ قسم کی ترجیحات کا صفایا ہو جاتا ہے اور مثال دی کہ اگر جمیع ماسوی اللہ کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کو دوسرے میں تو اس کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ اس کے مقابلہ میں سب بے وقعت و بے قیمت ہیں۔

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے کلمہ کی نفی و اثبات (اللہ تعالیٰ کی معبودیت کا اثبات اور غیر اللہ کی نفی) کی تفصیلی عبارت یوں ہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ حدیث پاک میں اس کی فضیلت یہ بھی ہے کہ جس نے اس کلمہ کو سو بار پڑھا اس نے



دس غلام آزاد کرنے کا اجر پایا، اس کیلئے سونکیاں لکھی جائیں گی، اس کی سو برائیاں مٹادی جائیں گی۔ اس دن کی شام تک اس کیلئے شیطان سے حفاظت بھی ہوگی۔ اور اس سے بڑی کمائی والا کوئی نہ ہوگا۔ سوائے اس کے جس نے اسے اس سے زیادہ پڑھا، اس کی حکمت یہ ہے کہ یہ کلمہ معرفت ثبوتیہ و سلبیہ دونوں کا جامع ہے۔ جبکہ معرفت سلبیہ کا معنی گناہوں کو مٹانے کیلئے اکسیر ہے اور معرفت ثبوتیہ نیکیاں وجود میں لانے اور نیکیاں دلانے میں مفید ہے۔

## (۴) اللہ اکبر:

اس ذکر سے اللہ کی قدرت، عظمت اور حکمت کا دھیان پیدا ہوتا ہے جو معرفت ثبوتیہ کا ذریعہ ہے۔ اسی لئے اس کی فضیلت میں یہ آیا ہے کہ اس کا ذکر آسمان اور زمین کے درمیان خلاء کو بھر دیتا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللہ اکبر چار کلمے ہیں اور اللہ جل شانہ کے ہاں سب کلموں سے زیادہ فضیلت والے اور محبوب ہیں۔ یہی جنت کے باغات ہیں۔ ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا صبح کی نماز کے بعد دن چڑھنے تک مصلے پر بیٹھی رہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار کلمات کہے، اگر ان کا وزن اس ذکر سے کیا جائے جو تم نے اب تک کیا ہے تو ان کا وزن بڑھ جائے گا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ رِضَاءَ نَفْسِهِ وَزِينَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ (اللہ پاک کی پاکی اور حمد بیان کرتا ہوں ان کی مخلوق، ان کی رضا، ان کے عرش کے وزن اور ان کے کلمات کے برابر) اس کی حکمت یہ ہے کہ جب کوئی عمل نامہ اعمال میں درج رہتا ہے تو جزا کے وقت وہ اپنے معنی کی وسعت کے مطابق کھلے گا۔ اگر اس میں مخلوق خدا کی تعداد کے برابر کی قید ہو تو وہ اتنا ہی بڑھے گا۔

اگر اپنے نفس کو ذکر کے معنی سے مزین کرنا مقصود ہو تو ذکر کی کثرت کرنی چاہئے اور اگر آخرت کا اجر پیش نظر ہو تو ایسا ذکر اختیار کرنا چاہئے جس کے الفاظ دوسروں کے مقابلہ میں وسیع المفہوم و برتر ہوں۔

کسی کو یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ جب مذکورہ بالا کلمات تین بار پڑھنے سے باقی اذکار سے زیادہ اجر مل جاتا ہے تو کثرت اذکار کی کوشش میں لگے رہنے اور ان میں اوقات صرف کر دینے کا کیا فائدہ؟ کیونکہ وسعت کی یہ فضیلت ایک اعتبار سے ہوتی ہے نہ کہ ہر اعتبار سے۔

فرمائی ہے، جن میں سے ایک یہ ہے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

”کوئی بچاؤ اور کوئی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جو بلند و برتر و با عظمت ہیں۔“

اس دعا کے بارے میں ارشاد ہے کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (مشکوٰۃ: ۲۳۱۹) اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ذکر نفس انسانی کو معرفتِ الہیہ کے ایک بہت بڑے خزانہ سے مشرف کرتا ہے۔

اسی قسم کے اذکار میں سے ایک یہ بھی ہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضْدِي وَنَصِيرِي وَبِكَ أحوُلُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ  
أَقَاتِلُ (مشکوٰۃ: ۲۴۴۰)

”اے اللہ! آپ ہی میری طاقت و مدد ہیں، آپ ہی کی مدد سے حیلہ کرتا ہوں، آپ ہی کی توفیق سے حملہ آور ہوتا ہوں اور دشمن سے لڑتا ہوں۔“

اسی طرح تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ کا کلمہ بھی یہی فائدہ دیتا ہے اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

إِعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ : وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا  
”میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں اور اللہ پاک کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔“

## (۸) استغفار

اس کی روح یہ ہے کہ آدمی اپنے گناہوں پر نظر کر کے روحانی مدد اور ملکی فیض کے ذریعے ان سے پاکی حاصل کرنے کی درخواست و کوشش کرے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں مثلاً (۱) ایسا عمل کرنا جس کی وجہ سے ملا اعلیٰ کی دعائیں بندے کی طرف متوجہ ہوں اور اللہ پاک کی رحمت اسے ڈھانپ لے (۲) حیوانی شرارتوں کے جذبات کو مغلوب کر کے فرشتوں کی صفات میں ان کی مشابہت اختیار کرنا (۳) اللہ پاک سے، قہر و جبروت کی معرفت اور یقین کو تازہ کرنا جیسے آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے ”بیرا بندہ یقین رکھتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہے اور گرفت بھی کر سکتا ہے پس میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا“

جب بندہ اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کے لئے یہ روحانی معاونت استعمال میں لاتا ہے تو اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں۔ استغفار کے لئے کئی جامع دعائیں احادیث میں موجود ہیں۔

### (۹) اللہ پاک کے اسم گرامی سے برکت حاصل کرنا:

اس کلمہ از یہ ہے کہ ہر وجود میں اللہ تعالیٰ کی الگ تہی (ایک نورانی اثر) ہوتی ہے، حروف کے روپ میں وہ تہی وہ اسماء الہیہ ہیں جو حق کی ترجمان زبانوں پر نازل ہوئے اور ملأ اعلیٰ میں متداول و مروج ہیں۔ جب بندہ ان میں سے کسی اسم گرامی میں توجہ کرتا ہے تو اللہ پاک کی رحمت کو اپنے قریب پاتا ہے۔

جناب سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”بے شک اللہ پاک کے ننانوے یعنی سو گرامی کم اسماء ہیں جو انہیں یاد کر لے جنت میں جائے گا“ اس فضل کے اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ یہ اسمائے حسنیٰ اللہ پاک کی صفات مثبتہ و منفیہ کا صالح نصاب ہیں اور حظیرة القدس میں ان کا ایک مقام و اثر ہے۔ جب یہ بندے کے نامہ اعمال میں جگہ پالیتے ہیں تو رحمت عظیمہ کا وافر حصہ اس کے لئے لازم ہو جاتا ہے۔ وہ اسم اعظم جس کے وسیلہ سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے، سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے، وہی ہے جو حق تعالیٰ کی تدلیات میں سے جامع ترین تہی پر دلالت کرے، کثرت کے ساتھ فرشتوں کے استعمال میں ہو اور ہر زمانہ میں حق کے ترجمانوں نے اس کا ذکر کیا ہو۔

زید جو شاعر بھی ہو کاتب بھی ہو، تو اس کے شاعر ہونے کا تصور اور ہے اور اس کے کاتب ہونے پر دلالت کرنے والی صورت اور ہے۔ اسی طرح حق تعالیٰ کی بھی عالم مثال میں مختلف تدلیات ہیں۔ اسم اعظم کا مذکورہ مفہوم ذیل کی دو دعاؤں پر بھی صادق ہے اور ان جیسی اور دعاؤں پر بھی۔

أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.

”آپ ہی وہ اللہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر آپ جو کہ ایسے تنہا و بے نیاز ہیں جنہوں نے نہ کسی کو جنا ہے نہ کسی اور نے انہیں جنا ہے اور نہ ہی کوئی ان کا ہمسر ہے۔“

لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ  
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

”آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے، کوئی معبود نہیں مگر آپ جو بہت ہی شفقت والے بڑے احسان فرمانے والے، بغیر نمونے کے آسمانوں اور زمین کو بنانے والے ہیں، اے صاحبِ جلال و اکرام۔“

(۱۰) جناب نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا:

جناب سرور عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ”جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں“ نیز ارشاد ہے کہ ”قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوں گے جو ان میں بڑھ کر درود بھیجنے والے ہوں گے۔“

اس کا راز یہ ہے کہ بشری نفوش کے لئے نفعاتِ الہیہ (رحمتِ الہیہ کا پھیلاؤ) کے ساتھ رابطہ ضروری ہے اور اس رابطہ کے لئے تدلیات کے انوار اور زمین میں موجود شعائرِ الہیہ کی طرف توجہ کرنے، وہاں جا کر ٹھہرنے اور ان میں غور و فکر کرنے سے زیادہ کوئی چیز مفید نہیں، خصوصاً ان مقربین کی رو میں جو ملاً اعلیٰ کے بزرگ اور زمین والوں پر اللہ پاک کے فضل کا واسطہ ہیں۔ تعظیم کے ساتھ جناب نبی کریم ﷺ کا تذکرہ کرنا اور ان کے حق میں اللہ پاک سے خیر مانگنا اس توجہ کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ نیز آپ ﷺ پر درود شریف بھیجنے میں تحریف کا سدِ باب بھی ہے اس میں آپ ﷺ کے لئے اللہ پاک سے رحمت کی درخواست ہے۔

کالمین کی ارواح جب اجسام سے الگ ہوتی ہیں تو وہ رکی ہوئی موج کی طرح ہوتی ہیں جنہیں کوئی نوحہ، ارادہ و عارضی داعیہ بساطہ مطلقہ کی طرف رجوع کے لئے تیار نہیں کر سکتا لیکن دیگر لوگ اپنی توجہات کو ان کی طرف مرکوز کر کے ان سے نور اور اپنے نفس کے لئے اطمینان کی مناسب کیفیت حاصل کر سکتے ہیں، یہی وہ صورتِ حال ہے جس کو آپ ﷺ نے یوں تعبیر فرمایا: ”جو کوئی بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو مجھ پر میری روح لوٹائی جاتی ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں“ (مشکوٰۃ: ۹۵) یعنی روحِ مبارک جو مشاہدہٴ حق میں مصروف و مشغول ہے وہ درود بھیجنے والے کی طرف متوجہ ہوتی ہے، مومنین کی توجہات آپ ﷺ کی روحِ اطہر تک رسائی پاتی

ہیں اور اپنی حالت کے مناسب کیفیت میں انوار حاصل کرتی ہیں اور میں (حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) نے ۱۱۴۲ھ میں مدینہ منورہ میں قیام کے دوران بے شمار مرتبہ اس کا مشاہدہ کیا۔

## ۳۔ اذکار و اوراد کے مختلف اوقات و اسباب

### اوران کے فوائد و اسرار

اذکار و وظائف کو اوقات اور اسباب کے ساتھ جوڑنے کی ضرورت تھی خواہ دیگر احکام کے مقابلہ میں یہ تقرر فیاضانہ ہی سہی کہ مستحب ہو فرض نہ ہو۔ تاکہ سستی و تساہل نہ ہو۔ بعض اوقات میں اذکار کو اس لئے متعین کیا گیا کہ وہ روحانیت کے ظہور کے اوقات ہیں جیسے صبح اور شام کا وقت، بعض اوقات کی تخصیص اس وجہ سے ہے کہ ان میں آدمی کا نفس رذیلہ ہیبتوں سے خالی ہوتا ہے جیسے نیند سے بیدار ہونے کا وقت یا کاروبار و دیگر معمول کی مصروفیات سے فراغت کا وقت جیسے سونے کا وقت، یا کوئی ایسا وقت عمل جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بھلانے کا سبب ہو تو وہ بھی کسی خاص ذکر کے ضروری ہونے کا سبب بن جاتا ہے تاکہ یہ ذکر غفلت کے زہر کا تریاق بنے اور نقصان کا ازالہ بھی ہو۔ یا عبادت کا فائدہ اگر ذکر کے بغیر کامل نہ ہو تو اس کے ساتھ بھی ذکر کو لازمی کیا گیا جیسے نماز کے مسنون اذکار، ایسا وقت جس میں نفس انسانی اللہ پاک کے خوف اور اس کی عظمت و اقتدار کی طرف متوجہ ہو تو اس وقت بھی کوئی ذکر مقرر کیا گیا ہے کیونکہ یہ حالت اس کے لئے خیر کا باعث بنتی ہے خواہ اسے اس خیر کا علم ہو یا نہ ہو جیسے آندھی طوفان و گرہن کے اوقات کے اذکار یا ایسی حالت جس میں آدمی خوف و اندیشوں کا شکار رہتا ہے تو اس میں بھی اسے لازم ہے کہ اللہ پاک سے فضل کی درخواست کرے اور اس کی پناہ کا سوال کرے جیسے سفر و سواری کی حالت یا وہ حالات جن میں مشرکین شرکیہ اعتقادات کے تحت کوئی جھاڑ پھونک کرتے یا فال لیتے ان میں شریعت نے اذکار مقرر کئے جیسے کہ وہ کہیں پڑاؤ کرتے وقت جنوں سے پناہ مانگتے اور چاند دیکھنے کے وقت اس سے دعا مانگتے، تو شریعت نے ان موقعوں پر ایسی دعائیں مقرر کیں اور ایسے اذکار متعین کئے جن میں شرک کی نفی ہے۔

جناب سرور عالم ﷺ نے ان میں سے بعض اذکار کے فضائل اور دنیوی و اخروی اثرات



بھی بیان فرمائے تاکہ بندوں کو ان پر عمل کی ترغیب بھی ہو اور کامل فائدہ بھی۔ ان اذکار کے فوائد و اثرات میں سے ایک چیز ہے نفس کو مہذب بنانا، چنانچہ کئی اذکار کا فائدہ یہی بتایا کہ ان کو پڑھنے والا مر گیا تو وہ فطرت پر مر، یا فرمایا جنت میں داخل ہوا، یا فرمایا کہ اس کی بخشش کر دی گئی۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ان کو پڑھنے والا ہر نقصان دہ چیز کی مضرت سے اور ہر برائی سے محفوظ ہو جاتا ہے اور یہ رحمتِ الہیہ کے گھیر لینے یا فرشتوں کی دعاؤں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ذکر کا تیسرا فائدہ ہے گناہوں کا مٹنا اور نیکیوں کا لکھا جانا، اس کی حکمت یہ ہے کہ بعض اذکار اللہ پاک کی طرف بندے کی توجہ بڑھاتے ہیں اور اس کی رحمت کا حریص بناتے ہیں اور یہ کیفیت گناہوں کو مٹاتی اور روحانیت کو بڑھاتی ہے۔

اور ذکر کا ایک فائدہ یہ ہے کہ شیطان بندے سے دور ہو جاتا ہے اور اس کی حکمت بھی یہی ہے کہ بندہ اللہ پاک کے ذکر اور دھیان کے سبب رحمتِ الہی اور فرشتوں کی توجہ حاصل کر لیتا ہے تو شیطانوں کی دسترس سے محفوظ ہو جاتا ہے۔